The Great Gift

عطيم

تحفة

مؤلف
سيّد بديع الدّين سليم

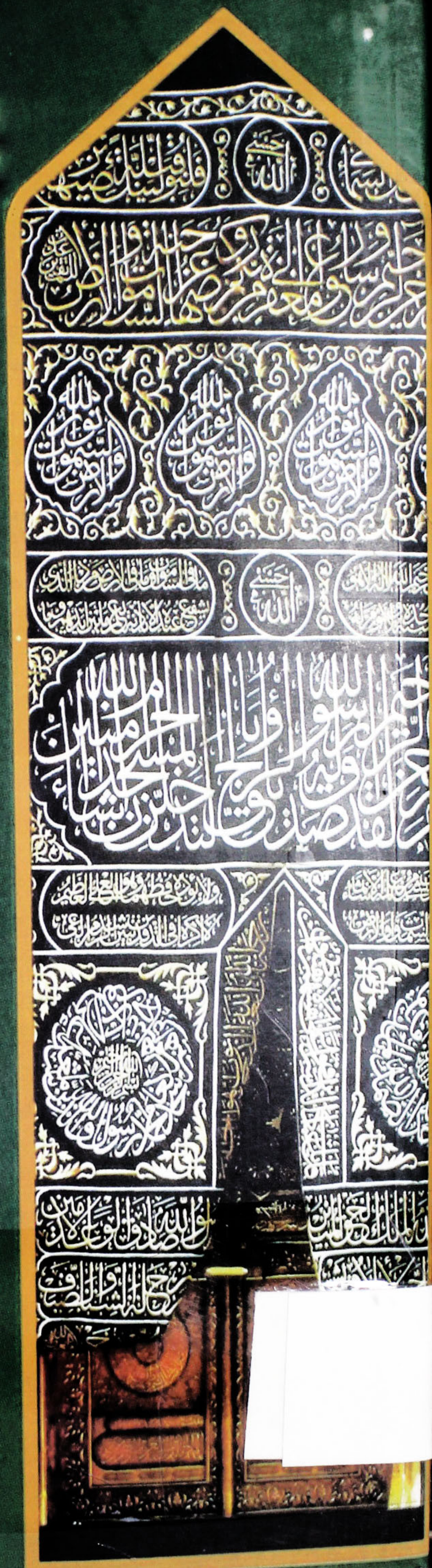

Marfat.com

DATA ELMUSHAF
227

عطايير تحفة

مؤلف

سيّد بديع الدّين سليم

Marfat.com

۲۹۶۱۱۶
۶۵۸
۱۲۴۳۴۶

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشران : سیّد بدیع الدین سلیم، حیدر سلیم، مصطفیٰ سلیم، محبوب سلیم، فرید سلیم۔
اشاعت بار اوّل : ۵۰۰
صفحات : ۲۸۰
کمپوزنگ : صبا گرافکس، ۲۱۳، اردو سینٹر، اردو بازار کراچی، پاکستان۔
ٹائٹل ڈیزائن : رضا جعفری، صبا گرافکس۔ فون:2625076
پروف ریڈنگ : ملک نواز احمد اعوان۔ فون:4525979

رابطہ

۱۔ 59/1 لین 14، خیابانِ بادباں فیزVII، ڈی ایچ اے، کراچی۔ فون:5893490
۲۔ اوورسیز بنگلوز، گلستانِ جوہر، کراچی۔ فون:8110607
۳۔ ملک نواز احمد اعوان یونائیٹڈ ریفریجریشن سروسز، 795, C/2, PECHS، کراچی۔ فون:4525979
۴۔ امریکہ، فون: 3597267 (703)، موبائل:5878426 (703)
۵۔ کینیڈا، فون:1905-5026125
۶۔ اردو اکیڈمی سندھ، اردو بازار، کراچی۔

Marfat.com

DONATED TO PUNJAB UNIVERSITY LIBRARY LAHORE
BY: DR.MIAN MUHAMMAD SAEED
M.A, P.h.D (LONDON) F.R.A.S
PROFESSOR EMERITUS OF HISTORY
GEORGE MASON UNIVERSITY FAIRFAX U.S.A

سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ

کی

آسان اور سہل تشریح

آدابِ حیات

Marfat.com

Marfat.com

انتساب

ربّ العالمین کے نام

رحمۃ للعالمینؐ، ختم المرسلینؐ کے نام

میرے والدین، بی اماں اور استادوں کے نام

میری زوجۂ نیک بخت کے نام

قرآن کی تلاوت کرنے والوں کے نام

Marfat.com

Marfat.com

DONATED TO PUNJAB UNIVERSITY LIBRARY LAHORE
BY: DR.MIAN MUHAMMAD SAEED
M.A. P.h.D (LONDON) F.R.A.S
PROFESSOR EMERITUS OF HISTORY
GEORGE MASON UNIVERSITY FAIRFAX U.S.A

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ پر ایمان، دین اسلام کو قبول کرنے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت، اس کو سمجھنا، اس پر عمل کرنا اور نبی ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے اس پیغام کو دوسروں تک پہنچانا ہر مسلمان مومن کا اوّلین فرض ہے، ان تمام باتوں کا احاطہ زیر نظر مضمون میں مختصر اور آسان طریقے سے پیش کیا جارہا ہے تاکہ دنیا کی زندگی کو سہل اور کامیاب بنانے میں کچھ مدد مل سکے

اب یہ کوشش کس حد تک فائدہ مند ہوسکتی ہے، اس کا انحصار صرف اس مضمون کے پڑھنے والے بچے، بوڑھے، نوجوان مرد اور خواتین ہی پر ہے۔

یہ ناچیز، ناتواں اور عاجز بندہ بارگاہِ رب العزت میں سجدہ ریز ہوکر دعا کرتا ہے کہ اس کاوش سے کسی ایک فرد کو بھی دین و دنیا کا فائدہ پہنچ جائے تو آخرت میں میرا اور پڑھنے والوں کا شمار آقائے نامدار محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت میں ہوجائے۔ بس اسی امید پر یہ مضمون پیش کرنے کی جسارت کررہا ہوں، جس کا عنوان ہے:

''عظیم تحفہ''

اس عظیم تحفے کی تلاوت کرنے والوں سے گزارش ہے کہ انسان بھول چوک اور خطاؤں کا پتلا ہے۔ اگر اس کی تحریر میں کہیں کسی قسم کی کوئی غلطی سرزد ہوگئی ہو تو احقر کو ٹیلی فون یا پوسٹ کارڈ کے ذریعے مطلع فرمائیے، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح ہوجائے۔ دعا کیجیے! اے اللہ اس عظیم تحفے کی تلاوت کرنے والے تمام حضرات و خواتین اور معصوم بچوں پر اپنی رحمت نازل فرما اور میری خطاؤں اور گناہوں کو معاف فرما، دنیا و آخرت کی بھلائی مقدر فرما، یقیناً تو غفور و ودود ہے، عرش عظیم کا مالک و بزرگ اور برتر ہے۔ آمین

Marfat.com

تشکر

ابتدا کرتا ہوں، ربِ جلیل کے نام سے جو کائنات میں سب سے بڑا نام ہے۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر

ذرے ذرے سے عیاں ہے مگر پنہاں ہے
میرے معبود! تیری پردہ نشینی ہے عجیب
دور اتنا کہ تخیل کی رسائی ہے محال
اور قربت کا یہ عالم کہ رگِ جاں سے قریب

میرے علم کا ذریعہ قرآنِ مجید، میرے دل کی روشنی چراغِ مصطفویؐ میرے عمل کا معیار اسوۂ حسنۂ رسول ﷺ۔ میرے لیے یہ سعادت کا باعث ہے کہ میں آپؐ کی امت کا ایک ادنیٰ فرد ہوں۔

میرے والدین اور بی اماں!

جنھوں نے میری پرورش بچپن سے جوانی تک بڑے پیار اور شفقت سے کی اور مجھے دنیا کی زندگی میں دوسروں کی بھلائی اور خدمت کرنے کی تربیت دی اور اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

میری زوجہ!

جو اب اس دنیا میں نہیں رہی، میرے ساتھ پچپن (۵۵) سال اپنی زوجیت کا حق ادا کرکے اپنے حقیقی معبود کے پاس پہنچ گئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ اُن کی آل اولاد کو دنیا میں دین اسلام کی تعلیم کو سمجھ اور نبی ﷺ کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راقم الحروف کے ذہن میں عرصۂ دراز سے یہ محسوس ہورہا تھا کہ کس طرح قرآنِ مجید کی تعلیم اور حضور ﷺ کی اتباع و تربیت آسانی سے حاصل کی جائے اور اس پر عمل کرنا آسان ہوجائے اور پھر اس دعوت کو اپنے گھر کے افراد، اپنے عزیزوں اور دوست احباب تک پہنچانے کا کام کیا جائے تاکہ وہ دین اسلام کے بنیادی عقائد اور اعمال پر عملی طور پر کاربند ہوجائیں اور مسلمان کو زندگی کے ہر شعبے میں قرآن مجید کی ہدایات اور نبی ﷺ کی پیروی کرنے کا شعور پیدا ہوجائے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ بچوں کو مسلم اور ہم سب کو مومن بنانے کا کام ہوجائے اور اس بات کو اجاگر کیا جائے کہ ایمان اور دین اسلام کے وہ تقاضے جن کو پورا کیے

Marfat.com

بغیر ایک مسلمان مومن کی زندگی کا مقصد پورا نہیں ہوسکتا۔

یہ کہنا تو بہت مشکل ہے کہ یہ کوشش کس حد تک مقصد کو پورا کر سکے گی، لیکن اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید نہیں ہوں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس سلسلے میں اپنے مفید مشوروں سے میری مدد فرمائیں۔ اس ناچیز و ناخواندہ نے جن علمائے کرام کی مختلف تفاسیر کا مطالعہ کرکے جو کچھ تھوڑا بہت علم حاصل کیا اور اس کو موقع محل کے لحاظ سے اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ ملادیا۔ کہ یہ جاننا مشکل ہے کہ کون سا جملہ کس مفسر کا ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان تمام علمائے کرام کا اللہ ایک، رسولؐ ایک، قرآن ایک اور ایمان ایک ہے۔

بس اس ناچیز کو صرف اسی بات کی تلاش تھی اور اسی مقصد اور تلاش کی من جانب اللہ سبحانہٗ تعالیٰ مشکل آسان ہوگئی اور قرآن مجید کی تلاوت اور سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوگئی، اسی بنا پر مجھ گناہ گار کے لیے قرآنِ حکیم کے احکام و ہدایات اور نصیحت کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کا سلسلہ آسان و سہل ہوگیا اور میری زندگی کا رُخ بدل گیا اور دنیا میں صحیح زندگی گزارنے کا مقصد سمجھ میں آنے لگا۔ یہ سب میرے معبود کی بندہ نوازی ہے۔

دوسری بات، ہمارے پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ بھی فرمایا تھا، ''اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں، ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآنِ مجید)، دوسرے میری سنت۔ جب تک تم لوگ اِن دونوں کو تھامے رہو گے گمراہ نہیں ہوگے۔'' آپ نے ایک موقعے پر یہ بھی فرمایا تھا کہ ''اگر تم کو (قرآن کی) ایک آیت بھی یاد آجائے تو (اس پر عمل کرکے) دوسروں تک پہنچاؤ، یہی مسلمان مومن کا فرض ہے۔''

حقیقت یہ ہے کہ اس عمل سے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عبادت اور نبی ﷺ کی اتباع کا حق ادا ہوجائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

طالبِ دعا

سیّد بدیع الدین سلیم ابن الحاج سیّد مصطفیٰ علی

رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ مطابق نومبر ۲۰۰۱ء

ورجینیا، امریکہ

Marfat.com

Marfat.com

۱

تعارفی مقالہ

میں نے آج کی نشست کے چند قیمتی لمحات اپنے استعمال کے لیے سیّد بدیع الدین سلیم صاحب سے مانگ لیے۔ وہ اس انکار کرنے کے موقف میں ہونے کے باوجود ایسا نہ کرسکے جس کا میں اُن کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں۔ جناب سلیم صاحب نے اپنے قلم کی صلاحیتوں کو دین اسلام کے راستے میں صَرف کرنے کا تہیہ کرلیا ہے۔ آج جس کتاب کی رونمائی کے سلسلے میں آپ سب کو مدعو کیا گیا ہے، وہی کتاب اس بات کی غمازی کررہی ہے۔ سلیم صاحب کا نظریہ ہی نہیں بلکہ انھیں یقین ہے کہ اسلام پر عمل پیرا ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اسلام نے جو قواعد وضوابط دیے ہیں، اُن کا مکمل باضابطہ علم حاصل کیا جائے تاکہ زندگی کے ہر شعبے میں اسی پر عمل کیا جاسکے۔

کتاب جو ''عظیم تحفہ'' کے نام سے وجود میں آئی ہے، سلیم صاحب کی کئی سال کی اَن تھک محنت اور دلچسپی کا نتیجہ ہے۔ اس کے پیچھے قرآن کریم پر ان کا گہرا مطالعہ، اس کا سمجھنا اور اس کے بعد اسی کو ''عظیم تحفہ'' کی شکل میں ان سب تک پہچانا جن کے پاس وقت یا درس و تدریس کے وسائل کی کمی ہو، سلیم صاحب ہی کی ہمت کا نتیجہ ہے۔ میری محدود معلومات کے مطابق سلیم صاحب نے گزشتہ کئی سال سے کتابوں اور کتابت کے ساز و سامان کے درمیان اپنے آپ کو جکڑ لیا تھا اور ایسا محصور کرلینے میں ان کے جسمِ ناتواں کو تکلیف تو پہنچتی تھی مگر ان کی روح کو جو سکون میسر ہوتا تھا وہ اُن کے چہرے، آنکھ اور بیان سے عیاں ہوجاتا تھا۔ خاندان کے افراد دور کے ہوں یا قریب کے، دوست ہوں یا ملاقاتی، نے اس کام میں اپنی نیک تمنائیں شامل کی تھیں۔ ان میں سے بیش تر کا آج ہم میں ہونا اسی بات کی تصدیق کرتا ہے۔ آج کی یہ کتاب حصہ اوّل کا درجہ رکھتی ہے اور اس کا مطلب ہے کہ انشاء اللہ وتعالیٰ آئندہ اس میں اور کئی جلدیں شامل ہوجائیں گی۔

چوں کہ حصہ اوّل کے وجود میں آنے سے سمت اور حجم کا اندازہ ہوچلا ہے، بقیہ جلدوں کی تیاری میں نسبتاً کم وقت اور محنت درکار ہوگی۔ میں سلیم صاحب کے اس مشق اور انہماک کو دیکھ کر یقین رکھتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ ان کی مدد جاری رکھے گا اور وہ بقیہ جلدیں بھی عنقریب پایۂ تکمیل کو پہنچائیں گے۔ میں خود حاضرین کرام سے درخواست گزار ہوں کہ وہ بھی خدا کی بارگاہ میں دعا کریں کہ سیّد صاحب کو صحت اور عافیت عطا ہو اور وہ اسلامی نکتۂ نگاہ کو ہم تک خوش اُسلوبی سے پہنچاسکیں۔ آمین

ایک طالب علم
سیّد عبدالماجد

Marfat.com

جناب استادِ محترم! حاضرین محفل!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

سب سے پہلے میں آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ حضرات نے اپنا قیمتی وقت مجھ ناچیز شخص کے لیے دے کر عزت افزائی کا شرف عنایت کیا، میں آپ تمام صاحبان کا ممنون ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں سجدۂ شکر ادا کرتا ہوں کہ وہ جس کو چاہتا ہے عزت عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل و خوار کر دیتا ہے، بے شک وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ابھی ابھی میرے عزیز اور خیرخواہ بھائیوں نے میرے متعلق جو کچھ فرمایا آپ نے سنا، حقیقت یہ ہے کہ میں اس قابل تو نہیں تھا لیکن اب جو کچھ ہوں یہ سب اللہ رب العزت کی کرم نوازی ہے اور آپ حضرات کی صحبت کا اثر ہے، بزرگوں کا قول ہے، ''اچھی صحبت میں بیٹھو گے تو اچھے بنو گے، بری صحبت میں بیٹھو گے تو برے ہوجاؤ گے۔'' اسی خیال کو علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا:

کند ہم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر باکبوتر باز باباز

دوسری بات، آپ حضرات نے مجھ ناخواندہ کو حکم دیا کہ اپنے خیالات کا اظہار کروں، یہ حکم سن کر میں بڑی پریشانی میں مبتلا ہوگیا۔ کیوں؟ اس لیے کہ جب میں اپنے ماضی کو چھیڑتا ہوں تو بات کہیں سے کہیں جا نکلے گی اور بے شمار واقعات ذہن میں اُبھرنے لگیں گے! کس کو چھوڑوں، کس کو بیان کروں، کہاں سے ابتدا کروں اور کہاں انتہا، وقت بہت کم ہے اور قیمتی بھی، مجھے اس کا احساس ہے۔ میری زندگی کی کہانی بڑی بے مقصد اور طویل ہے، لیکن جو بات میں آپ کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ بڑی اہم اور قابل غور ہے۔

یعنی مجھ جیسا کم تعلیم یافتہ اور گناہ گار انسان جس نے تقریباً ۵۸ سال جھوٹ کو سچ کا لباس پہنا کر بڑے خوب صورت انداز میں دنیا والوں کے سامنے پیش کرنے والے ادارے یعنی فلم انڈسٹری اور معصوم بچوں کو، جوانوں کو گمراہ کرنے والے ٹیلی وژن میں اپنی زندگی کھپائی ہو، وہ بھلا اپنے خیالات کا اظہار کیا کرسکتا ہے؟ لیکن، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو اپنی غلامی کا درجہ دینا چاہتے ہیں تو اس کو دنیا والوں کے سامنے مختلف آزمائش میں مبتلا کردیتے ہیں، پھر اس کی مدد، ہمت اور حوصلہ افزائی بھی کی جاتی ہے۔ یہ میرے رب کی بندہ نوازی ہے کہ آج یہ ناچیز اپنے مالک کا عطا کیا ہوا یہ ''عظیم تحفہ'' آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔ وہ یہ کہ قرآن مجید کے دو سورتیں یعنی سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کے ترجمے کو آسان اردو میں تشریح کرنے کی کوشش کی گئی تاکہ ہمارے معصوم بچے، خواتین، نوجوان اور بزرگ صاحبان کو آسانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام اور سنت رسول ﷺ اتباع اور عمل کرنا سہل ہوجائے، یہ میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور نبی ﷺ کی اتباع پر عمل کرنا صرف اور صرف اسی کی توفیق ہی سے ممکن ہے، بس بندہ اپنے دل و

Marfat.com

دماغ میں عمل کرنے کا ارادہ کرلے۔ اگر اجازت ہو تو ایک اہم نکتہ آپ حضرات کے سامنے پیش کرنے کی جرأت کروں۔ وہ نکتہ یہ ہے کہ بندہ اپنے قیمتی ۲۴ گھنٹوں میں سے صرف ۲۵ منٹ کسی ایک مقررہ وقت پر اس عظیم تحفے کی تلاوت فرمائیں اور یہی عمل اپنے گھر کے افراد یعنی چھوٹے بڑے بچوں کو اور خواتین سے کروائیں تاکہ قرآن پڑھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہوجائے، اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات سے اُمید ہے کہ اس عمل سے ہماری زندگی کا سفر خود بہ خود صحیح اور سیدھے راستے پر گازن ہوجائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

آخر میں ان تمام حضرات کو میں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں جو میرے اس کام میں کسی نہ کسی انداز میں شامل رہے۔ حاضرین میں میرے استادِ محترم جناب حافظ، قاری محمد قاسم المدنی ہیں اور محترم جناب حافظ، قاری محمد یوسف صاحب سے قرآن مجید حفظ کرنے کا طریقہ سیکھا۔ میرے عزیز دوست ملک نواز احمد اعوان اور عزیز و خیرخواہ غلام حسین جعفری المحترم نے "عظیم تحفہ" کی پرنٹنگ میں میری پوری پوری مدد فرمائی اور میری صحت، بیماری اور رہائش کی تمام تر ذمے داری کا بوجھ میرے عزیز سعادت مند داماد سیّد عبدالباقی اور ان کے چچا جناب سیّد عبدالہادی المحترم اور جنابِ شفیق سیّد عبدالماجد المحترم نے اٹھایا ہوا ہے اور مجھ بیمار اور کمزور، انسان کے علاج کا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جناب ڈاکٹر میر فاروق علی صاحب المحترم کے دست و نگاہ کو بنادیا اور ساتھ ساتھ میری لڑکیوں اور لڑکوں نے مسلسل ہر موقعے پر میری خدمت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور کئی برسوں سے برخوردار سیّد عبدالباقی کے گھر کے تمام افراد میرے قیام و طعام کا خیال دن و رات کرتے رہے۔ یہ ناچیز اللہ تعالیٰ کے حضور میں ان تمام کے حق میں دعاگو ہے کہ یارب! ان تمام لوگوں کو جن کا ذکر کرچکا ہوں، اپنے فضل و کرم سے تندرستی، صحت، خوش حالی اور اجرِ عظیم عطا فرما اور جو اس محفل کی تیاری کی اور اس محفل میں شرکت کے لیے اپنا قیمتی وقت قربان کیا، ان سب کو اس کا بہترین نعم البدل عطا فرما اور میرے تمام رشتے داروں کو، دنیا کے تمام مسلمانوں کو قرآن پڑھنے، سمجھنے، اس پر عمل کرنے اور نبی ﷺ کی اتباع کی ہمت اور توفیق عطا فرما۔ بے شک تو مالک ہے ہم غلام ہیں، تو غنی ہے ہم محتاج ہیں، اے ہمارے مالک! ہم کو کسی غیر کا محتاج نہ بنا، ہم سب مسلمانوں کو تیری اطاعت اور دین اسلام کی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرما، جیسا کہ تیرا فرمان ہے: اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا، بَلِّغُوْا عَنِّی وَلَوْ آیَۃ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم. صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم. وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ مِنَ الشّٰھِدِیْنَ. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم. وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِیْم.

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مخلص و خیرخواہ

سیّد بدیع الدین سلیم، کراچی

رمضان المبارک، ۱۴۲۰ھ

مطابق ۲۰۰۰ء

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☎ 25331
Regn No 519

JAMIA ISLAMIA KASHIFUL ULOOM
Post Box 91. AURANGABAD - 431 001 (M S.) INDIA

تلفون: ۲۵۳۳۱
جامعۃ کاشف العلوم الاسلامیۃ
اورنگ آباد، مہاراشٹرا۔ (الہند)

Ref No.

Date ۲۰-۱۱-۹۸ ۲۵ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ

محترمی ومکرمی سید بدیع الدین صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تسہیل القرآن سورۂ بقرہ پر مشتمل پانچ اجزاء کی ترتیب دینے میں بے شک آپ کی بڑی کوششیں رہیں ایک عرصہ تک اس مواد کو جمع کرنے آپ نے مختلف تفاسیر استفادہ کیا نہ صرف خوش آئند بات ہے بلکہ قابل تقلید بھی آپ کے وسیع النظر مطالعہ سے آپ کے قرآن پاک سے تعلق اور دلچسپی کا پتہ چلتا ہے ویسے امت مسلمہ کو قرآن کریم کی جانب رغبت دلانے اور اس سے مربوط کرنے کا درد وفکر بھی آپ رکھتے ہیں اس پر میری طرف سے مبارک باد

سورہ بقرہ کی تفسیر اور توضیح کو آپ نے جہاں تک پہونچایا جامعہ کے علماء کرام نے اسے بغور ابتدائی حصوں کو پڑھا، ان کے یہ احساسات ہیں کہ زبان وبیان کے ساتھ ساتھ ترجمہ اور تفسیر پر بغور نظر ثانی کی اشد ضرورت ہے ہمارا مشورہ ہے کہ اس، تسہیل القرآن، کو آپ پھر ایک بار کسی جید عالم اور مفسر قرآن کی تصحیح کرنے کے بعد ہی اطباعت پر غور فرمائیں، موجودہ صورت میں کسی طرح شائع نہ کیا جائے، شکریہ جزاکم اللہ خیرا

محمد یٰسین صاحب
رئیس ھیئۃ التدریس
جامعۃ کاشف العلوم الاسلامیۃ
اورنگ آباد

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدَهٗ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرا ط
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عَبْدَهٗ وَ رَسُوْلَهٗ بَشِیْراً وَّ نَذِیْراً O

اَمَّا بَعْد! اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے شرف انسانیت و سعادت دنیوی و اخروی انسان کو عطا کرنے کے لیے ایک نسخۂ شفا اور آخری وصیت نامہ قرآن عظیم کی شکل میں اپنے آخری نبی سیّد الاوّلین والاخرین خاتم الانبیا والمرسلین پر نازل فرما کر اپنا احسان و اتمام نعمت کا اعلان فرمایا اور اس عظیم انقلابی کتاب کی شرح و تفسیر کے لیے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں قرآن کی علمی و عملی تفسیر پیش فرمائی۔ اور آپ ﷺ نے قرآن کی عظمت و اہمیت امت کے سامنے مختلف انداز سے قولاً و عملاً پیش کی اور ہر موقع پر قرآن کریم کو آگے رکھا اور فوقیت عطا فرمائی۔ اس کی تفصیل بڑی لمبی ہے۔ آپ کی احادیث مبارکہ میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ لَا یَنْقَضِی عَجَائِبَہ یعنی قرآن کے عجائبات ختم ہونے والے نہیں چنانچہ آپ کے دور مبارک سے لے کر قیامت تک اس کے عجائبات ظاہر ہوتے رہیں گے۔ ان عجائبات میں سے ایک تفاسیر کا سلسلہ ہے جو قیامت تک جاری رہے گا۔ اسی سلسلے کی ایک کاوش آپ کے سامنے "عظیم تحفہ" بھی ہے جو کہ جناب سیّد بدیع الدین سلیم صاحب نے سورۃ الفاتحہ و بقرہ کی سہل و آسان تشریح کی ہے، یہ تدبّر قرآن کا ثمرہ و نتیجہ ہے۔ قرآن مجید سے استفادہ کرنے کے لیے کچھ شرائط علماء نے تحریر فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک اہم شرط یہ ہے کہ قرآن کریم سے وہ شخص استفادہ کرے گا جس کا دل قرآن مجید کی عظمت و احترام سے معمور ہو اور یہ نور یقین اس کے رگ و پے میں سرایت کر چکا ہو یعنی قرآن مجید سے نفع

Marfat.com

اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ قرآن کی قدر و منزلت اور اس کی صداقت کا یقین دل کی گہرائیوں میں اتر چکا ہو ایک شرط نفع حاصل کرنے کی یہ بھی ہے کہ ہر کو اس سے نفع حاصل کرنے کی فکر ہو اور اس کے برکات سے مستفید ہونے کی طلب بھی دل میں موجزن ہو اور اس کو اپنا رہنما و مُقتدا بنائے۔ مسلمانوں کے عروج و زوال قرآن مجید سے وابستہ ہیں۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے قرآن مجید سے تعلق قائم رکھا، بلندیوں پر فائز ہوئے اور جب تعلق منقطع ہوا تو ذلت اور پسپائی میں چلے گئے۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کی ترقی و شرافت اور معیار کامیابی قرآن مجید سے وابستہ فرمایا اور فرمایا "اَشْرَاف اُمَّتِیْ حَمَلَتُهُ الْقُرْآنَ" یعنی میری امت کے اشراف و معزز قرآن والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو قرآن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں نے اس عظیم تحفے کا بغور مطالعہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ سیّد بدیع الدین سلیم صاحب کی یہ کاوش اور محنت مسلمانوں کے لیے حقیقت میں ایک تحفہ ہے اور اردو پڑھنے اور سمجھنے والے بزرگ، ہونہار بچے اور خواتین کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے۔

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مطالعے کے دوران سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کے عربی متن اور اردو ترجمے کو غلطیوں سے مبرا پایا۔ سلیم صاحب نے ترجمے کی تشریح کو آسان اردو زبان میں تحریر کر کے عوام الناس کے لیے قابل فہم اور احکام الٰہی و ہدایات پر عمل کرنا احسن طریقے سے پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ جناب سیّد بدیع الدین سلیم صاحب کی یہ کوشش قبول فرما کر ہم سب کو اس کتاب سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی یہ محنت قبول فرما کر دنیا و آخرت کی سعادتوں سے نوازے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○

کتبہٗ **محمد قاسم** عفا اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی، ومدرس جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

۲۷۔۸۔۱۴۲۲ھ / ۱۴۔۱۱۔۲۰۰۱ء

Marfat.com

Marfat.com

مقدمہ

آج دنیا میں ایک ارب یعنی ایک ہزار ملین سے زیادہ مسلمان دنیا کے مختلف ملکوں میں آباد ہیں لیکن ان میں کتنے ملین مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکام وہدایات کی پابندی اور نبی ﷺ کی اتباع کررہے ہیں؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آج ہم مسلمانوں کی اکثریت غیر مسلم کی غلامی کے سنہرے جال میں جکڑی ہوئی ہے جس کو ہم ملازمت، تجارت، بینک کاری، زراعت اور جدید ٹیکنالوجی کا نام دیا ہوا ہے اور دن ہو یا رات، غلامی میں حاضر ہیں اور اگر ان کو ضرورت پڑتی ہے تو اَوور ٹائم کام کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہیں، بس اگر وقت نہیں ہے تو نماز، روزے اور زکوٰۃ کے لیے نہیں ہے۔ جب ہم سے کہا جاتا ہے کہ بھائی اللہ کی عبادت کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی کی عبادت کررہے ہیں، یعنی بال بچوں کے لیے روزی کمارہے ہیں، جس کو ہم نے دین اسلام کا سب سے بڑا فرض سمجھ لیا ہے۔

کرتے ہیں غلاموں کو غلامی پہ رضامند
تاویل مسائل کا بناتے ہیں بہانہ

حقیقت یہ ہے کہ دن رات جو عمل ہورہا ہے وہ صرف اپنے نفس کے خاطر مال و دولت میں اضافے کی غرض بینک بیلنس بڑھانے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں، بہانہ بال بچوں کا ہوتا ہے، اسی طرح نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی فکر نہیں ہوتی۔ بلکہ روزی کمانے کے بہانے اپنی خواہشات اور اپنی شان وشوکت کی غرض اور فکر میں لگے رہے۔ اس کو ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کہتے ہیں یہ فکر یہ تصور دین اسلام کا تو نہیں ہے تو پھر کس کا ہے؟ یہ تصور یہودیوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں کا ہے یہ ان کی پھیلائی ہوئی تعلیم و تربیت کا نتیجہ ہے کہ دولت کماؤ اور جمع کرو، بینک بیلنس بڑھاؤ اور بینک میں جمع شدہ رقم کا سود جس کو منافع کا نام دیا گیا، حاصل کرو اور کھاؤ پیو، عیش کرو۔

وہ کہتے ہیں، دولت ہے تو سب کچھ ہے، دولت نہیں تو کچھ بھی نہیں، چاہے دولت کمانے کے ذرائع کچھ بھی ہوں! یعنی ذریعہ حلال ہو یا حرام اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اور یہ اہل کلیسا کا نظامِ تعلیم
ایک سازش ہے فقط دین و مروّت کے خلاف

آیئے! ذرا دین اسلام کی تعلیم اور ہدایت کے منبع قرآنِ مجید کا مطالعہ کریں اور غور وفکر کریں۔

Marfat.com

قرآنِ مجید میں ایسی کوئی آیت نہیں ہے کہ خوب دولت کماؤ اور اس کو جمع کرو یا صرف اپنی ذات پر خرچ کرو، ہاں یہ ضرور حکم اور ہدایت ہے بلکہ بار بار اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم حلال کی کمائی ہوئی روزی حاصل کرو اور جو کچھ مال اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم کو ملتا ہے، اس کو اپنے جائز خرچ کے بعد جمع کروگے تو اس میں سے اپنے حق داروں کا حق ادا کرو یعنی ماں باپ، بھائی بہن، بیوی بچوں، دوستوں، رشتے داروں، ضرورتمندوں اور محتاجوں کی مدد کرو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور شکر ادا کرو۔ یہ نہیں کہ دولت چند لوگوں کے ہاتھ ہی میں رہے۔ پہلی بات، جائز کمائی، دوسری بات، جائز خرچ، تیسری بات، اس کی دی ہوئی ہر نعمت کا شکر ادا کرنا۔

یہ ہے دین اسلام کی تعلیم، یہ ہے قرآنِ حکیم کی ہدایت، یہ ہے اللہ تعالیٰ کا حکم۔ اب خود ہم اپنے آپ سے پوچھیں کہ اس حکم اور فرض کی ادائیگی کس حد تک ہورہی ہے اور غیراسلامی تعلیم و تربیت میں کتنے مصروف ہیں؟

سبب کچھ اور ہے جس کو خود سمجھتا ہے
زوال بندۂ مومن کا بے زری سے نہیں

اے ایمان والو! ہم کیوں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یعنی وقت، زندگی، صحت اور تندرستی کو ضائع کررہے ہیں! جن لوگوں کے فلسفوں پر ہم چل رہے ہیں یعنی غیرمسلم قوموں کے فلسفوں پر کہ خوب دولت کماؤ، بینک بیلنس بڑھاؤ، جائیداد بناؤ، بنگلے اور محل تعمیر کرو، اسی میں عزت ہے اور اسی میں سب کچھ ہے۔ کیا یہی حقیقت ہے؟ نہیں ہرگز نہیں اگر دولت ہی سب کچھ ہوتی تو دنیا میں سب سے زیادہ دولت فرعون، ہامان اور قارون کے پاس تھی، دنیا میں ان کا انجام کیا ہوا؟ آج آپ کے سامنے ان کے محلات کھنڈرات کی شکل میں موجود ہیں، دنیا میں آج ان کا نام لیوا کوئی موجود نہیں۔

اب دوسری طرف دیکھئے اور غور و فکر کیجیے کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان و مال کو قربان کر ڈالا یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ ان کے درجے کتنے بلند ہوئے، یہ بھی آپ کے سامنے موجود ہے اور تاریخ گواہ ہے۔

اگر جہاں میں میرا جوہر آشکار ہوا
قلندری سے ہوا ہے تونگری سے نہیں

سوال یہ ہے کہ! دنیا کے مسلم اور غیرمسلم ممالک میں کتنے ملین مسلمان پانچ وقت کی نماز ادا کرتے ہیں اور جمعہ کی نماز ادا کرنے والے کتنے ہوں گے؟

دوسرا سوال: ایک ارب مسلمانوں میں رمضان المبارک کے روزے کتنے مسلمان پابندی سے

Marfat.com

رکھتے ہیں؟

تیسرا سوال: ایک ہزار ملین مسلمانوں میں کتنے مسلمان زکوٰۃ ادا کرتے ہیں؟ اگر دنیا کے صرف صاحب ثروت اور مسلم حاکم وقت صحیح طور پر زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے حاجت مندوں اور محتاجوں کی مدد کرتے تو آج دنیا میں مسلمانوں کی زبوں حالی ختم ہوجاتی۔

چوتھا سوال: حج وعمرہ کی حقیقت تو ہر مسلمان کو معلوم ہے اور اس فرض کو ادا کرنے کے لیے تمام مسلم اور غیر مسلم ممالک سے لاکھوں کی تعداد میں ہر سال مسلمان بیت اللہ شریف میں آتے ہیں اور میدانِ عرفات میں جمع ہوتے ہیں لیکن ان میں سے کتنے لاکھ حاجی حج کی ادائیگی کے بعد دین اسلام کی تبلیغ، نشر و اشاعت کے فرض وسنت کی اتباع میں مصروف ہوجاتے ہیں؟ جب کہ حضور ﷺ نے حجۃ الوداع پر یہ فرمایا، ''لوگو! میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تم سب تک پہنچادیا ہے، اب تمھارا فرض ہے جو یہاں حاضر ہیں وہ ان لوگوں تک یہ پیغام پہنچائیں جو یہاں حاضر نہیں ہیں۔'' اس اعلان کے بعد جو لوگ مکہ شریف، مدینہ شریف اور دوسرے شہروں، دیہاتوں اور قصبوں سے حج کے لیے آئے تھے، ان میں سے اکثر لوگ اپنے گھروں کو واپس نہیں گئے بلکہ حج کے ارکان پورے ادا کرنے کے بعد وہیں سے دنیا کے مختلف ملکوں کی طرف روانہ ہوگئے اور دنیا کے مختلف ملکوں میں پہنچ کر دین اسلام کی تبلیغ کا کام شروع کردیا تب یہ دین ہم تک پہنچا اور آج ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں، اب یہ بتایئے، نبی ﷺ کے اس پیغام کی اتباع کس حد تک ہورہی ہے؟

پانچواں سوال: جہاد فی سبیل اللہ، دنیا کے ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں میں سے کتنے لاکھ مسلمان جہاد کے خاطر فوجی تربیت حاصل کررہے ہیں جو مظلوم اور بے بس مسلمانوں کی اور اللہ کے دین کی خاطر اپنی جان اور مال قربان کرنے کے لیے تیار ہیں؟ اور کتنے مسلم نوجوان مرد، بوڑھے، بچے اور عورتیں ٹی وی، ڈش انٹینا، میوزک اور گانے بجانے میں مشغول اور مست ہیں اور غیر مسلم کی غلامی میں جکڑے ہوئے ہیں اور ان سب کا ذمے دار کون ہے؟

اور وہ مسلمان لوگ جو دنیا کے مختلف حصوں میں بس رہے ہیں، جن کو اب تک دین اسلام کی کوئی تعلیم وتربیت نہیں ملی اور ان مسلمانوں کو جو اسلامی ریاستوں میں آباد ہیں، ان میں اکثر لوگوں کے لیے دین اسلام کی صحیح تعلیم وتربیت کا کوئی معقول بندوبست نہیں ہوسکا، ان کے لیے ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ، عالم دین، بڑے بڑے دانش ور، ادیب، دولت مند صاحبان اور مسلم حکمران کی طرف سے دین کی خدمت میں نشر و اشاعت میں اور تبلیغی کاموں میں کتنے لوگ حصہ لے رہے ہیں اور مصروف ہیں؟

چھٹا سوال: اُن ماں باپ سے ہے جو مسلمان تعلیم یافتہ اور صاحب ثروت کہلاتے ہیں، وہ اپنے

Marfat.com

محلوں میں، بنگلوں میں، مکانوں میں اللہ کے فضل و کرم سے خوش حال زندگی گزار رہے ہیں۔ کیا وہ صاحب خانہ اپنے گھر کے افراد کو، اپنے بچوں کو صحیح دینی تعلیم و نیک تربیت دینے میں پوری توجہ دے رہے ہیں یا اس فکر میں سرگرداں ہیں کہ اپنے گھر والوں کو خوش رکھنے اور ماڈرن سوسائٹی کے تمام لوازمات میسر ہوجائیں۔

اور کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہم کھاتے پیتے مسلمان تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں نے ایسے نئے نئے رسم و رواج کی تقلید شروع کردی ہے کہ اب یہ جاننا مشکل ہوگیا ہے کہ مسلمان کون ہے اور غیر مسلم کون ہے؟ کیا ہم مسلمان ان ہی کاموں کے لیے پیدا ہوئے ہیں، کیا یہی ہمارا مقصد حیات ہے اور کیا یہی ہمارے دین کا تقاضا ہے؟ کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ ہماری تمام دینی جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوکر اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کا بول بالا کریں!

میرے عزیز بھائیو، دوستو اور بزرگو!

اب بھی وقت ہے اور ہم اللہ کے فضل و کرم سے صحت مند اور دولت مند بھی ہیں، تعلیم یافتہ اور عالم بھی ہیں، اگر ہم مسلمان اپنے بال بچوں کا، اپنے گھر والوں کا، مسلمان بھائیوں کا اور اپنا بھلا چاہتے ہیں تو دل و جان سے مال و متاع کے ساتھ میدان میں نکل پڑیں اور دین اسلام کی تعلیم و تربیت کو عملی طور پر پھیلائیں اور آپس میں مل بیٹھ کر ٹھوس اور تعمیری پروگرام بنائیں تاکہ اس کفر کے بھنور سے نکل سکیں اور دنیا میں کامیابی اور آخرت میں نبی ﷺ کی شفاعت نصیب ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم ہے اور بڑا ہی معاف فرمانے والا ہے۔

آخری بات!

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا ذکر! وہ یہ کہ دنیا میں سب سے چھوٹی مخلوق چیونٹی ہے مگر جب کبھی اس چیونٹی کو کہیں کوئی غذا کا پتا چل جائے تو وہ اکیلی نہیں کھاتی بلکہ اپنے پورے کنبے کو اس کا پتا بتادیتی ہے پھر اس سے کنبہ مستفید ہوتا ہے اور دوسری مخلوق، دنیا میں سب سے زیادہ انسان کا وفادار جانور کتا ہے اور بڑا صابر ہے۔ اگر اس کو مالک کی طرف سے کئی دن تک غذا نہیں ملے تو وہ اپنے مالک کا گھر چھوڑ کر کسی غیر کے گھر اپنی غذا تلاش نہیں کرتا بلکہ اپنے مالک کے در پر اپنی جان قربان کردیتا ہے۔ لیکن دوسری طرف اپنی تلاش کی ہوئی غذا میں اپنے ہم جنس کی شراکت کبھی برداشت نہیں کرتا۔ غور کیجیے! ان دو جانوروں کی خصلت پر، لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات اور اپنے خلیفہ کا درجہ عطا فرمایا اور امت مسلمہ کو تمام جہاں کی امتوں پر فوقیت عطا فرمائی اور فرمادیا کہ یہی لوگ ہیں جو نیک کاموں کی ہدایت کرتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں، بس ہم مسلمانوں کو یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں، کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتے اور اپنے آخری نبی محمد ﷺ کی اتباع کرنے والے امتی ہیں۔

Marfat.com

اصل بات یہ ہے کہ ہم خود دینِ اسلام کی صحیح تعلیم کو بذریعۂ قرآنِ حکیم اور رسول اللہ ﷺ کی اسوۂ حسنہ کی تربیت کو سمجھتے ہوئے اپنی اولاد، گھر والوں، دوست احباب اور رشتے داروں کو دین کا پیغام جب تک نہیں پہنچائیں گے، اُس وقت تک ہم مسلمان دنیا میں سکھ چین اور عزت کی زندگی نہیں گزار سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ طوفانِ نوحؑ آنے سے پہلے توبہ کے دو آنسو ہی کافی ہیں، ورنہ دن بھر کا رونا بے کار ہے۔

آج بھی ہو گر براہیم سا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

سیّد بدیع الدین سلیم

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان اور بڑا رحم فرمانے والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ O البقرہ۔ ۲۲۲

''کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

''اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک لوگوں کو پسند فرماتا ہے۔'' (مشکوٰۃ)

اے ایمان والو! قرآنِ مجید کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے اپنے آپ کو پاک صاف کرلو، یہ حکمِ الٰہی ہے، پس جس نے اس حکم کی تعمیل کی، اس کو ثواب اور اجرِ عظیم حاصل ہوگا۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ O (بنی اسرائیل۔ ۱۷)

''اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں، جو مومنوں کے لیے شفا ہے اور رحمت ہے۔''

اللہ تعالیٰ حکیم وخبیر ہے۔

یہ کتاب یعنی قرآن حکیم دنیا کے تمام لوگوں کے لیے محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائی گئی، جو لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کتاب کی تلاوت کرکے اس کی ہدایت پر عمل کریں گے، اس میں ان کی تمام ظاہری اور باطنی بیماریوں کی شفا اور رحمت ہے۔

وما توفیقی الا باللہ

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع) جو بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾

(اے محمدؐ) اپنے رب کا نام لے کر پڑھو جس نے عالم کو پیدا کیا ○ ۱

1. Read: In the name of thy Lord Who createth,

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾

جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا ○ ۲

2. Createth man from a clot.

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾

پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے ○ ۳

3. Read: And thy Lord is the most Bounteous,

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾

جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا ○ ۴

4. Who teacheth by the pen,

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾

اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جس کا اس کو علم نہ تھا ○ ۵

5. Teacheth man that which he knew not.

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ؕ

رب العالمین پر ایمان، دین اسلام کو قبول کرنے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت، اس کو سمجھنا، اس پر عمل کر کے دوسروں تک پہنچانا اور نبی ﷺ کی اتباع کرنا ہر مسلمان کا اوّلین فرض ہے۔ ان تمام باتوں کا احاطہ زیر نظر مضمون میں مختصر اور آسان طریقے سے پیش کیا جا رہا ہے تاکہ دنیا کی زندگی کو سہل اور کامیاب بنانے میں کچھ مدد مل سکے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اب یہ کس حد تک فائدہ مند ہوسکتا ہے اس کا انحصار صرف اس مضمون کے پڑھنے والے بچے، نوجوان مرد، خواتین اور بزرگ صاحبان ہی پر ہے۔

یہ ناچیز گناہ گار عاجز و ناتواں بندہ بارگاہ ربّ العزت میں سجدہ ریز ہو کر دعا کرتا ہے کہ میری اس کاوش سے اگر کسی ایک فرد کو بھی دین اور دنیا کا فائدہ پہنچ جائے تو آخرت میں میرا شمار آقائے نامدار محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت میں ہوجائے۔ بس اس اُمید پر یہ مضمون پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں جس کا عنوان ہے:

"عظیم تحفہ" (The Great Gift)

اللہ ربّ العزت کی طرف سے ہم مسلمان کو چار عظیم "اعزازات"

پہلا اعزاز : یہ ہے کہ ہم کو مسلمان کے گھر پیدا کیا۔

دوسرا اعزاز : یہ ہے کہ ہم کو نبی ﷺ آخر الزماں کی اُمت کا ایک فرد بنایا۔

تیسرا اعزاز : یہ ہے کہ ہم کو دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے کی ہدایت کے لیے قرآن مجید آخری آسمانی کتاب نازل فرما کر اس کو تاقیامت محفوظ رکھنے کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی اور دین اسلام کو پسند فرمایا۔ قرآن مجید کی سب سے پہلی سورۃ الفاتحہ جس کو دعا اور شفاء کا درجہ عطا فرمایا گیا۔ تلاوت کیجیے۔

Marfat.com

Marfat.com

اياتها (۱) سُوْرَةُ الفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ (۵) رکوعها ۱

سورہ فاتحہ

اس سورہ میں سات آیات ہیں اور یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اس لیے یہ سورۃ مکی ہے۔

یہ پہلی سورۃ ہے جو مکمل ایک ہی وقت میں نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ ①

آیت ۱ ۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے ۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ ②

آیت ۲ ۔ بڑا مہربان' نہایت رحم فرمانے والا ہے ۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ ③

آیت ۳ ۔ انصاف کے دن کا مالک ہے ۔

ان تین آیات میں حق تعالیٰ کی تعریف و تقدیس اور شان و عظمت اور معبود حقیقی کی صفت بیان کی گئی ہے کہ عبادت کا مستحق وہی ہے۔اب بندہ اپنی بندگی کا اظہار اور اللہ تعالیٰ کی معبودیت کا اقرار کرتا ہے اور اپنی التجا پیش کر رہا ہے :۔

Marfat.com

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤

آیت ۴ ۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥

آیت ۵ ۔ ہم کو سیدھے راستے کی ہدایت فرما ۔

کونسا اور کس کا سیدھا راستہ؟

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝٦

آیت ۶ ۔ راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ کا فضل و کرم ہوتا رہا ۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

آیت ۷ ۔ نہ ان کا جن پر آپ کا غضب نازل ہوا اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے ۔

غور کیجئے

غضب کن لوگوں پر نازل ہوا اور گمراہ کون ہوئے؟ یہ اشارہ دنیا کی ان دو قوموں کی طرف ہے۔ پہلی قوم بنی اسرائیل۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو ماننے سے انکار کیا۔ اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے رہے۔ دوسری قوم کے وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے ان لوگوں نے اپنے نبیؑ سے اتنا پیار جتایا کہ آپؑ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنا دیا جو کہ سراسر کفر اور ظلم تھا اور نبی آخر الزماں محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نبوت سے بھی انکار کر دیا۔

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھئے کہ سورہ فاتحہ قرآن کریم کا خلاصہ ہے، غور سے دیکھا جائے تو قرآن کریم کے مضامین چار قسم پر مشتمل ہیں! عقائد، عبادت، قصص اور امثال یعنی مثالیں۔ یہ مضامین

Marfat.com

سورۃ فاتحہ میں موجود ہیں گویا کہ سمندر کو ایک کوزے میں سمو دیا گیا اللہ اکبر اللہ بہت بڑا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ

ایسی سورۃ ہے جو نہ تورات میں ہے نہ زبور اور نہ انجیل میں ہے۔ اس سورۃ کی اہمیت یہ ہے کہ مسلمان اپنی ہر نماز میں اور نماز کی ہر رکعت میں اس کی تلاوت کرتا ہے۔ اس کی تلاوت کے بغیر کوئی نماز مکمل نہیں ہوتی اور یہ ایک جامع اور کامل دعا ہے۔ (حدیث)

یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا کرم و احسان ہے کہ خود مالک اپنے بندوں کو ہدایت فرما رہا ہے کہ تم اس طرح میرے حضور میں دعا مانگو' التجا کرو تمہارا کام بن جائے گا اس لیے کہ دعا کی ہدایت کرنے والا بھی میں ہوں اور اس دعا کو قبول کرنے والا بھی میں خود ہوں اور جو میری ہدایت پر عمل کرے گا وہ کامیاب ہوگا۔ کیسی عجیب بات ہے کہ سارے جہاں کا رب مالک خود اپنے بندوں کو دعا مانگنے کا طریقہ بتا رہا ہے اور اس دعا کو قبول کرنے کا وعدہ بھی۔ لیکن اس دعا کے مانگنے میں جو خاص بات ہے وہ یہ کہ دل و دماغ میں اس بات کا یقین کامل ہونا چاہیے کہ ہماری دعا کو سننے والا مالک رَبّ ہمارے سامنے ہے ہم کو دیکھ رہا ہے اور ہماری التجا کو سن رہا ہے پھر ہم اپنی زبان سے دعا کو ادا کریں۔

اپنے رب سے کیا دعا مانگی جا رہی ہے؟

دعا یہ مانگی جا رہی ہے کہ اے ہمارے رب' ہمارے مالک' ہمارے خالق ہم دنیا کی زندگی میں تیری ہی بندگی اور صرف تیری ہی عبادت کریں گے اور صرف تجھ ہی سے ہر طرح کی مدد طلب کریں گے۔ ہم کو دنیا کی زندگی میں تیری ہدایتوں اور تیرے بتائے ہوئے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرما' وہ ہدایات وہ راستہ جن پر ہم سے پہلے لوگ چل کر تیری خوشنودی اور تیرا فضل و کرم حاصل کرتے رہے اور حاصل کر رہے ہیں' جن پر تیری رحمت کی بارش ہوتی رہی اور اب بھی ہو رہی ہے۔ وہ ہدایت ہم کو بھی عطا فرما اور اس راستے پر ہم کو بھی چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اے ہمارے مالک ہم کو اُس راستے' ان اعمال سے بچا جو لوگ ہم سے پہلے گزر چکے اور تیرے غضب میں مبتلا ہو گئے اور اب جو گمراہی کا راستہ اختیار کیے ہوئے ہیں اور تیرے غضب اور عذاب میں مبتلا ہیں ان کے راستے سے بچا۔ بیشک تو دعاؤں کو سننے والا اور ہدایت کی توفیق دینے

Marfat.com

والا ہے۔ یہ ہے سورہ فاتحہ کا مفہوم اور مقصد اللہ کے بندوں کی دعا۔ اب ان لوگوں کے لیے جو اللہ پر ایمان کامل رکھتے ہیں اور دنیا کی زندگی میں اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو دنیا میں اپنے نفس اور شیطان کے غلام بن کر زندگی گزار رہے ہیں سب کے لیے ہدایت، نصیحت اور حکم نازل فرمایا جارہا ہے۔ سب سے پہلے یہ بات یاد رکھئے کہ آپ جو تلاوت کررہے ہیں۔ یہ اللہ کا کلام ہے جو آخری نبی محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آہستہ آہستہ ۲۳ سال کی مدت میں نازل فرمایا گیا کہ آپؐ ان ہدایتوں پر عمل کرکے دنیا والوں کے سامنے پیش کردیں تا کہ لوگ آپؐ کی پیروی کریں اور سیدھا راستہ اختیار کریں اور یہ بھی فرمادیا گیا کہ قیامت تک قرآن کے بعد کوئی آسمانی کتاب نازل نہیں ہوگی اور نہ ہی قیامت تک محمدؐ عربی آخرالزماں کے بعد کوئی نبی آنے والا ہے۔ اب جو کوئی قرآن کی ہدایات اور احکام پر عمل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے گا اس کو دنیا کی زندگی میں کامیابی اور عزت حاصل ہوگی اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور جن لوگوں نے قرآن کی ہدایتوں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے انکار کیا تو ان کو اس دنیا کی زندگی میں ذلت، رسوائی اور عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور قیامت کے دن ان کو جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

چوتھا اعزاز: یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت اور سمجھنے کے بعد اس کی ہدایات پر عمل کریں اور دوسروں کو نیک عمل کرنے کی دعوت دیں بُرے اعمال سے خود بچیں اور دوسروں کو بُرے اعمال سے بچنے کی ہدایت کرتے رہیں۔ یہ اعزاز دنیا کی کسی قوم کو نہیں دیا گیا صرف ہم مسلمانوں کو عطا کیا گیا؛

ابھی ہم اپنے رَبّ سے دعا مانگ رہے تھے کہ اے ہمارے رَبّ ہمارے مالک ہم دنیا کی زندگی میں تیری ہی عبادت کرینگے اور صرف تجھ ہی سے ہر طرح کی مدد طلب کرینگے، ہم کو دنیا کی زندگی

Marfat.com

میں تیری ہدایتوں اور احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما بیشک تو دعاؤں کو سننے والا اور ہدایت کی توفیق دینے والا ہے۔

لیجئے وہ دعا قبول ہوئی اور ہمارے لئے وہ ہدایت وہ عظیم تحفہ قرآن مجید نازل فرما دیا گیا، جس میں ایک طرف اپنے پیدا کرنے والے رب کی عبادت کرنے کی ہدایت ہے تو دوسری طرف معاشرت، معاملات زندگی کو صحیح طریقے پر گزارنے کی مکمل رہنمائی فرمائی گئی،

قرآن مجید کی پہلی سورۃ "سورۃ الفاتحہ" جس کی تعریف اوپر بیان کی جا چکی ہے۔ اب قرآن کی دوسری سورۃ "سورۃ البقرۃ" ہے۔

یہ سورۃ مدینہ منورہ میں قرآن مجید کی آخری سورۃ۔ نازل ہوئی ہے لیکن اس سورۃ کی عظمت یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی ابتداء اسی سورۃ سے کی گئی،

اس سورہ میں ایک طرف ایمان، عبادات، زندگی کے کُل معاملات اور اسلامی معاشرے کی مکمل ہدایات اور قانون کی وضاحت فرمائی گئی تو دوسری طرف اس میں روحانی، جسمانی اور معاشرتی بیماریوں کا مکمل علاج موجود ہے۔ اس سورۃ کی تلاوت کرنے سے پہلے اپنے دل و دماغ میں اس بات کا مکمل یقین اور ایمان ہونا چاہئے کہ اس کی تلاوت کرنا، اس کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہی ہمارا دین اور مذہب ہے۔ اسی کا نام بندگی ہے اور یہی مومن کی زندگی کا مقصد ہے۔ شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن

نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

اٰیاتُھا ۲۸۶ (۲) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مَدَنِیَّۃٌ (۸۷) رُکُوْعَاتُھا ۴۰

سورۃ البقرہ

اس سورۃ میں ۲۸۶ آیتیں اور ۱۲۶ مضامین ہیں۔

اس سورۃ کا پہلا موضوع ہے "ایمان کی تعریف اور اس کی وضاحت"

Marfat.com

۱	اجر، ثواب اور نیکی	آیت ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

الٓمّٓ ①

آیت ۱۔ ا۔ل۔م۔ یہ حروف مقطعات ہیں یہ اسرار الٰہی میں سے ہیں یعنی اس کا مطلب اللہ اور رسولؐ ہی جانتے ہیں لہٰذا ہم اس پر ایمان و یقین رکھتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا قرآن کی تلاوت کرنے والوں کو قرآن کے ہر لفظ پر دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ فرمایا میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک لفظ ہے بلکہ الف ایک لفظ ہے لام ایک لفظ اور میم ایک لفظ یعنی تین لفظ ہو گئے اور صرف الم کی تلاوت پر تیس نیکیوں کا ثواب حاصل ہو گیا۔ مشکوٰۃ (حدیث) سبحان اللہ والحمد اللہ! اس کی بخشش اور رحمت کا کیا کہنا!

اس یقین کے بعد اب ہدایت کا دروازہ کھلتا ہے۔

۲	ایمان کی تعریف	آیت ۲ تا ۵

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ ②

آیت ۲۔ یہ کتاب (یعنی قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں (کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔) اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کی رہنما ہے۔ ۲○

یہ کتاب یہ ہدایت نامہ کن لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے؟

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ③

Marfat.com

آیت ۳۔ جو غیب پر ایمان لاتے اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے اور قائم رکھتے اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ○۳

سب سے پہلے جو ہدایت کی جارہی ہے وہ تین باتیں ہیں۔ پہلی بات غیب پر ایمان لانا۔ غیب کیا ہے؟ جو ہم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات جب تک اس بات کا مکمل یقین دل و دماغ میں نہیں ہوگا کہ وہ ہر جگہ موجود ہے اور وہ ہم کو دیکھ رہا ہے۔ وہ ہم سب کا رَبّ ہے۔ اس وقت تک ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔

اور اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہئے کہ ہم سے کوئی ایسا کام نہ ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور ہدایت کے خلاف ہو بلکہ اس کی خوشنودی حاصل کرنی چاہئے۔

نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "غیب کا تعلق ۶ باتوں سے ہے۔

(۱)۔اللہ تعالیٰ کی ذات با برکات۔ ۲۔فرشتے ، ۳۔روز قیامت ، ۴۔اعمال کا حساب کتاب ، ۵۔جنت ، ۶ دوزخ = ان سب پر ایماں اور یقین کامل ہونا ضروری ہے ۔ مشکوٰۃ (حدیث)

دوسری بات غیب پر ایمان لانے کے بعد جو فوری عمل شروع ہوتا ہے وہ ہے نماز قائم رکھنا یعنی خود نماز وقت پر ادا کرنا اور دوسروں کو نماز پڑھنے کے لیے تیار کرنا اور ہر وقت پاک صاف رہنا جس طرح نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک صاف رہنے کا طریقہ خود عمل کر کے بتایا۔

تیسری بات جو کچھ مال اور رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو رہا ہے اس میں سے اپنے لیے اور اپنے بال بچوں کے لئے جائز چیزوں پر خرچ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال قربان کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ان کے لیے اس کتاب کا پڑھنا فائدہ مند ہے۔ ان لوگوں کے لیے نہیں جو اپنا مال جمع کرتے ہیں اور اس کتاب کی ہدایتوں پر عمل نہیں کرتے ان کے لیے اس کتاب سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک ان ہدایتوں پر عمل نہ کیا جائے اس وقت تک اُن کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جارہا ہے کہ لوگوں کو بتا دیجئے کہ ایمان کن کن باتوں پر یقین کرنے پر مکمل ہوگا؟

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ ط

Marfat.com

آیت ۴ اور جو کتاب (اے محمدؐ) تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے پیغمبروں پر نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں○۴

اس آیت میں اس بات کی وضاحت کی جارہی ہے کہ ایمان کامل اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ اس کتاب یعنی قرآن مجید پر یقین کامل اور ایمان ہو اور جو کتابیں اس کے پہلے پیغمبروں پر نازل کی گئی تھیں یعنی تورات' زبور' انجیل اور صحیفوں پر ایمان لانا ضروری ہے کیونکہ سابقہ کتابوں کی تصدیق صرف قرآن ہی کے ذریعے کی جارہی ہے لیکن کیسی عجیب بات ہے کہ منکرین اسی قرآن کو ماننے سے انکار کئے جارہے ہیں۔ دوسری اہم بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ کہ سابقہ کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے لیکن قرآن کے نازل ہونے کے بعد اُن کتابوں سے ہدایت لینا ختم کردیا گیا۔ ہدایت لینا کیوں ختم کردیا گیا؟ اس لیے کہ اُن کتابوں کی اصلی شکل باقی نہیں رہی ان کا اصل متن بدل دیا گیا اب صرف قرآن کی ہدایت پر ہی عمل کرنا ہے۔ اس کی تفصیل آگے کی آیتوں میں آئے گی۔ دوسری بات جو آیت ۴ میں فرمائی گئی وہ یہ کہ آخرت کا یقین یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ دنیا کی زندگی کے بعد ایک اور زندگی ہوگی۔ اس میں دنیا کی زندگی کا حساب کتاب ہوگا۔ اس کے بعد فیصلہ کیا جائے گا جو نیک اعمال کریں گے ان کا مقام جنت میں ہوگا اور بُرے اعمال کے نتیجے میں اس کی سزا کے طور پہ انہیں جہنم میں ڈالا جائے گا اور اسی میں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ اس یقین کے بعد اب ایمان کامل ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی تعریف فرمارہا ہے جو ایمان والے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

آیت ۵۔ یہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں○۵

۳	کفر کی علامات اور وضاحت	آیت ۶ تا ۲۰

ایمان والوں کے مقابل اہلِ کفر کے احوال بیان کئے جارہے ہیں تاکہ ایمان و کفر میں فرق واضح ہو جائے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ

Marfat.com

تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۶

آیت ۶۔ جو لوگ کافر ہیں انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ ان کے لیے برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے ۝۶

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ

وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۷

آیت ۷ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور سماعت پر مہر لگا رکھی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب تیار ہے ۝۷

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے احکام اور ہدایات سے انکار کرنے لگتا ہے تو پھر اس پر کسی خوف یا خیر خواہی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اُس وقت ایسے لوگ موجود تھے جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دین اسلام کی دعوت دیئے جا رہے تھے اور وہ اس سے انکار اور ضد میں آکر اپنی بداعمالی سے باز نہیں آ رہے تھے۔ آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو دین اسلام کو سمجھتے ہوئے بھی اس سے انکار کیے جا رہے ہیں اور ہم ان لوگوں کی نقل کرنے میں ذرا عار نہیں سمجھتے جو دین اسلام کے ازلی دشمن ہیں اور یہ لوگ عذاب اور مصیبت کو اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ اے ایمان والو! دین اسلام کے دشمنوں سے ہوشیار ہو جاؤ۔ یہ مسلمانوں کے بھیس میں دین اسلام کی مخالفت میں لگے ہوئے ہیں ان سے بچو' ان کی چالوں میں نہ آؤ اور نہ ان کی زندگی کی نقل کرنے میں اپنی زندگی برباد کرو۔ سیدھے راستے پر آجاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچ کر اس کے نیک بندوں میں شامل ہو جاؤ اور آخرت میں نجات پاؤ۔

منافقوں کی نشاندہی اور وضاحت فرمائی جا رہی ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

Marfat.com

وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝٨

آیت ۸۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایمان نہیں رکھتے○۸

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩

آیت ۹۔ یہ اپنے خیال میں اللہ تعالیٰ کو اور مومنوں کو دھوکا دیتے ہیں مگر حقیقت میں یہ اپنے سوا کسی کو دھوکا نہیں دیتے اور اس سے وہ بے خبر ہیں○۹

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝١٠

آیت ۱۰۔ ان کے دلوں میں کفر کا مرض تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا مرض اور زیادہ کردیا اور ان کے جھوٹ بولنے کے سبب ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا○۱۰

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ

قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝١١

آیت ۱۱۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ ڈالو تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں○۱۱

Marfat.com

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

آیت ۱۲۔ دیکھو یہ بلاشبہ مفسد ہیں لیکن خبر نہیں رکھتے ○۱۲

آیت نمبر ۸ سے آیت نمبر ۱۲ تک ان لوگوں کی نشاندہی کی جارہی ہے جو مسلمانوں میں اس لیے آگئے کہ اپنی ناجائز حرکتوں سے مسلمان مومنوں کو سیدھے راستے سے ہٹا دیں اور ان میں پھوٹ پیدا کردیں۔ ایسے لوگ اس وقت بھی تھے اور آج بھی ہم میں موجود ہیں اللہ تعالیٰ ان کی خاص خاص نشانیاں ان کی خصلت اور ان کی نیتوں کو کھول کھول کر بیان فرمارہا ہے یعنی مسلمانوں کی شکل میں مسلمانوں کے بھیس میں منافق ہیں جو مسلمانوں میں نفرت اور پھوٹ پیدا کررہے ہیں۔ ان سے بچو ان سے ہوشیار ہوجاؤ اس لیے کہ یہ نہیں چاہتے کہ مومن اپنے دین پر قائم رہیں اور کفر کرنے والوں کے کام میں رکاوٹ پیدا ہو اور ان کا ناجائز کاروبار کھلے عام ہوجائے یعنی رشوت، سودی لین دین" جوا کھلے عام چلے۔ اکثر مسلمان اس بات سے غافل ہیں بھولے بھالے ہیں ان منافقوں کی چکنی چپڑی باتوں کو سمجھ نہیں پاتے اور جو سمجھتے اور جانتے ہیں ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے ان کی شنوائی نہیں ہے۔ اس پر وہ خاموش اور چپکے چپکے اپنا کام کیے جارہے ہیں مگر یہ مکار اور منافق ان کے متعلق یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ یہ لوگ بیوقوف ہیں جاہل ہیں پرانے خیالات کے ہیں۔

ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے ۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ

كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ

Marfat.com

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

آیت ۱۳ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے تم بھی اسی طرح ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں بھلا جس طرح بیوقوف لوگ ایمان لے آئے ہیں اسی طرح ہم بھی ایمان لے آئیں؟ سن لو کہ یہی لوگ بیوقوف ہیں لیکن نہیں جانتے ۱۳

اب انہی منافق لوگوں کی خصلت اور
عادت بیان کی جارہی ہے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾

آیت ۱۴ اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہم تو (محمد ﷺ) کے ماننے والوں سے ہنسی کیا کرتے ہیں ۱۴

تو اللہ تعالیٰ بھی ان کے ساتھ کیا سلوک فرماتے ہیں غور کیجئے۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾

آیت ۱۵۔ ان منافقوں سے اللہ تعالیٰ ہنسی کرتا ہے اور انہیں مہلت دیئے جاتا ہے کہ شرارت اور سرکشی میں بھٹک رہے ہیں ۱۵

Marfat.com

اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے ان لوگوں کو بھی مہلت دیئے جارہا ہے کہ یہ راہ راست پر آجائیں لیکن یہ لوگ اپنے تئیں یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ جو کچھ ہم کررہے ہیں اس عمل سے ہم کو نقصان نہیں بلکہ فائدہ پہنچ رہا ہے لہٰذا اس بناء پر وہ لوگ بہک رہے ہیں اور شیطانی راستوں میں بھٹک رہے ہیں۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾

آیت ۱۶۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی خریدی پھر نہ تو اس تجارت ہی نے ان کو کچھ نفع دیا اور نہ ہی وہ ہدایت یاب ہوئے ○۱۶

منافقین یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہم کررہے ہیں یعنی خود گمراہ ہوکر مسلمانوں کو ان کے دین سے بھکانے کے کام شاید بہت فائدہ مند ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ یہ کام اس لیے کررہے ہیں کہ ان کو اس مکاری' چالاکی' جھوٹ' بے حیائی اور سودی کاروبار میں فائدہ ہو اور جو کچھ یہ کرنا چاہیں اس میں ان کو کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو پھر جس طرح ہوسکے حرام وحلال کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ دولت کمائیں چاہے اس عمل سے معاشرے کی تباہی و بربادی کیوں نہ ہوجائے۔

غور وفکر کیجئے آج جو کچھ مسلمانوں کی آبادی کا حال ہورہا ہے وہ سب ان منافقوں اور کافروں کی مکاریوں اور چالاکیوں کا نتیجہ ہے لیکن جو کچھ یہ کررہے ہیں اس عمل سے ان کو دائمی فائدہ تو نہیں لیکن عارضی فائدہ ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ڈھیل دیے جاتا ہے تاکہ یہ لوگ راہ راست پر آجائیں لیکن منافق لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کامیاب ہیں اور جو کچھ

Marfat.com

ہم کررہے ہیں بس یہی سیدھا راستہ ہے حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں مبتلا ہورہے ہیں اور آخرکار ان کا انجام بھی وہی ہوگا جیسا کہ پچھلے لوگوں کا ہوا۔

ایسے ہی گمراہ لوگوں کی امثال بیان کی جارہی ہے

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾

آیت ۱۷۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اندھیری رات میں آگ جلائی جب آگ نے اردگرد کی چیزیں روشن کیں تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی روشنی زائل کردی اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے ۱۷۰

اندھیری رات کی مثال یعنی گمراھی کا اندھیرا اور آگ کی روشنی کی مثال یعنی صراط مستقیم کا علم ۔ جب گمراہ لوگوں کو دین اسلام کا علم معلوم ہوتا ہے تو اس میں اپنے مطلب کی بات کو تو حاصل کرلیتے ہین اور جب دوسروں کی بھلائی کی بات کا حکم ہوتا ہے تو اس عمل سے رک جاتے ہین اور ان کے لئے وہ روشنی زائل ہوجاتی ہے یعنی صحیح علم معلوم ہونے کے باوجود پھر جہالت کے اندھیروں میں بھٹک جاتے ہیں:

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ان ہی کے حال پر چھوڑ دیتا ہے تاکہ یہ اندھیرے میں بھٹکتے رہیں ۔

پھر ان لوگوں کی حالت کیسی ہوتی ہے ؟

Marfat.com

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾

آیت ۱۸۔ یہ بہرے ہیں، گونگے ہیں اندھے ہیں کہ کسی طرح سیدھے رستے کی طرف لوٹ ہی نہیں سکتے ○۱۸

یعنی یہ لوگ حق بات سن نہیں سکتے صحیح بات بول نہیں سکتے اور نہ صحیح عمل کرسکتے پھر یہ لوگ سیدھے راستے کی طرف کسی طرح لوٹ ہی نہیں سکتے۔

اب دوسری مثال

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ
يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ
الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

آیت ۱۹۔ یا ان کی مثال مینہ کی سی ہے کہ آسمان سے برس رہا ہو اور اس میں اندھیرا ہی اندھیرا چھا رہا ہو اور بادل گرج رہے ہوں بجلی کوند رہی ہو تو یہ کڑک سے ڈر کر موت کے خوف سے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے ○۱۹

یہاں مینہ کی مثال دین اسلام کو کہا جارہا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہورہی ہے۔ دین اسلام کو قبول کرنے میں جو جو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ بظاہر تو مشکل نظر آتا ہے لیکن اس کا فائدہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہتا ہے لیکن جو کافر ہیں وہ اس تکلیف اور سختی کو برداشت نہیں کرپاتے وہ اپنے عیش و آرام کو ظلم و ستم کو تھوڑی دیر کے لیے بھی چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوتے وہ ڈرتے ہیں کہ اگر ہم نے دین اسلام قبول کرلیا تو یہ عیش و آرام یہ ناجائز کاروبار ان سب کو چھوڑنا ہوگا اسی بنا پر وہ حق بات کو سننے کے لیے تیار ہی نہیں ہوتے یعنی جس طرح

Marfat.com

اندھیری رات میں بارش ہو رہی ہو بجلی کوند رہی ہو بادل گرج رہے ہوں تو لوگ موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے ہیں آنکھیں بند کرتے ہیں اور خاموش ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے تئیں یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ان کا بچاؤ ہو گیا حالانکہ ایسا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جو حق بات پہنچنے کے بعد کفر میں مبتلا رہے ڈھیل دے کر مہلت عطا فرماتا ہے تاکہ یہ سیدھے راستے پر آجائیں تاکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو سمجھ لیں اور اس کا شکر ادا کریں اس کی عبادت کریں اور جو یہ نہیں سمجھتے غور و فکر نہیں کرتے ان کے لیے دنیا میں رسوائی و ذلت اور آخرت میں سزا تیار ہے۔

ان ہی لوگوں کی کیفیت بیان کی جا رہی ہے

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ
لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾

آیت ۲۰۔ قریب ہے کہ بجلی کی چمک ان کی آنکھوں کی بصارت کو اچک لے جائے جب بجلی چمکتی ہے اور ان پر روشنی ڈالتی ہے تو اس میں چل پڑتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کے کانوں کی شنوائی اور آنکھوں کی بینائی دونوں کو زائل کر دیتا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۲۰

Marfat.com

یہ وہ لوگ ہیں جن کو قرآن کے ذریعہ ذرا سا علم مل جاتا ہے تو اس علم کے ذریعے اپنے فائدے کی بات نکال لیتے ہیں اور جب ان سے دوسروں کو فائدہ پہنچتا دیکھتے ہیں تو فوراً اس عمل کو روک لیتے ہیں۔

گویا یہ اندھے، گونگے، بہرے بن جاتے ہیں۔ پھر ان کو کچھ دکھائی نہیں دیتا، کچھ سنائی نہیں دیتا اور کچھ بول بھی نہیں سکتے۔ اپنے فائدہ کی چیز پر لپکتے ہیں اور دوسروں کی بھلائی کے وقت رک جاتے ہیں۔ پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے ان کو ان کے اعمال کی وجہ سے اور اندھیرے میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے یعنی ان کے جان اور مال کی عارضی طور پر حفاظت تو کردی جاتی ہے لیکن یہ لوگ اس بات کو دائمی سمجھ کر گناہ کے گڑھے میں جا گرتے ہیں پھر وہاں سے ان کے بچنے کا کوئی راستہ نہیں مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان کی حرکتوں پر فوری سزا نہیں دیتا ڈھیل دی جاتی ہے تا کہ یہ لوگ سیدھے راستے پر آجائیں اور ایمان کا راستہ اختیار کرلیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو موقع اور مہلت دیتا ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے وہ غفور الرحیم ہے اور معاف کرنے والا ہے بشرطیکہ بندہ بُرے کاموں سے توبہ کرے اور عمل صالح اختیار کرلے۔

اے ایمان والو! جب تک ہم دوسروں کی بھلائی کے لیے عمل نہیں کریں گے دنیا میں امن وامان قائم نہیں ہوسکتا جو لوگ ذاتی فائدہ اور ذاتی عیش و آرام کا نظریہ رکھتے ہیں وہ کبھی دنیا میں امن و امان قائم نہیں رکھ سکتے یہ کلیہ ہے! اس عارضی دنیا کی زندگی میں عارضی عیش و عشرت، جھوٹی شان وشوکت کی خاطر آخرت کا دائمی سکھ چین اور آرام کا سودا نہ کرو۔ یہ دولت، جائیداد، بڑے بڑے محل سب دھرے رہ جائیں گے کیونکہ آج تک کسی دولتمند کو دفن کرتے وقت اس کے ساتھ مال کی تھیلی نہیں رکھی لیکن جو نیک عمل کرو گے وہی عمل مرنے کے بعد ہمیشہ ساتھ رہے گا اور آخرت میں اس کا انعام جنت میں مقام ہوگا۔ بُرے اعمال کا نتیجہ دنیا میں رسوائی اور آخرت میں جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اے ایمان والو! قرآن پڑھو، اپنے بچّوں کو پڑھاؤ ترجمہ کے ساتھ، اس کو سمجھو اور سمجھاؤ اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرو بس اسی کا نام بندگی ہے

Marfat.com

۴	اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم	آیت ۲۱ تا ۲۲

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور قدرت کا ذکر فرما رہا ہے تاکہ بندہ اپنے رَبّ کو پہچانے ۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ﴿۲۱﴾

آیت ۲۱۔ لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم اس کے عذاب سے بچو ○ ۲۱

اس آیت میں انسان کی ذمہ داری اور جس مقصد کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا وہ بتایا جا رہا ہے وہ ہے، بندہ کی بندگی اور معبود کی معبودیت کا اظہار اور باری تعالیٰ کا حق ادا کرنا۔

فرمایا جا رہا ہے۔ لوگو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو تاکہ تم پر مہربانی کی جائے۔ عبادت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرنا اور جو احکام و ہدایات قرآن و سنت سے دی گئیں ہیں ان پر عمل کرنا تمام انسانوں کو آگاہ کیا جا رہا ہے اور مسلمانوں کو ہدایت کی جا رہی ہے ۔

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور نعمتوں کا ذکر فرما رہا ہے ۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ص وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ج فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

آیت ۲۲۔ جس نے تمہارے لئے زمین کا بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے بارش برسا کر تمہارے کھانے کے لئے انواع و اقسام کے میوے پیدا کئے پس کسی کو اللہ کا ہمسر نہ بناؤ اور تم جانتے تو ہو ○ ۲۲

Marfat.com

آیت ۲۲۔ ان دوآیتوں میں توحید باری تعالیٰ دلیل کے ساتھ بیان کی گئی جو دراصل ایمان کی بنیاد ہے پہلی آیات میں دعوای کیا گیا کہ تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے اُسی کی عبادت کرو۔ دوسری بات : دلیل دی گئی کہ اُس کی بے شمار ظاہر و باطنی نعمتیں تم پر اور ساری مخلوقات پر ہیں۔ جنہوں نے ان نعمتوں کا شکر ادا کیا ان پر انعامات کی بارش کی گئی اور جنہوں نے ناشکری کی اُن پر ذلت، رسوائی اور عذاب نازل کیا گیا۔ پوری انسانیت کو دعوت دی گئی کہ وہ اپنے معبود اور اپنی حقیقت کو پہچانیں۔

۵	اس کفر کی سزا جو کتاب اللہ (قرآن) میں شک کرتے ہیں۔	آیت ۲۳ تا ۲۴

اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی آیتیں اپنے آخری نبیؐ پر نازل فرما رہا ہے اور اپنی قدرت اور رحمت کی وضاحت فرما رہا ہے۔ تاکہ انسان سوچے، سمجھے اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرے اور کسی قسم کے شک وشبہ میں نہ پڑے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾

آیت ۲۳۔ اگر تم اس کتاب میں جو ہم نے اپنے بندے (محمدؐ عربی) پر نازل فرمائی ہے کچھ شک میں ہو تو اس طرح کی ایک سورۃ تم بھی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو ○ ۲۳

Marfat.com

پہلی آیت میں توحید کا ذکر کیا گیا دوسری آیت میں رسالت کا ذکر کیا گیا یہ دونوں ایمان کی بنیاد، ستون اور اساس ہیں۔

لیکن مشرکوں اور کافروں نے قرآن کی آیتوں سے صاف انکار کردیا بلکہ نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ الزام لگانا شروع کیا کہ یہ باتیں خود اپنی طرف سے گھڑ کر لے آتے ہیں۔

اس الزام کے جواب میں کافروں کو چیلنج دیا جارہا ہے ــــ

غور و فکر کیجئے اس لئے کہ یہ بہت بڑا چیلنج ہے اُن لوگوں کے لئے جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے۔ (نعوذباللہ مِن ذالک) فرمایا جارہا ہے۔ اگر تم یہ کہتے ہو کہ یہ کلام اللہ تعالیٰ کا نہیں ہے تو تم سب مل کر اس قرآن کی ایک سورۃ جیسی تم بھی بنالاؤ حالانکہ تم تو بڑے ادیب، شاعر اور خطیب ہو اور دوسری بات جو تم نے لکھا ہے اس کو تم اپنے ہی لوگوں کو بلاؤ جن کو تم اپنا مددگار سمجھتے ہو اور جو تمہارے رشتہ دار ہوں ان کے سامنے اپنا کلام پیش کرو فیصلہ وہ کریں گے کہ آیا تم نے جو لکھا وہ اور جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یعنی قرآن مجید کی کوئی ایک سورۃ کے مقابلہ میں رکھ دو پھر فیصلہ کروالو۔ غور کیجئے کتنا بڑا چیلنج ہے انکے لئے جو کلام اللہ کو جھٹلا رہے تھے یہ سلسلہ ۱۴ سو سال سے آج تک چلا آرہا ہے لیکن اب تک کوئی عالم فاضل، فلاسفر پیدا نہیں ہوا جو اس چیلنج کا جواب دے سکے اور نہ قیامت تک کوئی اس کا جواب دے سکتا ہے ہاں یہ ضرور ہوا ہے کہ مسلمانوں ہی میں سے کچھ منافق لوگوں نے قرآن حکیم کے خزانے میں نقب لگا کر کچھ آیتوں کو اپنی زندگی کے معاملات میں سمولیا اور پھر عالم فاضل اور جھوٹے نبی بن بیٹھے اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اسی طرح کے لوگ حضورؐ کے زمانے میں بھی تھے اور آج بھی ہیں۔ دوسری بات۔

یعنی اب دوسرا چیلنج!

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا

وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ

Marfat.com

وَ الْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

آیت ۲۴۔ لیکن ایسا نہ کرسکو اور ہر گز ایسا نہیں کرسکو گے تو اس آگ
سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ۲۵

یہ اُس زمانے کی بات ہے جب عرب میں فصاحت وبلاغت کا بڑا چرچا تھا بڑے بڑے شاعر اور خطیب موجود تھے ان کے سامنے حضورؐ نے قرآن پڑھ کر سنایا تو وہ لوگ یہ کلام سن کر حیران وپریشان ہوگئے ان کی فصاحت وبلاغت اور شاعری سب ماند پڑگئی اور وہ شاعر، خطیب عاجز ہوگئے اور اس بات کے قائل ہوگئے کہ یہ کلام کسی انسان کا کلام نہیں ہوسکتا کیوں قائل ہوگئے کیا بات ہے اس کلام میں؟ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے دوسری بات اس میں ادب ہے، اخلاق ہے، حسن معاشرت ہے، تزکیہ نفس ہے، قوانین سیاست ہیں، ضوابط ہیں، انتظام مملکت ہے، عدل وانصاف ہے، کسب معاش وکسب تجارت ہے، حقوق اللہ ہیں تو حقوق العباد بھی ہیں، نرمی ہے، رعایت ہے، نصیحت ہے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ہے، دنیا میں انسانی زندگی گزارنے کی ہدایت ہے، انسانوں کی اصلاح کی مکمل تعلیم ہے اور حکم ربانی ہے اور کچھ شک نہیں کہ بلحاظ فصاحت وبلاغت حکیمانہ ہدایت اور روحانیت کے لحاظ سے بے مثال اور عظیم ہے۔ دنیا کا کوئی انسان اس جیسی کتاب لکھنے کی قدرت نہیں رکھتا بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ساری کائنات کے جن وانسان مل کر بھی کوشش کریں تو ایسا کلام ایسی ایک سورۃ پیش نہیں کرسکتے۔ آج جبکہ چودہ سو سال گزر چکے ہیں لیکن کسی انسان نے قرآن جیسی ایک سورت بھی دنیا کے سامنے پیش نہیں کی۔ بلکہ جو کچھ وہ لکھتے رہے ناقص اور اپنے مطلب کے لئے ہی لکھتے رہے اور دنیا میں ایسے قانون بناتے رہے کہ کمزور انسانوں کو اپنا غلام بناتے رہے اور لوگوں پر ظلم وستم کرتے رہے۔

یہ قرآن نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

لیکن قرآن نازل ہونے کے بعد جن لوگوں نے لکھا وہ قران مجید کی شمع کی کرنوں سے نکلی ہوئی روشنی سے اپنے علم کے خزانے بھرتے رہے اور ان ہی آیتوں میں سے چند آیتوں کے مطالب کو توڑ مروڑ کر دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے اور اپنا ذاتی فائدہ حاصل کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن اُس زمانے میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود تھے اور اِس زمانے میں بھی موجود ہیں جو اللہ کے کلام کو پڑھتے ہیں سمجھتے ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔

Marfat.com

۶	ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کے لئے خوشخبری۔	آیت ۲۵

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا
هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ
فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۵

آیت ۲۵۔ اور جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خوش خبری سنا دو کہ ان کے لئے نعمت کے باغ ہیں۔ جب اُنہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا اور ان کو ایک دوسرے کے ہم شکل میوے دیئے جائیں گے اور وہاں ان کے لئے پاک بیویاں ہوں گی اور وہ بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے ○ ۲۵

اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کے ذریعہ یہ خوش خبری دے رہا ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ پر اس کے رسولؐ پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے ان کا آخرت میں جنت میں مقام ہوگا جہاں ہر قسم کا آرام ہی آرام ملے گا اور جو کچھ ان کو دنیا میں ملتا رہا اس سے کہیں زیادہ آخرت میں ملے گا ہر قسم کی غذا اور ہر قسم کے میوے اور نیک و پاک بیویاں عنایت کی جائیں گی یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے لیکن اس کے لئے شرط ہے سب سے پہلے دل سے ایمان لے آئے زبان سے اقرار کرے اور عمل صالح سے ثابت کرے۔ تب وہ اس امتحان میں کامیاب ہونگے۔

Marfat.com

یہ بات قرآن مجید میں بار بار دھرائی گئی ہے اور یہ اولین فرض ہے لیکن کافروں کو یہ بات اس لئے بُری لگتی ہے کہ یہ عمل ان سے نہیں ہو سکتا کیوں؟ اس لئے کہ ان کو معلوم ہے کہ اگر ہم ایمان لے آتے ہیں تو پھر ہم کو وہ سب کچھ چھوڑنا پڑے گا جو وہ کرتے ہیں سود کا کاروبار ناحق لوگوں کو اپنا غلام بنانا کمزوروں پر حکومت کرنا لوگوں کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر ان کو اپنے چنگل میں پھنسائے رکھنا خود عیش کرنا اور اپنے سے کمزور انسانوں کو ذلیل سمجھنا۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ان بداعمالیوں کی سزا بھی ان کو ملے گی لیکن اپنی ہٹ دھرمی اور ضد کی وجہ سے ان حرکات کو ترک نہیں کر سکتے اسی وجہ سے طرح طرح کی باتیں تراشتے ہیں اور قسم قسم کے سوالات کر کے لوگوں کو سیدھے راستے سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُس وقت بھی ایسے لوگ تھے اور آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں=

اے ایمان والو! قرآن پڑھو، اپنے بچّوں کو پڑھاؤ ترجمہ کے ساتھ، اس کو سمجھو اور سمجھاؤ اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرو بس اسی کا نام بندگی ہے۔

۷	دنیا کے تمام انسانوں کے لئے مکھی مکڑی کی مثال	آیت ۲۶ تا ۲۹

إِنَّ اللّٰهَ

لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا

الْفٰسِقِيْنَ ۙ﴿۲۶﴾

Marfat.com

آیت ۲۶۔ اللہ تعالیٰ اس بات سے عار نہیں کرتا کہ مچھریا اس سے بڑھ کر کسی چیز مثلاً" مکھی ومکڑی وغیرہ کی مثال بیان فرمائے۔ جو مومن ہیں وہ یقین کرتے ہیں کہ وہ ان کے رب کی طرف سے سچ ہے۔ اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ تعالیٰ کی مراد کیا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت بخشتا ہے۔ اور گمراہ بھی کرتا ہے تو نافرمانوں ہی کو ○ ۲۶

غور طلب بات یہ ہے کہ کافروں نے جو سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کی شان تو بہت بڑی ہے پھر یہ چھوٹی اور ادنیٰ چیزوں کی مثال یا ان کا ذکر کیوں کیا جارہا ہے۔ کیا یہ لوگ اس بات کو نہیں جانتے کہ ان تمام چیزوں کو کس نے پیدا کیا؟ سب جانتے ہیں کہ ان تمام چیزوں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا لیکن مومنوں کو بہکانے کے لئے ایسے سوالات کئے جارہے ہیں حالانکہ انسانوں کو حیوانوں کو اور کائنات کی تمام چیزوں کو اس مالک اور خالق نے ہی پیدا کیا تو پھر اس کو ان چیزوں کا ذکر فرمانا کیوں کر عیب ہو سکتا۔ ارے نادانوں ذرا سوچو اور سمجھو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے جو مکڑی پیدا کی ہے وہ اپنے تئیں یہ سمجھتی ہے کہ جو گھر اپنے لئے بنایا ہے وہ بہت مضبوط اور پائیدار ہے جب کہ تم سب جانتے ہو کہ تمام گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا ہے اسی طرح دوسری مثال مکھی جیسی ادنیٰ چیز کی دی جارہی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم سے مکھی جیسی ادنیٰ چیز چھین لی جائے تو تم سب مل کر اس کو واپس نہیں لے سکتے یعنی اس میں جان نہیں ڈال سکتے جبکہ تم لوگ دنیا میں بہت سی بے جان چیزیں بناتے رہے ہو اور اس پر بہت گھمنڈ بھی کرتے ہو جو ناپائیدار بھی ہے اور فنا ہونے والی بھی ہے اور اس کے علاوہ مکھی کی مثال دینے کا مقصد یہ بھی ہے کہ ساری دنیا کے انسانوں کے لئے ایک چیلنج ہے کہ تم سب مل کر ایک مکھی جس کو تم بہت ادنیٰ سمجھتے ہو پیدا کر دیکھاؤ نہیں ہرگز نہیں پیدا کرسکتے۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں وہ پورا پورا یقین رکھتے ہیں کہ بے شک یہ باتیں اور یہ مثالیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہیں اور جو سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے کافر ہیں ان کو یہ بات اور کفر میں مبتلا اور گمراہ کردیتی ہے گمراہ بھی وہی لوگ ہوتے ہیں جو نافرمان ہیں۔ یہ خود بھی گمراہ ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش میں دن رات مصروف ہیں۔ نئی نئی تدبیریں نئی نئی چالیں چلتے رہتے ہیں دنیا میں آج یہ لوگ جو کچھ عمل کررہے ہیں اس کا نتیجہ سب کے سامنے ہے جس کو ہم سب ایڈوانس اور ترقی کا دور

Marfat.com

کہتے ہیں اور ان کی حمایت میں دن رات کُن کار ہے ہیں۔ آج دنیا میں کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ جو کچھ یہ یہودی ہندو' عیسائی عمل کر رہے ہیں اور جو کچھ یہ ترقی کر رہے ہیں اس سے انسانیت کی بقا ہے یا موت؟ آج انسان جتنا ذلت کے غار میں دھنسا جا رہا ہے اس سے پہلے اس کی حالت کبھی ایسی نہ تھی۔ آج جتنا ذلیل ہو رہا ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا آج جتنا خود غرض ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا آج جتنا بے حس ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا اور آج جتنا بے غیرت ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا۔ اے ایمان والوں! غور کرو فکر کرو سوچو اور سمجھو اور اپنے آپ کو بچاؤ اس عذاب سے جو بہت جلد یا کچھ دیر سے آنے والا ہے یہ کھیل تماشے یہ ناچ گانے یہ ٹی وی ریڈیو فحش ڈرامے ننگی تصویریں اور بے حیائی کے مناظر غارتگری اور وحشیانہ فلمیں بنا کر لوگوں میں دہشت پیدا کی جا رہی ہے اور لوگوں کو بے حیا بے حس بنایا جا رہا ہے۔ کیسی عجیب بات ہے ایک طرف سے دولت کمائی جا رہی ہے دوسری طرف لوگوں کو بے حیا اور بزدل بنایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نظام کو بگاڑا جا رہا ہے اور ایسے قانون و قواعد بنائے جا رہے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے سے محبت کرنے کے بجائے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوتے جا رہے ہیں، آپس میں دشمنی بڑھتی جا رہی ہے۔ غریب اور غریب امیر اور امیر بنتا جا رہا ہے۔ کیا اسی کو ہم لوگ ترقی کا دور کہتے ہیں؟

غور و فکر کرو کافروں اور منافقوں کی چالوں میں نہ آؤ بچاؤ اپنے آپ کو بچاؤ اپنی اولاد کو اس عذاب سے اُس جہنم کی آگ سے جو تمام کو جلا کر راکھ کر دے گی۔

دوسری بات جو فرمائی جا رہی ہے غور کیجئے۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ

يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۲۷

Marfat.com

آیت ۲۷۔ جو اللہ تعالیٰ کے اقرار کو مضبوط کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں
اور جس چیز یعنی رشتہ (قرابت کے) جوڑے رکھنے کا حکم دیا ہے اس کو قطع کر
ڈالتے ہیں اور زمین میں خرابی کرتے ہیں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے
ہیں ○ ۲۷

— اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا اظہار فرمارہا ہے —

كَيْفَ

تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ
يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾

آیت ۲۸۔ (کافرو) تم اللہ تعالیٰ سے کیونکر منکر ہوسکتے ہو۔ جس حال میں کہ
تم بے جان تھے اس نے تم کو جان بخشی پھر وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو
زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے ○ ۲۸

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو فرما رہا ہے جو اس کی قدرت کے منکر ہیں یعنی اس بات پر ذرا غور تو کرو کہ تم کو کس طرح پیدا کیا گیا؟ ایک بے جان چیز سے یعنی نطفے سے جو کہ انسان کی ریڑھ کی ہڈی سے نکلی ہوئی منی کا قطرہ ہے جو کہ ایک بے جان چیز ہے اس سے انسان کی پیدائش ہوئی۔ جب بے جان سے جاندار پیدا کردیا تو پھر اس کو مردہ یعنی بے جان کرنے کا اختیار بھی اسی کو ہے جو اس کا خالق ہے اور جب وہ چاہے گا اس مردہ کو دوبارہ زندہ کردے گا اور اپنے سامنے حاضر ہونے کا حکم بھی دے گا۔ تو تم کس خیال میں سرگرداں ہو؟ آخر اسی کے سامنے لوٹ کر جانا ہے۔ یہ بات ان ہی لوگوں کی سمجھ میں آسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور انہیں یقین کامل ہوتا ہے لیکن یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آسکتی جو شروع ہی سے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے منکر ہیں۔

Marfat.com

دوسری بہت ہی اہم بات فرمائی جارہی ہے۔
اس کو غور سے سمجھنے کی کوشش کیجئے

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا
فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۲۹﴾

آیت ۲۹۔ وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمہارے لئے پیدا کیں۔ پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو اس کو ٹھیک سات آسمان بنا دیا اور وہ ہر چیز سے خبردار ہے ○ ۲۹

پہلی مثال بے جان سے جاندار پیدا کرنے کی دی گئی۔ اب دوسری مثال دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے پیدا کیں تاکہ وہ ان تمام چیزوں سے فائدہ اٹھائے اور ان سے اپنی خدمت لے۔ کیسی عجیب بات ہے کہ دنیا کی ہر چیز انسان کی خدمت کر رہی ہے مثلاً" چاند' سورج' ستارے' ہوا' پانی' درخت' پہاڑ' دریا' سمندر' زمین اور زمین کی ہر چیز انسان کی خدمت میں لگی ہوئی ہے انسان کسی نہ کسی صورت میں ان سے خدمات لے رہا ہے اور فائدہ اٹھا رہا ہے لیکن انسان کسی کی خدمت نہیں کر رہا۔ اگر ان تمام چیزوں میں سے کوئی ایک چیز اپنی حرکت بند کردے تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن اگر انسان کی حرکت بند ہوجائے تو دنیا کی کسی چیز پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا یہ سب بدستور اپنے کام میں لگے رہیں گے۔ غور و فکر کیجئے کہ جس نے ان تمام چیزوں کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا تو پھر اس پیدا کرنے والے رَبّ کا شکر ادا کیوں نہیں کرتے جو نعمتیں ہم کو عطا فرمائی اس کا احسان کیوں نہیں مانتے اور اس احسان کا بدلہ ادا کیوں نہیں کرتے؟ دنیا اور اپنی تخلیق کے بارے میں سوچو سمجھو اور فکر کرو اور جو حکم دیا جاتا ہے اس پر عمل کرو۔

اے ایمان والو! قرآن پڑھو، اپنے بچّوں کو پڑھاؤ ترجمہ کے ساتھ، اس کو سمجھو اور سمجھاؤ اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرو بس اسی کا نام بندگی ہے یہی زندگی ہے۔

Marfat.com

۸	آدم کی تخلیق اور عظمت آدم کی وضاحت۔	آیت ۳۰ تا ۳۳

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ

فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ

بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۰

آیت ۳۰۔ اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے ولا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا تو اس میں ایسے شخص کو اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہے جو خرابیاں کرے اور کشت وخون کرتا پھرے اور ہم تیری تعریف اور پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○ ۳۰

اللہ تعالیٰ اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہم مسلمانوں اور ساری دنیا کے لوگوں کو اس بات کی وضاحت فرمائی جارہی ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت یہ ہے کہ وہ جب چاہتا اور جو چاہتا پیدا کر سکتا ہے اور اس کی پرورش کا بندوبست فرماد یتا ہے اور کس سے کیا کام لینا ہے یہ بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ اسی بناء پر اللہ تعالیٰ اپنا ایک خلیفہ بنانا چاہتا ہے۔ کس کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے ؟ آدم کو. جب کہ آدم مٹی سے فرشتوں کو نور سے اور جنوں کو آگ سے پیدا کیا گیا لیکن خالق دو جہاں اپنا خلیفہ آدم کو بنانا چاہتا ہے۔ غور کیجئے کتنا بڑا رتبہ آدم کو مل رہا ہے! فرشتے حیران ہیں! رب العالمین کی بارگاہ میں فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے رب ہم آپ کی عبادت کر رہے ہیں اور آپ کی پاکی دن رات بیان کر رہے ہیں اور آپ کے ہر حکم کی تعمیل میں ہر وقت حاضر ہیں پھر آدم کو پیدا کرنے کا مقصد ؟ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے میں وہ باتیں جانتا ہوں جو

Marfat.com

تم نہیں جانتے جبکہ تم سب میرے قریب ہر وقت حاضر رہتے ہو! حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کو
نہ فرشتے، نہ جن و بشر سمجھ سکتے ہاں وہ صرف اتنا ہی سمجھ سکتے ہیں جتنا علم اللہ تعالیٰ ان کو عطا فرما دیتے ہیں
بس فرشتے اور جن و بشر سب اس کے محتاج ہیں۔

اب فرشتوں سے بطور امتحان پوچھا جارہا ہے!

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ
فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾

آیت ۳۱۔ اور اس نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے پھر ان کو
فرشتوں کے سامنے کیا اور فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو مجھے ان کے نام بتاؤ ○ ۳۱

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ
الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾

آیت ۳۲۔ انہوں نے کہا تو پاک ہے جتنا علم تو نے ہمیں بخشا ہے اس کے
سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں بے شک تو دانا اور حکمت والا ہے ○ ۳۲

فرشتے یہاں لاجواب ہوگئے اور انہوں نے اپنی کمزوری اور لاعلمی کا اظہار کردیا سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جتنا علم بخشتا ہے وہ اس کے آگے کچھ نہیں جانتے یہ ہے اللہ تعالیٰ کی شان عظمت اور حکمت۔

اب آدم سے فرمایا جارہا ہے۔

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ

Marfat.com

بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾

آیت ۳۳۔ تب اللہ تعالیٰ نے آدم کو حکم دیا کہ آدم تم ان کو ان چیزوں کے نام بتاؤ جب اُنہوں نے اُن کو ان کے نام بتائے تو فرشتوں سے فرمایا کیوں : میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی سب پوشیدہ باتیں جانتا ہوں اور جو کچھ تم ظاہر اور پوشیدہ کرتے ہو سب مجھ کو معلوم ہے ○ ۳۳

غور کیجئے یہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی ہے عظمت ہے کہ جو علم آدمؑ کو دیا گیا وہ علم فرشتوں کو نہیں مل سکا۔ کیوں؟ اس لئے کہ آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنایا ہے۔

۹	غرور اور تکبر کی سزا۔	آیت ۳۴

آدم کی عظمت اور خلیفۃ اللہ بنانے کا پہلا مرحلہ

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى
وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

آیت ۳۴۔ اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو۔

سب سے پہلے اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہر چیز پر مقدم ہے فرض ہے اور وہ جس کو چاہے اور جو چاہے حکم دے سکتا ہے اس کے حکم کی تعمیل کرنا ساری مخلوق پر فرض ہے خواہ وہ فرشتے ہوں خواہ وہ جنات خواہ وہ انسان ہو بغیر کسی حیل وحجت کے اس کے حکم کی تعمیل لازم اور فرض ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرشتوں سے کہ آدم کے سامنے سجدہ کرو۔ یہاں اس بات کی وضاحت مناسب ہے کہ سجدہ دو طرح کا ہے ایک سجدہ تعظیم اور دوسرا سجدہ عبدیت کا عبادت کا سجدہ جو کہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اس سجدے میں تذلل ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے مخلوق کی کوئی حقیقت نہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور غلام ہے یہ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے رکھا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ اس کی مخلوق کسی اور مخلوق کے سامنے ذلیل ہو غور کیجئے آدم کی عظمت کا درجہ کہ فرشتوں کو حکم دیا جارہا ہے کہ آدم کو سجدہ کرو یعنی آدم کے آگے سجدہ تعظیم کرو غور کیجئے انسان کی عظمت! کیا عزت دی گئی انسان کو۔ اللہ اکبر اللہ اکبر :

اس آیت کو دوبارہ تحریر کیا جارہا ہے۔

آیت ۳۴۔ اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو
تو وہ سب سجدے میں گر پڑے مگر ابلیس نے انکار کیا اور استکبار غرور میں آکر کافر بن گیا○ ۳۴

یہ سجدہ تعظیمی، احترام کا سجدہ تھا۔ سجدے کا خلاصہ ملاحظہ فرمایئے سجدہ تعظیم دنیا میں اور مذاہب میں بھی رائج تھا جیسا کہ حضرت یوسفؑ علیہ السلام کے زمانے میں آپؑ کے بھائیوں نے یوسفؑ علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا لیکن ایسا سجدہ دین اسلام میں غیر مشروع قرار دیا گیا، اب دین اسلام میں صرف اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے آگے کوئی سجدہ جائز نہیں ہے۔

تو فرشتوں نے اپنے رَبّ کے حکم کی تعمیل کی اور سجدہ میں گر پڑے لیکن ابلیس جو کہ نوع جن سے تھا اس کی پیدائش آگ سے ہوئی تھی اور آدمؑ علیہ السلام کی پیدائش مٹی سے اسی بناء پر ابلیس نے آدمؑ علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا غرور اور تکبر میں آگیا اور اللہ کے حکم سے انکار کردیا پس اس نافرمانی کے سبب ابلیس شیطان بن گیا اور مردود ہوگیا۔

اب آدمؑ علیہ اسلام کی عزت افزائی فرمائی جارہی ہے

Marfat.com

۱۰	آدم اور ابلیس کی دشمنی کے اسباب	آیت ۳۵ تا ۳۶

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ

اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا

تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

آیت ۳۵۔ اور ہم نے کہا اے آدم تم اور تمہاری بیوی (حوا) بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ (پیو) لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا نہیں تو ظالموں میں داخل ہو جاؤ گے ○ ۳۵

یہ ایک امتحان تھا آدم علیہ السلام اور اماں حوّا کے لئے کہ کس حد تک اپنے آپ کو سنبھال سکتے ہیں۔ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ابلیس نادم اور پشیمان ہونے کے بجائے تکبر اور غرور کر بیٹھا اور شیطان و مردود ہو گیا یہ اسباب اللہ تعالیٰ کی حکمت سے پیدا کر دیئے گئے تاکہ آدمؑ اور حواؑ کے ارادے اور عمل کا امتحان لیا جائے ادھر ابلیس کو شیطان بنا دیا گیا اور آدمؑ اور حواؑ کو جنت میں جگہ عطا فرمائی گئی۔ یہ خالق کائنات کا کرم ہے۔ اور یہ سب کچھ مالک اور آقا کا اختیار ہے۔

Marfat.com

آدم اور شیطان کی دشمنی

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠

وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ

مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾

آیت ۳۶۔ پھر شیطان نے دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا اور جس عیش
ونشاط میں تھے اس سے ان کو نکلوا دیا تب ہم نے حکم دیا کہ بہشت بریں سے چلے
جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت
تک ٹھکانہ اور معاش مقرر کردیا گیا ہے ○ ۳۶

۱۱	غلطی پر نادم ہونا بندگی ہے۔	آیت ۳۷

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾

آیت ۳۷۔ پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے اور معافی مانگی تو
اس نے ان کا قصور معاف کردیا بے شک وہ معاف کرنے والا اور صاحب
رحم ہے ○ ۳۷

Marfat.com

یہ بات بہت اہم اور قابل فکر ہے وہ یہ کہ خطا ابلیس سے بھی ہوئی اور آدمؑ سے بھی آدمؑ نے اپنی خطا پر نادم اور پشیمان ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی لیکن ابلیس نے تکبر کیا اور مہلت مانگی اس بناء پر ابلیس مردود و شیطان ہو گیا اور آدمؑ کی عاجزی پر قصور معاف کر دیا گیا اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کا درجہ بحال رہا بے شک وہ معاف کرنے والا اور صاحب رحم ہے اور قدرت والا ہے لیکن انسان ارادہ کا کچا ثابت ہوا۔

اے اہل ایمان اس آیت کی بار بار تلاوت کیجئے غور و فکر کیجئے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔ خطا ہو جائے تو نادم ہو جایئے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگئے توبہ کیجئے اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے۔ ندامت اور عاجزی سے بندگی ہے غرور اور تکبر میں ذلت اور رسوائی ہے۔ تکبر اور بڑائی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے عاجزی اور انکساری مخلوق کے لئے ہے اسی میں بندگی ہے اسی میں زندگی ہے۔

۱۴	غرور اور تکبر کفر ہے نا قابل معافی گناہ۔	آیت ۳۸ تا ۳۹

اب فیصلہ کن بات فرمائی جا رہی ہے ۔۔۔

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۚ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٨﴾

آیت ۳۸۔ ہم نے فرمایا کہ تم سب یہاں سے اتر جاؤ جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو اس کی پیروی کرنا کہ جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ○ ۳۸

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٣٩﴾ ع

آیت ۳۹۔ اور جنہوں نے اس کو قبول نہیں کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا

Marfat.com

وہ دوزخ میں جانے والے ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ○ ۳۹

یہاں تک جو فرمایا گیا وہ یہ کہ آدمؑ کی تخلیق اور اس کی عظمت و تکریم کا ذکر جو آدمؑ کو عنایت فرمائی گئی یعنی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کا درجہ دیا گیا۔ اور ابلیس کو مردود اور شیطان بنانے کے اسباب بھی ظاہر کر دیئے گئے۔

اب یہاں سے ان لوگوں کا ذکر شروع ہوتا ہے یعنی دنیا میں جن پر اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے احسانات ہوتے رہے اور وہ کفر میں بڑھتے ہی گئے ان میں خاص طور پر بنی اسرائیل یعنی یعقوب علیہ السلام کی اولاد کا ذکر جن پر اللہ تعالیٰ کے بہت احسان کئے گئے اور ان کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہان کے لوگوں پر فضیلت بھی بخشی تھی جیسا کہ ابلیس کو فرشتوں میں عزت ملی تھی خاص طور پر یہ بات ہم مسلمانوں کو یاد رکھنی چاہئے۔

اے ایمان والو! قرآن پڑھو، اپنے بچوں کو پڑھاؤ ترجمہ کے ساتھ، اس کو سمجھو اور سمجھاؤ اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرو بس اسی کا نام بندگی ہے۔

۱۳	بنی اسرائیل یعنی آل یعقوبؑ پر جو احسان کئے گئے اور ان لوگوں نے جو عہد کیا تھا اس کی یاد دھانی کی جا رہی ہے۔	آیت ۴۰ تا ۴۶

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾

آیت ۴۰۔ اے (آل یعقوب) بنی اسرائیل میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کئے تھے اور اس اقرار کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا میں اس اقرار کو پورا کروں گا جو میں نے تم سے کیا تھا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو ○ ۴۰

دوسری بات

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ

Marfat.com

كَافِرٍ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ز وَّاِيَّايَ
فَاتَّقُوْنِ ﴿٤١﴾

آیت ۴۱۔ اور جو کتاب میں نے اپنے (رسول محمدؐ) پر نازل کی ہے جو تمہاری کتاب (توراتؑ) کو سچا کہتی ہے اس پر ایمان لے آؤ اور اس کے منکر اول نہ بنو اور میری آیتوں میں تحریف کرکے ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت یعنی دنیاوی منفعت حاصل نہ کرو اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو ○ ۴۱

اس آیت کو غور سے پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ سب سے پہلے بنی اسرائیل سے قرآن کریم کا ذکر کیا جارہا ہے یعنی یہ کتاب محمدؐ رسول اللہ پر نازل کی گئی حق ہے اور اس کتاب میں وہ کتاب جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی یعنی تورات اس کی تصدیق کی جارہی ہے تو پھر اس کتاب کو یعنی قرآن کو کیوں نہیں مانتے اور اس پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا
الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٢﴾

آیت ۴۲۔ اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ ○ ۴۲

کیسی عجیب بات ہے! حق بات کو ناحق کہہ رہے ہو اور حق بات کو باطل کے ساتھ ملا رہے ہو اور سچ بات کو جانتے بوجھتے چھپا رہے ہو اور خلط ملط کئے جارہے ہو۔

Marfat.com

وہ کونسا حکم ہے اور کس بات کی ہدایت کی جارہی ہے؟

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

آیت ۴۳۔اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دیا کرو اور اللہ تعالیٰ کے آگے
جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو ○ ۴۳

یاد رکھئے یہ تمام احکام ہر اہل کتاب پر فرض ہے۔

سب سے پہلے جو حکم دیا جارہا ہے وہ ہے نماز کو قائم کرنا۔ نماز قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کی تیاری' نماز کے احکام کا علم' نماز کی جگہ کی تیاری یعنی مساجد' نماز کے لئے جماعت کا قائم کرنا نماز کو زندگی میں اس طرح ادا کرنا کہ نماز عام معمولات میں بالکل فطری عمل بن جائے
بس یہ ہے اولین فرض۔

اس کے بعد دوسرا حکم زکوۃ یعنی جو کچھ تم حلال ذریعہ سے مال کماؤ اس کو اپنے جائز خرچ کے بعد بچاؤ تو اس میں سے دوسرے جائز حاجت مندوں کے لئے خرچ کرنا۔

حقیقت میں یہ عمل ان لوگوں کے لئے کوئی مشکل عمل نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ پر اس کے رسول پر اس کی کتاب پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں لیکن ان لوگوں کے لئے بڑی مشکل اور تکلیف کی بات ہے جو اپنے مال کو سب سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں اور اپنے آرام اور عیش کے وقت اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں اور اپنے آپ کو بہت ہوشیار اور عقلمند سمجھتے ہیں۔

ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا جارہا ہے۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ
تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾

Marfat.com

آیت ۴۴۔ کیا تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے تئیں
فراموش کئے دیتے ہو حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب بھی پڑھتے ہو کیا تم
سمجھتے نہیں؟ ○ ۴۴

یہ بات صرف غیر مسلم کے لئے نہیں بلکہ تمام مسلمانوں اور یہود وعیسائی اور تمام جہان کے انسانوں سے کہی جارہی ہے کہ یہ کون سی عقلمندی ہے کہ دنیا میں بڑے بڑے ادارے قائم کئے گئے اور ان اداروں میں بڑے بڑے عالم اور فلاسفر تقریریں کرتے ہیں کہ دنیا میں امن قائم کرو اور مظلوم کی مدد کرو لیکن جب مدد اور ہمدردی کا وقت آتا ہے تو یہی لوگ دوسروں کی طرف اپنا رخ پھیر لیتے ہیں۔ کیا یہی عقل کی بات ہے؟ نہیں !

اب نماز کی حکمت اور اہمیت سمجھائی جارہی ہے ۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا
لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۙ﴿۴۵﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ
اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ ع

آیت ۴۵۔ اور رنج و تکلیف میں صبر اور نماز سے مدد لیا کرو اور بے
شک نماز گراں ہے مگر ان لوگوں پر گراں نہیں جو عجز کرنے والے ہیں ○ ۴۵

آیت ۴۶۔ جو یقین کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے
ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ○ ۴۶

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرمارہا ہے کہ انسان کو رنج و تکلیف کا پہنچنا اس کے اعمال کے بناء پر ہے لیکن جو لوگ رنج وخوشی، تکلیف اور راحت میں یعنی ہر حال میں صبر سے کام لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کی عبادت یعنی نماز ادا کرتے ہیں ان کی مشکلیں اور تکالیف دور کردی جاتی ہیں۔ بے شک نماز کا پڑھنا لوگوں کے لئے گراں یعنی مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن ان لوگوں کے لئے مشکل نہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور عاجزی اور انکساری کرتے ہیں اور جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ مرنے کے بعد اپنے رب اپنے مالک کے پاس حاضر ہونا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے ان کے لئے نماز گراں نہیں ہے۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیجئے کہ نماز کو قائم رکھنا نماز کا ادا کرنا ہر حال میں فرض اولین ہے یہی مومن کی نشانی ہے اسی عمل سے مسلم اور غیر مسلم کا فرق معلوم ہوجاتا ہے۔ پھر بنی اسرائیل کو وہی بات دہرائی جارہی ہے جو آیت رقم ۴۰ میں ہے تاکہ ہم سب اس حکم اور نصیحت کو اچھی طرح سمجھ لیں !

۔ واقعہ یہ تھا کہ

آل یعقوبؑ یعنی بنی اسرائیل فرعون کی حکومت میں غلام بنے ہوئے تھے مزدوری کرتے تھے لیکن پیٹ بھر روزی نہیں ملتی دن رات محنت کرتے لیکن اس کا معاوضہ نہ پاتے نہ اچھا کھاتے نہ اچھا پہنتے اور نہ اپنے دین کی پیروی کرسکتے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے دن رات دعائیں کرتے یارَبّ ہمیں اس عذاب سے بچا اور ہم پر رحم فرما۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ ان کو نجات دلوائی اس وقت ان لوگوں نے وعدہ کیا تھا کہ اگر ہم کو فرعون سے نجات ملے گی تو ہم اللہ کے دین کا پرچار کریں گے اور اس کے قانون اور ہدایت پر عمل کریں گے اور زمین پر اللہ کے قانون کی پیروی کریں گے۔ یہ تھا وہ وعدہ جو بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا اور وہ تھا اللہ تعالیٰ کا احسان جو بنی اسرائیل کو فرعون سے چھٹکارا ملا لیکن جب ان کو فراغت ملی عیش و آرام ملا ملک وزمین کے مالک بنے دولت اور عزت حاصل ہوئی تب وہ سب وعدے بھول گئے اور زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی فکر میں لگ گئے۔ اور اسی طرح آج مسلمانوں کا حال بھی ان لوگوں سے کم نہیں ہے۔ جن کو دین اسلام کے نام پر زمین وملک عطا کیا گیا۔ کیسے کیسے وعدے کئے تھے کہ جب ہم کو اپنا ملک اور اپنی زمین ملے گی تب ہم اللہ تعالیٰ کا قانون رائج کریں گے اس کے دین کا پرچار کریں گے اور جب ملک اور زمین عنایت کی گئی تو وہ سارے وعدے اور وہ سارے اقرار بھول گئے جس طرح بنی اسرائیل نے کیا تھا۔

اے ایمان والو! ذرا اپنی طرف دیکھو سوچو سمجھو اور غور وفکر کرو کہ ہم سے کیا بھول ہورہی ہے اور

Marfat.com

ہم کس بات کو چھوڑے ہوئے ہیں اور ہمارا انجام کیا ہو رہا ہے؟ اگر اب بھی ہم نے وہ اقرار اور وہ وعدے پورے کرنے کی کوشش کی تو بے شک اللہ تعالیٰ بھی اپنا وہ وعدہ پورا کرے گا جو اہل ایمان سے کیا گیا۔

۱۴	بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کے احسانات کی وضاحت۔	آیت ۴۷ تا ۶۱

بنی اسرائیل کو ان احسانوں کی یاد دلائی جا رہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر کئے

يٰبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿٤٧﴾

آیت ۴۷۔ اے (یعقوب کی اولاد) یعنی بنی اسرائیل میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کئے تھے اور یہ کہ میں نے تم کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی ○ ۴۷

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤٨﴾

Marfat.com

آیت ۴۸۔ اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے
اور نہ کسی کی سفارش منظور کی جائے اور نہ کسی طرح کا بدلہ قبول کیا
جائے اور نہ لوگ کسی اور طرح کی مدد حاصل کر سکیں ○ ۴۸

غور و فکر کیجئے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبیؑ کے ذریعہ بنی اسرائیل سے فرما رہا ہے کہ میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کئے سب سے پہلے یہ کہ تم کو سارے جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تم کو عزت دی تھی یہ بہت بڑا احسان تھا تم نے اس کی قدر نہیں کی اور طرح طرح کے غیر مہذب عمل کرتے رہے اور لوگوں کو یہ بات کہہ کر گمراہ کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو قیامت کے دن بغیر حساب کتاب کے بخش دے گا کیوں بخش دے گا؟ اس لئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے چہیتے بندے ہیں اور ہماری مدد اور سفارش ہمارے بزرگ کریں گے۔

آیت رقم ۴۸ میں اس بات کی وضاحت صاف صاف الفاظ میں کی جارہی ہے کہ قیامت کے دن سے ڈرو جب ہر ایک شخص سے اس کے اعمال کا حساب کتاب لیا جائے گا وہاں پر کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا اور نہ کسی کی سفارش کام آئے گی اور نہ کسی قسم کا بدلہ اس کے عمل کے عوض میں دیا جاسکتا اور نہ قبول کیا جائے گا اور نہ لوگ کسی اور طرح کی مدد حاصل کر سکتے سوائے اس کے جو کچھ عمل انہوں نے دنیاوی زندگی میں کیئے۔ کیسی عجیب بات ہے جب کہ قرآن کریم میں صاف صاف یہ بات کہی جارہی ہے تو اس کو ہم سمجھتے کیوں نہیں؟ اس کے برعکس ہم اور دنیا کے ان لوگوں نے یعنی یہودی عیسائی اور غیر مسلموں نے اس بات کا پروپیگنڈہ کیا کہ تم دنیا میں کچھ بھی کرو آخرت میں سب معاف ہوجائے گا وہ کیسے؟ یعنی اگر مرنے کے بعد دنیا میں جو لوگوں کے رشتہ دار دوست احباب ہیں وہ مرنے والے کے نام کسی قسم کی خیرات یا غریبوں کو کھانا کھلوا دو یا کچھ خیرات کردو مرنے والے کو اس کا ثواب یعنی اجر پہنچ جائے گا اور مرنے والے کے گناہوں میں کمی ہوجائے گی۔

نہیں ہرگز نہیں!

اے ایمان والو! ہم لوگ مرنے والے کے نام پر جو کچھ کرتے ہیں اس کا ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور نہ ان کی کوئی سفارش کرسکتا ہے اور نہ کسی اور طرح کی ان کی مدد کی جاسکتی اگر ایسا ہی ہوتا تو پھر فرعونؑ ہامان اور قارون کے مرنے کے بعد ان کی چھوڑی ہوئی دولت دنیا میں خرچ

Marfat.com

کرکے ان کے گناہ بھی بخشوا دیئے جاتے اسی طرح ہر دولت مند کے نام تھوڑا یا بہت خرچ کرکے اس کے گناہ معاف کروالیتے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا اور یہ بات سب جانتے ہیں۔ تو کیوں اپنے آپ کو اس دھوکے میں ڈالے ہوئے ہیں اور جھوٹے پروپیگنڈوں کے ذریعے لوگوں کو سیدھے راستے سے بھٹکا رہے ہیں اور دن رات تماشے کئے جارہے ہیں یعنی مرنے والوں کی قبروں پر پھول چڑھائے جارہے ہیں منتیں مانگی جارہی ہیں قبروں پر جاکر دعائیں مانگی جارہی ہیں مرنے والوں سے کہا جارہا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں ہماری سفارش کیجئے اور ہمارے گناہ معاف کروایئے اور ان ہی قبروں کے اردگرد چکر لگائے جارہے ہیں گڑگڑائے جارہے ہیں چلا چلا کر یا آہستہ آہستہ اپنی حاجتیں بیان کی جارہی ہیں اور اس عمل کو نیک عمل کہا جارہا ہے۔

ذرا غور کیجئے فکر کیجئے کیا یہ عمل صحیح ہے؟ جبکہ قرآن مجید میں اس عمل کے خلاف صاف صاف ہدایت موجود ہے اس پر غور و فکر اور عمل کیوں نہیں کرتے؟

اے ایمان والو! قرآن پڑھو ترجمے کے ساتھ سمجھو، غور و فکر کرو اور اس پر عمل کرو یہی بندگی ہے یہی زندگی ہے اور دنیا میں کامیابی کا صحیح اور سیدھا راستہ ہے اور آخرت میں نبی ﷺ کی امت میں شامل ہوکر بخشش کی ضمانت ہے۔

پس بنی اسرائیل نے بھی اسی طرح کی حرکتیں کی تھیں ان کا ذکر کس انداز میں کیا جارہا ہے

ملاحظہ کیجئے۔

Marfat.com

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ

اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ

اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ

رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۴۹

آیت ۴۹۔ اور ہمارے ان احسانات کو یاد کرو جب ہم نے تم کو قومِ فرعون سے چھٹکارا دلایا وہ لوگ تم کو بڑا دکھ دیتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو قتل کروالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اس میں تمہارے رَبّ کی طرف سے بڑی سخت آزمائش تھی ○ ۴۹

اس آیت پر غور کیجئے کہ فرعون بنی اسرائیل پر اتنا ظلم کیوں کیا کرتا تھا؟ اس کی دو وجوہات ہیں پہلی وجہ جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل یعنی یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو مصر میں جگہ دی اور ان پر اپنی ان گنت نعمتیں عطا فرمائیں تو ان لوگوں نے اس کی ناشکری و نافرمانی کی اس کی سزا اس مشکل میں دی کہ ان پر فرعون کی قوم نے حکومت کرنی شروع کردی اور ان سے محنت مزدوری کرواتا۔ دوسری بات فرعون کو اس کے نجومیوں نے یہ بات بتائی کہ تمہارا دشمن بنی اسرائیل کی اولاد میں پیدا ہوگا اور وہ تم کو تمہاری حکومت سے ہٹا دے گا۔ فرعون کو اسی بات کا ڈر تھا اس لئے اپنے ملک میں یہ منادی کروا دی تھی کہ آج کے بعد بنی اسرائیل کے کسی گھر میں جو لڑکا پیدا ہوگا اس کو اسی وقت قتل کردو اور لڑکیوں کو چھوڑ دو یہ بنی اسرائیل کے لئے بہت بڑی تکلیف دہ بات تھی اور بڑی سخت آزمائش تھی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اس عذاب سے نجات دلوائی ۔

Marfat.com

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ

وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٠﴾

آیت ۵۰۔ اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ کر تم کو نجات دی اور فرعون کی قوم کو غرق کردیا اور تم دیکھ رہی تو رہے تھے ○ ۵۰

جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم یعنی بنی اسرائیل کو فرعون کے ملک سے لے کر چلے تو فرعون کو اس کی اطلاع ملی اس نے حکم دیا کہ ان لوگوں کو ملک کے باہر جانے نہ دو اور سب کو قتل کرڈالو لیکن اللہ تعالیٰ نے فرعون اور فرعون کی قوم کو سمندر میں غرق کردیا جبکہ بنی اسرائیل خود اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ

مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿٥١﴾

آیت ۵۱۔ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ کیا تو تم نے ان کے پیچھے بچھڑے کو معبود مقرر کرلیا اور تم ظلم کررہے تھے ○ ۵۱

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٢﴾

آیت ۵۲۔ پھراس کے بعد ہم نے تم کو معاف کردیا تاکہ تم شکر کرو ○ ۵۲

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر چالیس رات کے لئے بلایا اور وعدہ فرمایا کہ بنی اسرائیل کی اصلاح اور نجات کا صحیح طریقہ بتا دیا جائے گا لیکن جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے گئے ان کے پیچھے ان لوگوں نے سونا جمع کرکے ایک معبود بنا لیا جو بچھڑے کی شکل کا تھا اس کی پوجا کرنے لگ گئے یہ بات یہ بات ان کو بڑی بھلی لگی جو کہ سراسر ظلم اور شرک کا عمل کر رہے تھے جبکہ ان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کا شکر ادا کرنا چاہئے تھا۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؑ کے ذریعے ان کی ہدایت کے لئے اپنا فضل و کرم نازل فرمایا تاکہ یہ ہدایت یاب ہو جائیں۔

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ
الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾

آیت ۵۳۔ اور پھر ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور معجزے عنایت کئے تاکہ ہدایت حاصل کرو ○ ۵۳

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ
فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾

Marfat.com

آیت ۵۴۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ بھائیو تم نے بچھڑے کو معبود ٹھہرانے میں بڑا ظلم کیا ہے تم اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو اور اپنے تئیں ہلاک کرڈالو۔ تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے۔

پھر اس نے تمہارا قصور معاف کردیا۔ بے شک وہ معاف کرنے والا اور صاحب رحم ہے ○ ۵۴

یہ بہت بڑا احسان کہ جب بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کی غیر موجودگی میں سونے کے بچھڑے کو معبود بنا کر اس کی پوجا شروع کردی تھی۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ تم لوگوں نے بہت بڑا قصور کیا یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بجائے تم دولت کے دیوتا یعنی سونے کے بچھڑے کو اپنا معبود بنا کر اس کے آگے پیچھے سجدے کئے جارہے ہو اب اس کی سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے اس گناہ کا کفارہ ادا کرو کفارہ یہ کہ جن لوگوں نے یہ بدعمل کیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالیں کیوں؟ اس لئے کہ اس گناہ کا یہی کفارہ ہے اور یہی سزا دین اسلام میں ہے یعنی دین اسلام قبول کرنے کے بعد اگر وہ مرتد ہو جائے یعنی دوسرے مذہب کو اختیار کرلے تو اسلامی ریاست میں اس کی سزا قتل ہے۔

جب حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے اپنی قوم سے کہا کہ قتل اسطرح کئے جائینگے کہ اگر کسی کے بیٹے نے بچھڑے کی پوجا کی تو اس کا باپ اس کو قتل کرے گا، کسی کے بھائی نے یہ گناہ کیا ہے تو اس کا بھائی اسکو قتل کرے گا۔ اس حکم کی تعمیل ان لوگوں کو کرنی پڑی اور یہ یقیناً بہت سخت سزا تھی نتیجتاً اس سزا میں بہت سے لوگ مارے گئے آخر کار اللہ تعالیٰ کو ان کے حال پر رحم آگیا اور ان کے اس گناہ کو معاف فرمادیا گیا۔ اس کے بعد ہی بنی اسرائیل کو ہلاکت سے نجات ملی بیشک اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے اور وہی بندوں کے چھوٹے بڑے گناہ معاف فرماتا رہتا ہے لیکن انسان بڑا ناشکرا ہے۔

جبکہ بنی اسرائیل کو اس عذاب سے نجات ملی تھی تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور اس کی عبادت میں مشغول ہو جاتے لیکن نہی بر خلاف اس کہ انہوں نے کیا عذر کیا۔ غور کیجئے!

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ

Marfat.com

جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝٥٥

آیت ۵۵۔ اور جب تم نے موسیٰ سے کہا کہ موسیٰ جب تک ہم اللہ کو
سامنے نہ دیکھ لیں گے تم پر ایمان نہیں لائیں گے تو تم کو بجلی نے آگھیرا اور تم دیکھ رہے تھے ○ ۵۵

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٥٦

آیت ۵۶۔ پھر موت آجانے کے بعد ہم نے تم کو ازسرنو زندہ کردیا
تاکہ تم احسان مانو ○ ۵۶

یہ احسان بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اب تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اس کے حکم کی پابندی کرو اور ایمان لے آؤ اس بات پر کہ جب تم کو موت آجانے کے بعد پھر دوبارہ زندہ کیا جاسکتا ہے تو پھر ان کے اعمال کا حساب بھی لیا جائے گا اور پھر فیصلہ کیا جائے گا اور پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔
اے ایمان والو ڈرو اس دن سے جس دن ہم سے ہمارے اعمال کا حساب کتاب لیا جائے گا اور ہم کو اپنے اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا کوئی انسان اس حساب سے نہیں بچ سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان اور یہ اس کا نظام ہے اللہ تعالیٰ تو بڑا رحم فرمانے والا ہے۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ
كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٥٧

آیت ۵۷۔ اور بادل کا تم پر سایہ کئے رکھا اور تمہارے لئے من
وسلویٰ اتارتے رہے جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا کی ان کو کھاؤ

Marfat.com

(پیو) مگر تمہارے بزرگوں نے ان نعمتوں کی کچھ قدر نہ جانی اور وہ
ہمارا کچھ نہیں بگاڑتے تھے بلکہ اپنا ہی نقصان کرتے تھے ○ ۵۷

جبکہ بنی اسرائیل گرمی کی شدت میں صحرا میں پیدل سفر کررہے تھے اور گرمی بھی شدت کی تھی جو ناقابل برداشت ہوگئی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا اور التجا پر اللہ تعالیٰ نے ان سب پر بادل کا سایہ کردیا جب تک سفر میں رہے بادل ان پر سایہ کئے ہوئے رہا تاکہ یہ لوگ گرمی کی شدت سے بچ جائیں اور صرف یہی نہیں بلکہ ان کے لئے آسمان سے غذا بھی ان کے لئے اتاری گئی وہ من و سلویٰ کہلائی من یعنی باریک باریک دانے جو کہ کھانے میں میٹھے اور لذت دار رات کو آسمان سے زمین پر برستے اور ڈھیر ہوجاتے اسی طرح سلویٰ ایک جانور کا نام ہے یہ بھی رات کو ان کے اردگرد ڈھیر ہوجاتے اور صبح اٹھ کر یہ غذا ان کو بغیر کسی محنت اور مشقت کے حاصل ہوتی رہی۔

مگر ان لوگوں نے اس بات کی قدر نہیں کی بلکہ ناشکری ، احسان فراموشی اور نافرمانی ہی کرتے رہے اور ان کا یہی حال آج تک جاری ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر اپنی رحمت نازل کرنے میں کوئی کمی محسوس نہیں کرتا کیونکہ وہ رحمت کا خزانہ ہے رحمت کا سمندر ہے اور وہ دن رات اپنی رحمت اپنی مخلوق پر لٹا رہا ہے لیکن اکثر لوگ بڑے ناشکرے ، احسان فراموش اور نافرمان ہیں ان کو اُس کی رحمت سے جو کچھ بھی ملتا ہے اس کی قدر نہیں کرتے اور اس کی مہربانی کا شکر ادا نہیں کرتے جیسا کہ اس کا شکر ادا کرنے کا حق ہے ۔ یعنی دل میں اپنے رَبّ کا ڈر خوف ہو کہ ہم سے کوئی اس کی عبادت یعنی نماز، روزہ ، زکات، حج اور جہاد فی سبیل اللہ کے عمل میں نافرمانی نہ ہوجائے یہی مسلمان مومن کی نشانی ہے ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں غیر مسلم کے راستے پر چلنے سے بچائے آمین ۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ

فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۸

Marfat.com

آیت ۵۸۔ اور جب ہم نے ان سے کہا کہ اس گاؤں میں داخل
ہوجاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو خوب کھاؤ پیو اور دیکھنا دروازے
میں داخل ہونا تو سجدہ کرنا اور حِطَّةٌ کہنا ہم تمہارے گناہ معاف کردیں
گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے ○ ۵۸

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا
عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا
يَفْسُقُوْنَ ۝ ع

آیت ۵۹۔ تو جو ظالم تھے انہوں نے اس لفظ کو جس کا ان کو حکم دیا تھا
بدل کر اس کی جگہ اور لفظ کہنا شروع کیا پس ہم نے ان ظالموں پر
آسمان سے عذاب نازل کیا کیونکہ نافرمانیاں کئے جاتے تھے ○ ۵۹

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی اسرائیل پر یہ احسان کیا گیا جبکہ ان کے پاس رہنے کو زمین نہ تھی حکم ہوا کہ بیت المقدس میں جاؤ لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی حکم دیا گیا کہ جب اس مقدس شہر میں داخل ہونا تو سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور حِطَّةٌ کہنا یعنی اے ہمارے رب ہمارے گناہ معاف فرما تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرما دے گا لیکن جب ان لوگوں کو ان کی خواہش پر شہر اور زمین عطا کی گئی تو یہ لوگ وہ وعدہ بھول گئے اور حِطَّةٌ کی جگہ حِنْطَةٌ کہنا شروع کردیا یعنی گیہوں آگاؤ یعنی کھیتی باڑی اور ذاتی مفاد کی طرف زور دیا اور سجدہ شکر کے بجائے ناشکری پر اتر آئے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناقدری کی جس کی وجہ سے ان پر عذاب نازل ہوا۔ اے ایمان والوں ذرا غور فرمایئے آج ہم کیا کر رہے ہیں جبکہ مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کے نام پر ملک حاصل کئے اور یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم اس ملک میں اسلام یعنی اللہ کے دین کا پرچار کریں گے اللہ کے قانون کی پابندی کریں گے جب زمین اور ملک حاصل ہوا تو ہم نے سب سے

Marfat.com

پہلے جائیداد بناؤ مکان بناؤ کا نعرہ لگایا اور ساری قوم اسی چکر میں پھنس گئی اور اپنی ساری صلاحیت اور زندگی اسی کام میں کھپا دی نئی نئی سڑکیں نئے نئے مکانات تو بن گئے لیکن لوگ اچھے انسان نہ بن سکے جس کا نتیجہ آج ہمارے سامنے موجود ہے جو کچھ ہو رہا ہے یہ اس نافرمانی کا انجام ہے ہم نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی نافرمانی اور وعدہ خلافی کی گئی۔

یہ مثالیں جو بیان کی جارہی ہیں قصہ کہانی کے طور پر نہیں بلکہ نصیحت اور عبرت حاصل کرنے کے لئے بتائی جارہی ہیں۔

اب بھی وقت ہے

اے ایمان والو! قرآن پڑھو، اپنے بچوں کو پڑھاؤ ترجمہ کے ساتھ، اس کو سمجھو اور سمجھاؤ اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرو بس اسی کا نام بندگی ہے یہی زندگی ہے اور دنیا میں کامیابی کا صحیح اور سیدھا راستہ ہے اور آخرت میں نبی ﷺ کی امت میں شامل ہو کر بخشش کی ضمانت ہے۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا

اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ

عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ

رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٦٠﴾

آیت ۶۰۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو انہوں نے لاٹھی ماری تو پھر اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر کے پانی پی لیا۔ ہم نے حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی روزی کھاؤ اور پیو لیکن زمین پر فساد برپا نہ کرو ﴿۶۰﴾

Marfat.com

بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے ایسی جگہ پانی مانگا کہ جہاں پتھریلی زمین تھی موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ اے میرے رب تو ہی بڑا حکمت والا ہے قدرت والا ہے تو جو چاہے تو پتھر سے پانی نکال دے اور تو چاہے تو بنجر زمین کو سرسبز و شاداب کردے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور فرمایا پتھر پر اپنی لاٹھی مارو تو انہوں نے اپنی لاٹھی پتھر پر ماری اور پتھر سے پانی پھوٹ نکلا اور بارہ چشمے مختلف جگہ سے نکلے تاکہ یہ لوگ یعنی بنی اسرائیل اپنا اپنا گھاٹ معلوم کرلیں۔ اور پانی پی لیں یہ بہت بڑا احسان بنی اسرائیل پر کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا فرمائی ہوئی روزی ہے کھاؤ پیو اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کسی پر ظلم زیادتی اور فساد نہ کرتے پھرو۔ لیکن بنی اسرائیل نے شکر ادا کرنے کے بجائے کیا عمل کیا ملاحظہ فرمایئے جب کہ ان کو کھانے کے لئے من وسلویٰ اور پینے کے لئے چشمے کا پانی ملا جو کہ بغیر محنت مشقت کے حاصل ہو رہا تھا لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری پر اتر آئے۔

وَاِذْ

قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا
رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَ
قِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ
الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ
لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

Marfat.com

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا
عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ ع

آیت ۶۱۔ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم سے ایک ہی کھانے پر صبر نہیں ہوسکتا تو اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہم کو ترکاری ککڑی' سبزی' گیہوں' مسور' لہسن' اور پیاز اور جو نباتات زمین سے اگتی ہیں ہمارے لئے پیدا کردے انہوں نے کہا کہ بھلا عمدہ چیزیں چھوڑ کر ان کے عوض ناقص چیزیں کیوں چاہتے ہو؟ اگر یہی چیزیں مطلوب ہیں تو کسی شہر میں جا اترو وہاں جو مانگتے ہو وہ مل جائے گا اور آخر کار ذلت اور رسوائی اور محتاجی و بے نوائی ان سے چمٹا دی گئی اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہوگئے یہ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور اس کے نبیوں کو ناحق قتل کردیتے تھے یعنی اس لئے کہ

نافرمانی کئے جاتے اور حد سے بڑھے جاتے تھے ○ ۶۱

آیئے ذرا ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بنی اسرائیل کی ناشکری کا اعادہ کرتے ہیں جبکہ بنی اسرائیل کے ہر قسم کے مطالبات پورے کئے جارہے تھے وہ کیا مطالبات تھے جو پورے کئے گئے؟ اور وہ کیا احسان تھے جو بنی اسرائیل قوم پر کئے گئے؟ اور بنی اسرائیل نے ان احسانات کا کیسے ناشکری اور ناقدری کا ثبوت دیا ملاحظہ فرمایئے۔

پہلا احسان بنی اسرائیل مدائن سے یعنی بیت المقدس سے مصر میں جا بسے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت کے ساتھ مصر میں زندگی گزارنے کا مواقع عطا فرمایا جب ان لوگوں کو رہنے کے لئے شہر عطا فرمایا گیا تاکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور دین کا پرچار کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں لیکن ان ناشکروں نے اللہ تعالیٰ کے سارے احسانات کو بھلا دیا اور زمینوں پر قبضہ جمانا شروع کیا' کھیتی باڑی پر زور دیا، عیش و عشرت کی زندگی کو اپنا لیا۔ اپنے ذاتی مفاد کے خاطر آپس میں ایک دوسرے کے

Marfat.com

دشمن بنے لگے' اپنی طاقت چالاکی اور مکاری سے کمزور لوگوں کو اپنا غلام بناتے رہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ دولت کی ہوس میں حق و باطل کی پہچان نہ رہی کفر، ظلم اور شرک میں مبتلا ہوتے گئے۔ ان لوگوں نے اپنے رب اور نبی سے کیے گئے وہ وعدے اور عہد سب بھلا دیئے۔ نتیجۃً اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو دنیا میں ذلیل و خوار کر دیا، ذلت اور رسوائی ان سے چمٹا دی گئی اور یہی سلسلہ ان کے ساتھ آج تک جاری ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے بعد سے آج تک ان یہودیوں کا یہی حال ہے کہ پچاس، ساٹھ سال ان کا عروج رہتا ہے اور پھر یہ لوگ ذلیل و خوار ہو جاتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کی سزا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ سزا کیوں مل رہی ہے؟ یہ سزا اس لئے مل رہی ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کو اور احکام کو سب سے زیادہ سمجھتے ہوئے اپنی چالاکی اور ہوشیاری کی بناء پر دین اور مذہب کے خلاف عمل پیرا ہیں' یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بجائے سودی تجارت کو ترجیح دی ہوئی ہے۔

حلال کمائی کے بجائے حرام کمائی پر زور دیا ہوا ہے، پیار و محبت کے جگہ نفرت اور دشمنی پھیلائی ہوئی ہے، شرم و حیا کے بجائے بے حیائی بے شرمی کے کاروبار کو دن رات نت نئے انداز میں پیش کیا جا رہا ہے، امن و امان کی جگہ جنگ و فساد برپا کیے ہوئے ہیں اور جنگی ساز و سامان کے لئے بڑی بڑی فیکٹریاں قائم کی ہوئی ہیں۔ دنیا میں ایک ملک کو دوسرے ملک سے لڑایا جاتا ہے اور پھر دونوں حریفوں کو مختلف انداز سے سامان جنگ فروخت کیا جاتا ہے جس کو یہ لوگ قومی امداد کہتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ دنیا کہ ہر ملک میں من مانی پبلسٹی اور پروپگینڈے کا اختیار اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے۔ کیسی عجیب بات ہے ایک طرف مختلف پروپگنڈوں سے لوگوں کو بزدل بنایا جا رہا ہے اور دوسری طرف نئی نئی مشنری ایجاد کر کے دولت کمائی جا رہی ہے۔

اے ایمان والو! ذرا ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرو ان غیر مسلموں کے ہتھکنڈوں پر اور ان کی تجارت پر یعنی روزمرہ کے استعمال کی چیزوں کو کس انداز میں اور انکی روزمرہ کی پبلسٹی برائے زیب و زینت، آرائش کی چیزوں کی اور وقت گزارنے کے لئے TV پر موسیقی اور ناچ گانے کے پروگرام جو ہر روز نئے انداز میں پیش کیے جاتے ہیں اور ہمارے معصوم بچوں کی تباہی کے لئے نئے نئے قسم کے کارٹون کے پروگرام دکھائے جا رہے ہیں یہاں بھی وہی حربہ استعمال کیا جا رہا ہے یعنی ایک طرف دولت کمائی جا رہی ہے اور دوسری طرف

Marfat.com

نسلوں کو تباہ کیا جارہا ہے۔ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے ؟

اس لئے کہ ہم مسلمانوں نے جو ایک اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور قرآن کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سمجھتے ہوئے اور رسولؐ اللہ کی اتباع کرنے کے بجائے قرآن کی تلاوت کرنا چھوڑ دی، نبی ﷺ کی اتباع سے غفلت اختیار کرلی اور اللہ تعالیٰ کے احکام و ہدایات کو سمجھنے سمجھانے اور اس پر عمل کرنے کا کام چھوڑ دیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حق بات کو حق سمجھنا چھوڑ دیا' ناحق کا ساتھ دینا اپنے لئے قابل فخر سمجھ لیا ' برائی کو برائی نہیں سمجھ رہے نیک کام کرنے کو جی نہیں چاہتا حلال کمائی کی فکر نہیں حرام کمائی میں دن رات مشغول ہیں۔ کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ' لیکن کاروبار میں خالص جھوٹ اس میں کوئی ملاوٹ نہیں اور جھوٹ سو فیصد جھوٹ۔ غور و فکر کیجئے کیا یہی ہمارا دین ہے کیا یہی ہمارا ایمان ہے ؟ نہیں ہرگز نہیں یہ ہمارے ساتھ ایک بہت گہری سازش ہے وہ یہ کہ ان یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں نے ملکر یہ سیاست پھیلائی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو قرآن کی تعلیم سے دور کردیا جائے پھر یہ قوم خود ہی تباہ ہو جائے گی۔

حقیت یہ ہے کہ اس کوشش میں غیر مسلم کامیاب ہو گئے اور ہم مسلمان ذلت، رسوائی اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا ہو گئے۔

اے میرے عزیز مسلمان بھائیو! میں اپنی تحریر کو مختصر کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ کی اس آیت پر'

واعتصمو ابحبل اللہ جمیعاً ولاتفرقواہ ○ ص (آیت ۱۰۳ آل عمران)

ترجمہ :- اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے پکڑے رہنا اور تفرقہ نہ ڈالنا۔

اور ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا! بلغوعنی ولوآیتہ (متفق علیہ)

ترجمہ : پہنچاؤ میری بات دوسروں تک اگرچہ ایک آیت بھی تم کو یاد ہو جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ طوفان نوحؑ آنے سے پہلے توبہ کے دو آنسو ہی کافی ہیں ورنہ دن بھر کا رونا بے کار ہے۔

Marfat.com

۱۵	ہدایت اور خوشخبری۔	آیت ۶۲

اب ایک فیصلہ کن بات جو دنیا کے تمام مذاہب کے لوگوں سے. فرمائی جا رہی ہے ــــ

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

الَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ

رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾

آیت ۶۲۔ جو لوگ مسلمان ہیں یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست یعنی
کوئی کسی قوم و مذہب کا ہو جو اللہ پر روز قیامت پر ایمان لائے گا اور
عمل نیک کرے گا تو ایسے لوگوں کے لئے ان کے اعمال کا صلہ اللہ تعالیٰ
کے ہاں ملے گا اور قیامت کے دن ان کو نہ کسی طرح کا خوف ہو گا اور
نہ وہ غمناک ہوں گے ○ ۶۲

جو بات اس

آیت میں بتائی جا رہی ہے اس کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ کوئی اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ وہ صرف مسلمان یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست یا بت پرست ہونے کی وجہ سے قیامت کے دن اس کی بخشش ہو جائیگی اور سیدھے جنت میں چلے جائینگے نہیں ہرگز نہیں ! بلکہ یہ فرمایا جا رہا ہے کہ تم کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہو لیکن جب تک اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاؤ گے یعنی اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے لیکن وہ سب کا خالق ہے اور سب اس کی مخلوق ہے ، دوسری بات ــ روز قیامت پر پکا یقین یعنی جزا کے دن کا وہی مالک ہے اور اس دن ہم کو ہمارے اعمال کا جو دنیا میں کئے ہونگے اس کا پورا بدلہ ملے گا ــ تیسری بات ۔ دنیا کی زندگی میں جب تک نیک اعمال وہ جو آسمانی آخری کتاب قرآن مجید جو اللہ کے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اس کے مطابق عمل کروگے تب جنت میں داخل ہونگے اور یقیناً وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے انعام کے حق دار ہونگے ــ

Marfat.com

یہاں اس بات کی وضاحت کرنی ضروری ہے کہ دین اسلام سے قبل جتنے ادیان گزرے وہ سب اپنے اپنے وقت میں حق کے نمائندے تھے۔ لیکن جیسے جیسے زمانہ گزرتا گیا لوگوں نے ذاتی مفاد اور اغراض کی خاطر ان احکامات اور صحیفوں میں تحریف کردی ان کا اصل متن باقی نہیں رہا۔ اب صرف قرآن اور دین اسلام حق کا نمائندہ قرار دیا گیا۔ جو بھی قرآن کی ہدایات کے مطابق عمل صالح کئے جائینگے وہی اعمال قابل قبول ہونگے کیونکہ اب قرآن کے بعد کوئی آسمانی کتاب نازل نہیں ہوگی یہی بات بنی اسرائیل، عیسائی، بت پرستوں اور مسلمانوں کو بھی بتائی جارہی ہے

اے ایمان والو! قرآن پڑھو، اپنے بچوں کو پڑھاؤ ترجمہ کے ساتھ، اس کو سمجھو اور سمجھاؤ اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرو بس اسی کا نام بندگی ہے یہی زندگی ہے اور دنیا میں کامیابی کا صحیح اور سیدھا راستہ ہے اور آخرت میں نبی ﷺ کی امت میں شامل ہو کر بخشش کی ضمانت ہے۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم تحفہ اور سب سے بڑی نعمت ہے جو انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے نازل فرمائی گئی۔

دنیا میں جائز طریقے سے مال کمانا بری بات نہیں ہے لیکن مال کے پیچھے ایمان اور زندگی تباہ کرنا کوئی عقلمندی بھی نہیں ہے۔

وما توفیقی الا باللہ

Marfat.com

یہاں اس بات کی وضاحت کرنی ضروری ہے کہ دین اسلام سے پہلے جتنے ادیان گذرے وہ سب اپنے اپنے وقت میں حق کے نمائندے تھے لیکن جیسے جیسے زمانہ گزرتا گیا لوگوں نے اپنی ذاتی اغراض اور مفاد کی خاطر ان احکامات اور صحیفوں میں تحریف کر دی۔

اب صرف قرآن اور دین اسلام حق کا نمائندہ قرار دیا گیا۔

اب جو قرآن کی ہدایت کے مطابق عمل صالح کیے جائینگے وہی عمل قابل قبول ہونگے کیوں کہ اب قرآن کے بعد کوئی آسمانی کتاب نازل ہونے والی نہیں۔

یہی بات بنی اسرائیل، عیسائی، مسلمانوں اور بت پرستوں کو بتائی جا رہی ہے۔

اے ایمان والو! قرآن پڑھو سمجھو اور اس پر عمل کرو اپنے بال بچوں کو اس کی تعلیم دو سمجھاؤ اور عمل کرواؤ اسی میں ہم سب کی عافیت اور نجات ہے۔ اب دوسرا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے جو بنی اسرائیل کی دوسری جماعت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے سے پہلے حیل و حجت شروع کر دی۔

وَاِذْ

اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ

اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

آیت ۶۳۔ اور جب ہم نے تم سے عہد کر لیا اور کوہ طور کو تم پر اٹھا کھڑا کیا (اور حکم دیا) کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے اس کو زور سے پکڑے رہو جو اس میں (لکھا) ہے اسے یاد رکھو تاکہ (عذاب سے) محفوظ رہو ○ ۶۳

جب بنی اسرائیل کے لئے ہدایت نامہ یعنی تورات نازل کی گئی تاکہ ان کی نجات ہو لیکن یہ لوگ اس ہدایت نامہ کو پڑھ کر کہنے لگے کہ ہم سے اتنے احکامات کی پابندی نہ ہو سکے گی اس پر اللہ تعالیٰ نے کوہ طور ان کے اوپر کھڑا کر دیا گویا اب ان پر گر پڑے گا تب ڈر کر ان لوگوں نے تورات کو قبول کیا ۔

Marfat.com

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾

آیت ۶۴۔ تو تم اس کے بعد (عہد سے) پھر گئے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم خسارے میں پڑ گئے ہوتے ○ ۶۴

کونسے عہد سے پھر گئے؟ نہ صرف بنی اسرائیل ہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہوتا رہا بلکہ سارے عالم کے انسانوں پر اس کا فضل و کرم شامل حال ہے ذرا غور کیجئے اور سوچئے کہ ہم لوگ اپنی زندگی میں روزانہ کتنی ہی خطائیں اور نافرمانیاں کرتے چلے جا رہے ہیں اگر اللہ تعالیٰ ان سب کی پکڑ فرمائے تو ہمارا جینا محال ہو جائے۔

وہ تو غفور رحیم ہے بہت سی خطائیں اور قصور تو وہ معاف فرماتا رہتا ہے لیکن انسان اس پر کبھی غور نہیں کرتا اور ناشکری کرتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح اُس وقت بنی اسرائیل بھی ناشکری میں بڑھتے ہی چلے گئے اور نافرمانیاں کرتے ہی رہے آخر ان کا انجام کیا ہوا؟ غور و فکر کیجئے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا
قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۵﴾ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا
وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾

آیت ۶۵۔ اور تم ان لوگوں کو خوب جانتے ہو جو تم میں سے ہفتے کے دن (مچھلی کا شکار کرنے) میں حد سے تجاوز کر گئے تھے تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل و خوار بندر ہو جاؤ ○ ۶۵

Marfat.com

آیت ٦٦۔ اور اس قصے کو اس وقت کے لوگوں کے لئے اور جو ان کے بعد
آنے والے تھے عبرت اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت بنادیا ○ ٦٦

واقعہ یہ تھا کہ قوم یہود کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ ہفتہ کے دن کی تعظیم کرے اور اس دن مچھلی کا شکار نہ کریں بلکہ عبادت کریں لیکن اس قوم کے اکثر لوگوں نے اپنی ہوشیاری اور چالاکی سے یہ کام کیا کہ ہفتے سے ایک دن پہلے جمعہ کے دن دریا کے کنارے گڑھے کھودتے اور اس میں پانی بھر جاتا اور ہفتے کے دن کچھ نہ کرتے لیکن مچھلیاں ان گڑھوں میں آجاتیں پھر یہ اتوار کے دن ان مچھلیوں کو پکڑتے اور یہ کہتے کہ یہ ہم نے ہفتے کے دن شکار نہیں کیا بلکہ یہ جمعہ اور اتوار کا شکار ہے۔
اس بہانے کو اپنے تئیں اپنے آپ کو بہت چالاک اور ہوشیار سمجھتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے رہے۔
اسی طرح ہر زمانے میں نافرمانی کے اعمال کو نئے نئے انداز میں ایجاد کرتے رہے خود بھی گمراہ ہوتے رہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے رہے تو اس وقت ان کی اس نافرمانی کے سبب بنی اسرائیل کی اس جماعت کو ذلیل و خوار کر دیا اور ان کو بندر بنا دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا جو ان نافرمانوں پر نازل ہوا۔

اس میں شک نہیں کہ بنی اسرائیل اور دوسری قوموں نے اپنی اپنی آسمانی کتابوں کو اپنی ذاتی اغراض کی خاطر تبدیل کر ڈالا اور اسکی سزا کسی نہ کسی انداز میں بھگت رہے ہیں ، لیکن ہم مسلمانوں کے پاس تو اپنی آسمانی کتاب قرآن مجید روز اول سے آج تک محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گی یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور یہ ہمارا ایمان ہے۔
لیکن اس قرآن مجید میں جو حکم دیا جارہا ہے یعنی جمعہ کے دن جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اپنے کاروبار کو بند کر دو اور خرید و فروخت روک دو اور جمعہ کی نماز ادا کرو جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔
اس حکم کی پابندی ہم میں سے کتنے لوگ کر رہے ہیں ؟ اور جن لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہے ان کا کون ذمہ دار ہے ؟ حقیقت یہ ہے کہ اسکی ذمہ داری ہم سب مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے خاص طور پر تمام پڑھے لکھے تعلیم یافتہ طبقہ پر اور تمام عالم دین حضرات اسکے ذمہ دار ہیں۔
اے ایمان والو! ذرا اس بات پر غور و فکر کیجئے کہ وہ کون سے وجوہات ہیں جن کی بناء پر ہم میں سے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا ہوتے جارہے ہیں اور کیوں ؟ اس لئے کہ آج دنیا میں چاروں طرف اس طرح کا کاروبار پھیلا ہوا ہے جس میں ذاتی مفاد کے سوا کچھ نہیں ہے جس کو ہم ترقی کا زمانہ کہتے ہیں دراصل وہ ایک دھوکا ہے اس لئے کہ اس میں طرح طرح کے ہتھیار عجیب و غریب قسم کی مشینیں، قسم قسم کے کھیل تماشوں کی ایجادات اور نہ جانے کتنی ایسی چیزیں بنائی جارہی ہیں جس سے کمزور انسانوں کو غلام اور نوجوان نسلوں کو ناکارہ بنایا جارہا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ انسان کی بھلائی اور ترقی کے لئے کیا جارہا ہے اخباروں کے ذریعے فلموں کے ذریعہ ٹی وی اور ویڈیو کے ذریعہ جو پروپیگنڈہ دن رات کیا جارہا ہے لوگ سمجھ نہیں پاتے ظاہری شکل پر یقین کر لیتے ہیں۔ اگر حقیقت میں جدید ٹیکنالوجی انسانوں کی

Marfat.com

بھلائی اور ترقی کے لئے ہے تو پھر آج دنیا کی بہت بڑی آبادی بے بس اور لاچار کیوں ہے؟ محتاجی' بے بسی' غربت اور لاچاری کیوں پھیلی ہوئی ہے دنیا کا بیشتر حصہ جہالت میں ڈوبا ہوا کیوں ہے؟ چوری ڈکیتی حرام خوری اور خون ریزی کا بازار کیوں گرم ہے؟ ان سب کا صرف ایک ہی جواب ہے وہ ہے ذاتی مفاد' ذاتی مفاد' ذاتی مفاد اور بس ــ

تباہی کے انداز مختلف ہیں لیکن مقصد سب کا ایک ہی ہے۔ ذاتی مفاد میں لوگوں کی بھلائی کا خیال نہیں ہوتا بلکہ ان کی تباہی اور بربادی کا سامان ہوتا ہے اور یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر اتر آئے ہیں اور ذلیل و خوار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ بنی اسرائیل کو اپنی چالاکیوں اور نافرمانیوں کی بناء پر ذلیل و خوار بندر بنا دیا گیا تھا اس لئے کہ ان کے بعد آنے والی قوموں کے لئے عبرت اور نصیحت بن جائے۔

یہ نصیحت صرف بنی اسرائیل یہودی کے لئے ہی نہیں بلکہ دنیا کی ساری قوموں یعنی ہندو، مسلم اور عیسائی کے لئے عبرت اور نصیحت بن جائے اور اللہ تعالیٰ کے احکام اور ہدایات کو بغیر کسی حیل و حجت کے تعمیل کی جائے۔ بس

اسی کا نام بندگی ہے ــ

اب دوسرا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے جو بنی اسرائیل کی دوسری جماعت نے حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے سے پہلے حیل و حجت کھڑی کر دی ــ

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا

اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۷﴾

آیت ۶۷۔ اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک **بیل** ذبح کرو وہ بولے کیا تم ہم سے ہنسی کرتے ہو؟ (موسیٰؑ نے) کہا میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ نادان بنوں ○ ۶۷

یہ گائے ذبح کرنے کا حکم موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لوگوں کو کیوں دیا؟ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور قدرت کا چھوٹا سا نمونہ اپنے نبیؑ کے ذریعہ ان لوگوں کو دکھایا گیا غور کیجئے۔

Marfat.com

واقعہ یہ تھا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک بہت بڑے مال دار کا قتل ہوگیا اور قاتل کا کچھ پتہ نہ چل سکا تب وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور قتل کا واقعہ بیان کیا اور قاتل کا نام دریافت کرنے لگے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ایک گائے ذبح کرو لوگوں نے کہا ہم آپ سے قاتل کا نام دریافت کرنا چاہتے ہیں اور آپ گائے ذبح کرنے کے لئے کہتے ہیں کیا آپ ہم سے مذاق کررہے ہیں؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ اس قسم کی بات کہوں میں تو وہی کہتا ہوں جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس بات پر یہ لوگ حیل وحجت اور بہانے بازی پر اتر آئے اور طرح طرح کے سوالات کرنے لگے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ
إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۚ عَوَانٌ
بَيْنَ ذَٰلِكَ ۚ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾

آیت ۶۸۔ انہوں نے کہا اپنے رَبّ سے التجا کیجئے کہ وہ ہمیں بتائے کہ وہ بیل کس طرح کا ہو (موسیٰ نے) کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ بیل نہ تو بوڑھا ہو اور نہ بچھڑا ہو بلکہ ان کے درمیان (یعنی جوان) ہو سو جیسا تم کو حکم دیا جاتا ہے ویسا کرو ○ ۶۸

قَالُوا ادْعُ لَنَا

رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا

بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾

آیت ۶۹۔ انہوں نے کہا اپنے رَبّ سے درخواست کیجئے کہ ہم کو یہ بھی بتادے کہ اس کا رنگ کیسا ہو۔ موسیٰؑ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا

Marfat.com

رنگ گہرا زرد ہو کہ دیکھنے والوں کے دل کو خوش کر دیتا ہو ○ ۶۹

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۗ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا ۚ
وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ۝٧٠

آیت ۷۰۔ انہوں نے کہا (اب کے) اپنے رب سے پھر درخواست کیجئے کہ ہم کو بتا دے کہ وہ کس کس طرح کا ہو۔ کیوں کہ بہت سے بیل ایک دوسرے کے مشابہ معلوم ہوتے ہیں۔ (پھر) اللہ نے چاہا تو ہمیں ٹھیک بات معلوم ہو جائے گی ○ ۷۰

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا

بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ
مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ۗ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۗ

فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ۝٧١

آیت ۷۱۔ موسیٰؑ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ بیل کام میں لگا ہوا نہ ہو نہ تو زمین جوتتا ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتا ہو اس میں کسی طرح کا داغ نہ ہو کہنے لگے اب تم نے سب باتیں درست بتا دیں۔ غرض (بڑی مشکل سے) انہوں نے اس بیل کو ذبح کیا اور وہ ایسا کرنے والے تھے نہیں ○ ۷۱

غور کیجئے اس قوم کی حالت جبکہ یہ اپنے آپ کو اللہ کی چہیتی امت اور بڑی فضیلت والی قوم سمجھے ہوئے ہیں حقیقت ظاہر ہو گئی قرآن مجید کے ذریعے کہ نہ ان کو اپنے نبی پر اعتبار تھا اور نہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر ایمان۔ یہ تمام حیل و حجت اس لئے کی گئی کہ ان کی

Marfat.com

نیت گائے ذبح کرنے کی تھی نہیں بنی اسرائیل کے ان لوگوں کو اس بات کا یقین ہی نہیں تھا کہ اللہ کے نبیؑ ان کے سوال کو پورا کر سکیں گے اور جو کچھ وہ کہہ رہے تھے سب ان کی بہانہ بازی تھی۔
لیکن ان کو اس بات پر مجبور ہونا پڑا کیوں؟ اس لئے کہ ان کی حجت کا پورا پورا جواب ملتا گیا اب وہ مجبور ہو گئے اور گائے ذبح کی لیکن اندر سے حقیقت میں ڈرے ہوئے تھے کہیں ان کا راز فاش نہ ہو جائے۔ وہ کیا راز تھا ؟

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا

فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝۷۲

آیت ۷۲۔اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا تو اس میں باہم جھگڑنے
لگے لیکن جو بات تم چھپا رہے تھے اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کرنے والا تھا ○ ۷۲

وہ بات یہ تھی کہ بنی اسرائیل میں ایک بڑا مالدار شخص تھا مگر بے اولاد اس کا وارث صرف ایک بھتیجا تھا۔ اس مال کے لالچ میں اس مالدار کا قتل ہو گیا اور اس کا کوئی پتہ نہیں چلا کہ یہ قتل کس نے کیا کیونکہ ایسی کوئی نشانی نہیں مل رہی تھی کہ قاتل کا پتہ چل جائے۔ جب یہ لوگ آپس میں جھگڑنے لگے تو ان میں سے کسی نے کہا آپس میں کیوں جھگڑتے ہو اس وقت تم میں اللہ کے نبیؑ موجود ہیں ان سے دریافت کرو وہ قاتل کا پتہ بتا دیں گے تب وہ اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام سے رجوع ہوئے اس وقت آپ نے فرمایا گائے ذبح کرو عجب نہیں کہ قاتل اس بات سے ڈر گیا ہو اور گائے ذبح کرنے میں اتنی حیل وحجت کی کہ راز فاش نہ ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ بڑی حکمت والا ہے وہ اپنے نبیؑ کے ذریعہ ان لوگوں کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے اس کا حکم دے دیتا ہے اور فرماتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے فرمایا جا رہا ہے غور کیجئے۔

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۷۳

Marfat.com

آیت ۷۳۔تو ہم نے کہا اس گائے کا کوئی سا ٹکڑا مقتول کو مارو اس طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو ○ ۷۳

گائے کو ذبح کیا اور پھر اس گائے کے گوشت کے کسی ٹکڑے سے مقتول کو مارنے کا حکم دیا گیا جب مقتول کو اس گائے کے گوشت کے ٹکڑے سے مارا گیا تو مقتول زندہ ہوگیا اور اس نے اپنے قاتل کا نام بتادیا یعنی اپنے بھتیجے کو خود کا قاتل بتایا ۔اس واقعہ سے مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کو بتانا یہ تھا کہ جو کچھ نبیؑ کہہ رہے ہیں وہ سب کچھ سچ ہے یعنی اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے والا بھی ہے اور اس کو مارنے والا بھی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ بھی کرسکتا ہے اور اسی طرح وہ تمام مخلوق کو مرنے کے بعد قیامت کے دن زندہ کرے گا یہ اس کے لئے کوئی مشکل کام نہیں اور پھر ان کے اعمال کا حساب لے گا اور ان کے اعمال کے حساب سے سزا اور جزا عنایت فرمائے گا۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اس قرآن حکیم کے ذریعے تمام لوگوں کو ہدایت نصیحت اور حکم فرماتا ہے تاکہ لوگ سمجھیں غور کریں اور جس عمل کا حکم دے اس کی تعمیل بے چون وچرا کریں کوئی حجت کوئی حیلہ نہیں کرنا چاہئے یہی بندگی ہے یہی زندگی ہے یہی ایمان ہے یہی اسلام ہے مزید فرمایا جارہا ہے ان لوگوں کے لئے جو ان نشانیوں کے باوجود منکر اور سخت دل ہوتے گئے۔

ثُمَّ قَسَتْ

قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

Marfat.com

آیت ۷۴۔پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے گویا وہ پتھر ہیں یا ان
سے بھی زیادہ سخت اور پتھر تو بعضے ایسے ہوتے ہیں ان میں سے چشمے پھوٹ
نکلتے ہیں اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں اور ان میں پانی نکلنے لگتا
ہے اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور
اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے بے خبر نہیں ○ ۷۴

غور و فکر کا مقام ہے کہ اتنے انعامات اور معجزوں کے باوجود یہ لوگ یعنی بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے انکار کرتے رہے۔ ضد اور ہٹ دھرمی نے ان کے دلوں کو ایسا سخت کردیا کہ وہ اپنے نبیؑ کی ہدایت اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کوئی پابندی نہیں کرتے اور نہ مانتے بلکہ جرأت اور ہمت اتنی بڑھ گئی اور نڈر اتنے ہوگئے کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو بدلتے رہے اور بعض اللہ تعالیٰ کے احکام کے معنی بدلتے رہے۔ یہ سب کس لئے کرتے رہے؟ یہ اس لئے کہ یہ لوگ ہر بات میں اپنا ذاتی فائدہ اور ذاتی غرض کو زیادہ اہمیت دیتے رہے اب ان سے کوئی امید نہیں رہی کہ یہ لوگ ایمان لے آئیں گے اسی لئے مومنوں سے فرمایا جارہا ہے۔

أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ
كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ
مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾

آیت ۷۵۔(مومنو!) کیا تم امید رکھتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے (دین کے) قائل
ہوجائیں گے (حالانکہ) ان میں سے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے کلام (یعنی تورات)
سننے اور سمجھ لینے کے بعد اس کو جان بوجھ کر بدل دیتے رہے ہیں! ○ ۷۵

بھلا اب یہ اہل کتاب کیسے ہوئے ؟ جب کہ اپنی کتاب کے احکام کو نہیں مانتے وہ اہل کتاب ہرگز نہیں ہوسکتے خواہ وہ کوئی قوم یا کسی کتاب کا دعوے دار کیوں نہ ہو ؛ وہ سب دھوکا ہے فریب ہے۔

Marfat.com

اس آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تسلی اور ہدایت فرما رہا ہے کہ یہ یہود' نصاریٰ تمہارے دین کے قائل نہیں ہوں گے جبکہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب تورات موجود تھی اس وقت یہ اس کتاب کی آیتوں کو نہیں مانتے تھے اور اس کو سمجھ بوجھ کر اپنے مطلب کی خاطر اس کی ہدایتوں کو بدلتے رہے بھلا یہ لوگ دین اسلام کی قائل کس طرح ہو سکتے ہیں؟

حالانکہ ان کی کتاب کے ذریعہ ان کو معلوم تھا کہ حضور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبیؐ ورسول ہیں اور ان پر ایمان لانا ہر اہل کتاب کا فرض ہے لیکن اپنی کتابوں میں پڑھنے اور سمجھنے کے بعد بھی اس سے منکر ہو گئے اور ان آیتوں کو بدل ڈالا۔ ان ہی نادان لوگوں کے لئے فرمایا جارہا ہے جو منکر بھی ہیں اور منافق بھی یہ آپس میں کیسی باتیں کرتے ہیں غور کیجئے ۔

وَاِذَا لَقُوا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ
قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ
بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۷۶

آیت ۷۶۔ اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں اور جس وقت آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں جو بات اللہ تعالیٰ نے تم پر ظاہر فرمائی ہے وہ ان (یعنی مسلمانوں) کو اس لئے بتائے دیتے ہو کہ (قیامت کے دن) اسی کے حوالے سے تمہارے رَبّ کے سامنے تم کو الزام دیں ۔ کیا تم سمجھتے نہیں؟ ۷۶

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝۷۷

آیت ۷۷۔ کیا یہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ یہ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے ○ ۷۷

Marfat.com

اب منافقوں کا پردہ چاک کیا جارہا ہے اور ان کی غلط فہمی دور کی جارہی ہے وہ یہ کہ جب یہ منافق مسلمانوں میں جاتے تو کہتے ہم ایمان لے آئے اور حضورؐ کی نبوت کی نشانیاں بتاتے اور ساتھ ساتھ اپنے گناہوں کی سزا کے متعلق بھی بتاتے رہتے جو ان پر نازل ہوتی رہی ہیں۔ اور جب یہ لوگ اپنے گروہ میں جاتے تو وہ لوگ ان منافقوں سے کہتے کہ تم مسلمانوں کو یہ باتیں کیوں بتاتے ہو یہ لوگ اس سند کی بناء پر تمہارے رَبّ کے سامنے قیامت کے روز تم پر الزام دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نادان لوگ یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ یہ چھپا کر عمل کرتے ہیں اور جو کچھ بظاہر عمل کرتے ہیں ہم سب کچھ جانتے ہیں۔ ارے نادانوں اللہ تعالیٰ تو دلوں کے بھیدوں کو جانتا ہے ظاہری اور پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے۔

یہ بات صرف یہودیوں اور عیسائیوں کے لئے نہیں ہے بلکہ ہم سب کے لئے ہے ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے اچھی طرح واقف ہے آج ہم انصاف اور ایمانداری کے ساتھ اپنے دلوں میں جھانک کر دیکھیں کہ ہم قرآن کریم کی تلاوت کس حد تک کر رہے ہیں اور اس پر عمل کس حد تک ہو رہا ہے؟ اور دین کی تبلیغ کتنی کر رہے ہیں؟

اے ایمان والو! قرآن کی تلاوت کرو سمجھو غور کرو اور اس پر عمل کرو اسی میں سب کی بھلائی ہے اور نجات ہے۔

اب ان پڑھ اور جاہلوں کا ذکر فرمایا جارہا ہے کہ وہ کس طرح کے لوگ تھے اب بھی اس طرح کے لوگ موجود ہیں ان کی تعداد پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔

وَمِنْهُمْ

أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتٰبَ إِلَّآ أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا

يَظُنُّونَ ﴿۷۸﴾

آیت ۷۸۔ اور بعض ان میں ان پڑھ ہیں کہ اپنے خیالات باطل کے سوا
(اللہ تعالیٰ کی) کتاب سے واقف ہی نہیں اور وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں ۷۸

Marfat.com

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۙ
ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ
فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا
يَكْسِبُوْنَ ۝۷۹

آیت ۷۹۔ تو ان لوگوں پر افسوس ہے جو اپنے ہاتھ سے تو کتاب لکھتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے (آئی) ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیوی منفعت) حاصل کریں۔ ان پر افسوس ہے اس لئے کہ (بے اصل باتیں) اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اور پھر ان پر افسوس ہے اس لئے کہ ایسے کام کرتے ہیں ○ ۷۹

صرف جاہل لوگ ہی کتاب اللہ سے ناواقفیت میں الٹ پلٹ باتیں کیا کرتے اور اپنی طرف سے جو من میں آتا کہتے تھے بلکہ ان میں ایسے لوگ بھی تھے جو کتاب اللہ کو پڑھتے تھے یعنی پڑھے لکھے لوگ وہ بھی اس طرح کا عمل کرتے یعنی اپنی طرف سے تورات میں ایسی باتیں لکھ دیں جو ان کے ذاتی فائدہ کے لئے مناسب تھیں اور لوگوں کو دھوکا دیتے رہے اور اسی طرح آہستہ آہستہ یہ سلسلہ چلتا رہا اور حضورؐ کے زمانے تک تورات، انجیل اور زبور کے اصل احکام، ہدایات اور نصیحتوں کو بدل ڈالا یہ عمل اس لئے کیا کہ اس میں ان کا ذاتی فائدہ تھا یعنی دنیاوی زندگی میں کسی قسم کی پابندی نہ ہو دوسروں کی مدد۔ بغیر ذاتی مفاد اور بغیر منافع کے کوئی کام کرنا نہیں چاہتے تھے۔ اور آج بھی وہی کچھ کر رہے ہیں۔ تورات اور انجیل کتابوں کو طرح طرح کی جھوٹی اور غلط باتوں سے بھر ڈالا لیکن آج قران کریم دنیا کے کسی حصے میں دیکھ لیں وہ اپنی اصلی حالت میں موجود ہے جو آیتیں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھیں وہ آج بھی اسی طرح موجود ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں اور صحیفوں میں آخری اور کامل کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کتاب یعنی قرآن کو ہم نے نازل کیا اور ہم ہی اس کے حفاظت کرنے والے ہیں۔

Marfat.com

غور و فکر کیجئے چودہ سو سال گزر گئے لیکن اس میں ایک آیت کا بدلنا تو بہت بڑی بات ہے اس کے زیر و زبر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ اس میں تاقیامت کوئی ردوبدل ہو سکتی ہے یہ مسلمان کا ایمان ہے اور مسلمانوں پر بلکہ ساری دنیا کے انسانوں پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ان کے لئے ہدایت اور نصیحت موجود ہے تاکہ اس کی تلاوت کریں اور اس پر عمل کرکے دنیا میں سیدھے راستے پر چل کر آخرت میں اس کا انعام حاصل کریں۔ جو لوگ کتاب اللہ یعنی قرآن کریم سے ہٹ کر یا اس کے معنوں کو بدل کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اور اپنے فائدہ کی باتوں کا پرچار کرتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

اے ایمان والو! قرآن حکیم پڑھو اپنے بچوں کو پڑھاؤ اور دوسری قوم کے لوگوں کو اور بچوں کو سمجھاؤ اس کی ہدایت اور نصیحت کو سمجھو اور سمجھاؤ اور اس کے حکم کی تعمیل کرو اور تعمیل کرواؤ اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے اور نجات ہے ورنہ تباہی ہے بربادی ہے۔

اب بنی اسرائیل نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم کو دوزخ کی آگ چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکتی اور لوگوں کو دھوکا دیئے جا رہے تھے اس پر فرمایا جا رہا ہے

وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ

قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ

أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٠﴾

آیت ۸۰۔ اور کہتے ہیں کہ (دوزخ کی) آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی۔ ان سے پوچھو کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے اقرار لے رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرے گا (نہیں) بلکہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہو جن کا تمہیں مطلق علم نہیں ○ ۸۰

غور کیجئے جب ان کی بداعمالی کی نشان دہی کی جاتی اور ان کی جہالت اور چالاکی کا جواب دیا جاتا ہے تو

Marfat.com

دوسری بات سے یہ لوگ ایمان والوں کو اپنی صفائی پیش کرتے۔ یعنی یہود یہ کہتے ہیں کہ ہم نے جو بچھڑے کی پوجا چالیس دن تک کی تھی وہی ہمارا قصور ہے اور اسی کی سزا میں ہم کو چالیس دن دوزخ میں رکھا جائے گا بس اس کے بعد ہم کو کسی گناہ کی سزا نہیں ملے گی۔ اور ہم کو ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رکھا جائے گا۔ اسی بات کی تردید کی جارہی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان سے پوچھو کیا انہوں نے کوئی اقرار نامہ اپنے پاس رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے فرمایا ہو؟ اگر ایسا ہے تو اس کی کوئی دلیل پیش کرو۔

آج ہم میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم امت مسلمہ میں ہیں ہم کو بھی کسی عمل کی سزا نہیں ملے گی۔ ہم سے بھی کسی بات کی پوچھ گچھ نہیں ہوگی کیونکہ ہم مسلمان ہیں۔ چاہے احکام رب پر عمل کریں یا نہ کریں قرآن کی ہدایت کو مانیں یا نہ مانیں قرآن کی نصیحتوں کو سمجھیں یا نہ سمجھیں عمل نیک کریں یا نہ کریں لیکن جنت کے حق دار ضرور بن گئے۔

اے ایمان والو! یہ تعلیم صرف یہودیوں کی پھیلائی ہوئی ہے قرآن کریم میں ایسی کوئی آیت نہیں ہے اور یہ لوگ سب جانتے ہیں کہ نیک عمل کا صلہ جنت اور بد عمل کی سزا دوزخ ہے لیکن یہ لوگ خود بھی بھٹکے ہوئے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کررہے ہیں۔

اب سزا و جزا کے متعلق فرمایا جارہا ہے۔

بَلٰى مَنْ كَسَبَ

سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾

آیت ۸۱۔ ہاں جو بُرے کام کرے اور اس کے گناہ (ہر طرف سے) اس کو گھیر لیں تو ایسے لوگ دوزخ (میں جانے) والے ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں (جلتے) رہیں گے ○ ۸۱

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع

آیت ۸۲۔ اور جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں وہ جنت کے مالک ہوں گے (اور) ہمیشہ اس میں (عیش کرتے) رہیں گے ○ ۸۲

ایمان کیا ہے؟ نیک کام کیا ہیں؟ اور برے کام کیا ہیں؟ یہ حکم یہ ہدایت اور نصیحت آدمؑ کی پیدائش سے آج تک مسلسل فرمائی جارہی ہے لیکن بنی اسرائیل کے لوگ ہوشیار اور چالاک ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے احکامات ہدایت اور نصیحت سے لاپرواہ ہوگئے اور ان ہی لوگوں سے فرمایا جارہا ہے تاکہ یہ اور ان کے بعد آنے والے لوگ سبق حاصل کریں۔ نیک اعمال کیا ہیں ؟

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۖ قف وَ
بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ
ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾

آیت ۸۳۔ اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھلائی کرتے رہنا اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا اور نماز پڑھتے رہنا اور زکوۃ دیتے رہنا تو چند شخصوں کے سوا تم سب (اس عہد سے) منہ پھیر بیٹھے ○ ۸۳

Marfat.com

ایمان کی وضاحت فرمائی جارہی ہے یعنی ایمان کامل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اور اسی کی عبادت کرنا نماز پڑھنا اور زکوۃ دیتے رہنا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور نیک عمل کرنا ۔

نیک کام کیا ہیں؟ ماں باپ کی خدمت کرنا رشتہ داروں کی مدد کرنا یتیموں کی پرورش اس طرح کرنا جس طرح تم اپنی اولاد کی کرتے ہو۔ محتاجوں کے ساتھ بھلائی کرتے رہنا اور آپس میں جب ایک دوسرے سے ملو تو اچھی باتیں کرنا یہ ہے نیک کام۔

ماں باپ کون ہیں؟ جن سے ہم پیدا ہوئے جنہوں نے ہماری پرورش کی اور اس قابل بنایا کہ دنیا میں اپنی زندگی گزار سکیں اور جب وہ بڑی عمر کو پہنچیں یعنی بوڑھے ہو جائیں تو ان کی خدمت اس طرح کرو جس طرح انہوں نے تمہارے بچپن میں تمہاری دیکھ بھال کی یہ ہے ماں باپ کی خدمت کا خلاصہ۔

رشتہ دار کون ہیں؟ رشتہ دار صرف ماں باپ بیوی بچے ہی نہیں بلکہ ماں باپ کے بھائی بہن بیوی کے ماں باپ اور بھائی بہن اور بچوں کے ساس سسر یہ سب رشتہ دار ہیں ان کی مدد کرنا ان کی بھلائی کے لئے کام کرنا یہ نیکی ہے۔

یتیم کون ہیں؟ یتیم وہ ہیں جن کے ماں باپ بچپن ہی میں چھوڑ کر مرجاتے ہیں یہ بچے خواہ ہمارے رشتہ دار ہوں یا کوئی جان پہچان والے ہوں ان کی پرورش کا انتظام اس طرح کرنا جس طرح اپنی اولاد کا کیا کرتے ہو۔ یہ ہے یتیموں کی پرورش کا خلاصہ۔

محتاج کون ہیں؟ وہ لوگ جو کام کاج کرنے کے باوجود اپنی حاجتیں پوری نہیں کرپاتے اور وہ مجبور ہیں خواہ وہ تمہارے رشتہ دار ہوں خواہ وہ کوئی غیر ہوں یا جن کو تم جانتے ہو ان کی مدد کرنا فرض ہے۔

آپس میں جب ایک دوسرے سے ملو تو اچھی باتیں کرنا اچھی باتیں کیا ہیں؟ جب کبھی دوست احباب رشتہ دار ایک دوسرے سے ملیں تو ان سے ادب اور احترام سے ملو اور جو گفتگو کرو وہ اپنے اخلاق، اپنے دین اور مذہب کو اجاگر کرنے کی نیت سے کرتے رہو جتنی دیر اچھی اچھی باتیں کرتے رہو گے ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی رہے گی یہ ہے نیک کام اور یہ ہے اللہ تعالیٰ کا حکم جس کی تعمیل کرنا فرض قرار دیا گیا تو ان احکام کی تعمیل چند لوگوں کے سوا سب نے نافرمانی کی اور اس میں طرح طرح کی تبدیلی کردی اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ ایسا کیوں کیا؟

اس لئے کہ ان کے نزدیک ان فرائض کو ادا کرنے میں ان کا ذاتی مفاد متاثر ہوتا تھا اور ان کی مرضی کے خلاف کام تھا سب سے زیادہ اہم بات یہ تھی کہ ان کا سودی کاروبار ختم ہو جاتا اور ان کی چودھراہٹ ختم ہونے کا خدشہ تھا کمزور اور غریب لوگوں کو قرض دے کر ان کو غلام بنانے کا پروگرام ٹھپ ہو رہا تھا ان ہی وجوہات کی بناء پر ان احکامات کو پس پشت ڈال دیا اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے اور اسی کاروبار کو

Marfat.com

نئے نئے انداز میں پیش کیا جارہا ہے کہ جس کے اثر سے نہ صرف یہود عیسائی ہندو متاثر ہیں بلکہ ہم مسلمانوں کا حال بھی ان سے کچھ کم نہیں ہے۔ ہم کو بھی اپنا مال اتنا ہی عزیز ہے، جتنا عزیز بنی اسرائیل کو تھا اور ان کو اب بھی عزیز ہے۔ اے ایمان والو! ذرا غور کیجئے سوچئے ہم لوگ جو امت محمدیؐ میں ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم موجود ہے جس میں ان احکامات کی پابندی سے عمل کرنے کا حکم ہے کس حد تک ان پر عمل کیا جارہا ہے اور کس حد تک ان ہدایتوں کو نصیحتوں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو بھول بیٹھے؟ مزید فرمایا جارہا ہے بنی اسرائیل سے اور اس کتاب کے پڑھنے والوں سے یعنی قرآن کی تلاوت کرنے والوں سے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾

آیت ۸۴۔اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں کشت وخون نہ کرنا اور اپنوں کو ان کے وطن سے نہ نکالنا تو تم نے اقرار کرلیا اور تم (اس بات کے) گواہ ہو ○ ۸۴

بنی اسرائیل یعنی یہودیوں سے عہد اس وقت لیا گیا تھا جب کہ یہ ساری قوم موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ فرعون کے عذاب سے نجات حاصل کرچکی تھی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے سرفراز فرمایا اور اُن کو ایک شہر بھی دیا گیا تاکہ وہ اس میں سکھ اور آرام سے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے کئے گئے وعدہ کو پورا کرسکیں۔ وعدہ کیا تھا؟ وعدہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور حکم کی پابندی کریں گے دین کا پرچار کریں گے امن وامان قائم کریں گے۔لیکن جب ان کے حالات بہتر ہوگئے یعنی کھیتی باڑی اور طرح طرح کے کام وکاروبار کرتے رہے اور ان میں خوش حالی آگئی تو ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بجائے نافرمانی شروع کردی یعنی لالچ کے تحت آپس میں لڑائی اور خون خرابا شروع کردیا وہ اس طرح کہ ان میں کمزور اور غریب لوگوں کے حصے میں جو زمین ملی اور وہ لوگ اس میں کاشتکاری کررہے تھے لیکن کچھ لوگ اس زمین کو بھی اپنے قبضے میں رکھنا چاہتے اور ان سے چھین لینا چاہتے تھے اسی حرص اور لالچ کی بناء پر آپس میں لڑائی جھگڑا اور خون خرابا شروع کردیا اور اپنے ہی بھائیوں کو اپنے شہر اور اپنے وطن سے باہر

Marfat.com

کردیا جو کہ نہایت گناہ اور نافرمانی کا عمل تھا۔

وہی عمل آج ہم لوگ بھی کر رہے ہیں حالانکہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور احکامات کی کتاب موجود ہے اور ہم دین اسلام کے نام لیوا ہیں۔ کیا ہم نے بھی یہی وعدہ نہیں کیا تھا کہ جب ہم کو اپنا شہر وطن اور ملک ملے گا تو ہم دین اسلام کی پابندی اور اس کا پرچار کریں گے امن وامان قائم کریں گے آج دنیا میں کتنے ملک مسلمانوں کے قبضے میں ہیں اور ان میں کتنے لوگ قرآن حکیم اور اپنے نبیؐ کی ہدایت کی پیروی کر رہے ہیں؟ وہی عمل جو بنی اسرائیل نے کیا تھا آج ہم اپنے ملک اور شہروں میں کر رہے ہیں حسد اور لالچ میں آکر کمزور لوگوں کو ان کے گھروں سے ان کی زمینوں سے ان کے شہروں سے بے دخل کیا جا رہا ہے ظلم وزیادتی اور خون خرابہ پھیلا ہوا ہے مسلمان بھائی بھائی کو قتل کر رہا ہے ناحق لوگوں کو تباہ وبرباد کیا جا رہا ہے جس طرح بنی اسرائیل نے کیا تھا۔

اے ایمان والو! ذرا غور وفکر کرو اور اپنے آپ کو دل کے آئینہ میں دیکھو۔ مزید خطاب بنی اسرائیل کی طرف ہے لیکن ہدایت اور نصیحت قرآن کی تلاوت کرنے والے مسلمانوں کے لئے ہے۔

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا

مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ

وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ

مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ

وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ

مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

Marfat.com

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

آیت ۸۵۔ پھر تم وہی ہو کہ اپنوں کو قتل بھی کردیتے ہو اور اپنوں میں سے بعض لوگوں پر گناہ اور ظلم سے چڑھائی کرکے انہیں وطن سے نکال بھی دیتے ہو اور اگر وہ تمہارے پاس قید ہوکر آئیں تو بدلا دے کر انکو چھڑا بھی لیتے ہو حالانکہ ان کا نکال دینا ہی تم کو حرام تھا۔(یہ) کیا بات ہے کہ) تم کتاب (اللہ) کے بعض احکام کو تو مانتے ہو اور بعض سے انکار کئے دیتے ہو جو تم میں سے ایسی حرکت کریں ان کی سزا اس کے سوا کیا ہوسکتی ہے کہ دنیا کی زندگی میں رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب میں ڈال دیئے جائیں۔ اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں۔ ○ ۸۵

ملاحظہ فرمایئے جن باتوں کا ذکر اس آیت میں کیا جارہا ہے ان کو ذرا غور سے پڑھئے یہ کن لوگوں کی طرف اشارہ ہے اس آیت کا مطلب کیا ہے اور اس آیت کا نزول کیوں ہوا اور کس کے لئے یہ بات بتلائی جارہی ہے؟ کیا قرآن کریم کے احکام اور ہدایت اور نصیحت صرف قصے کہانی کے طور پر بیان کئے جارہے ہیں یا ان کو پڑھ کر سمجھ کر ان پر عمل کرنے کے لئے نازل کیا گیا؟

دوسری اہم بات جو سمجھنے کی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے فرما رہا ہے کہ بعض احکام کو تو مانتے ہو اور بعض سے انکار کئے دیتے ہو۔

جیسا کہ کہا گیا تجارت کرو تو ایمانداری سے ناپ تول میں انصاف کرو، جھوٹ نہ بولو جو وعدہ کرو اُس کو پورا کرو، محنت کرنے والوں کی مزدوری وقت پر ادا کرو اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں ان کی تلاش کرو اور بنی نوح انسان کی فلاح و بہبود کیلئے عمل کرو ان باتوں کو تو مانتے ہو لیکن جب یہ کہا جاتا ہے کہ سود نہ لو، حرام غذائیں نہ کھاؤ، شراب نہ پیو جوا، زنا اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرو اپنے والدین کی عزت کرو اپنے بیوی بچوں کو بے حیائی کے کاموں سے بچاؤ اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرو قرآن کے تمام احکام کی پابندی کرو یعنی تمام نبیوں کی تصدیق کی گئی ان پر ایمان لے آؤ اور محمدؐ رسول اللہ کو آخری نبیؐ تسلیم کرو لیکن تم ان باتوں سے انکار کرتے ہو۔ اور جو اپنے مطلب کی بات ہے جس کو تمہارا نفس قبول کرتا ہے اس کو تو بڑی خوبی سے اپنی زندگی میں شامل کرلیتے ہو اور اس سے خوب خوب فائدہ حاصل کرتے ہو اور جو بات منع کی گئی اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیتے ہو اور جس بات پر ایمان

Marfat.com

لانے کو کہا گیا اس سے یک لخت انکار کر دیتے ہو۔ تو پھر اس کی سزا بھی یہ ہوگی کہ دنیا کی زندگی میں رسوائی، ذلت اور آخرت میں سخت عذاب میں ڈال دیئے جاؤ گے۔

اے ایمان والو! ذرا سوچو، سمجھو اور غور کرو ہم لوگ کس حد تک اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی اور ہدایتوں پر عمل کر رہے ہیں؟ اُس وقت بنی اسرائیل ہی نے نافرمانی نہیں کی بلکہ آج ہم بھی وہی نافرمانیاں کر رہے ہیں جو بنی اسرائیل نے کی تھیں۔ اسی طرح آج ہم بھی ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے ہیں جس طرح بنی اسرائیل اپنے ہی قوم کے لوگوں کے دشمن بن گئے تھے آج ہم بھی اپنے بھائیوں کو اپنے شہروں سے ان کے گھروں سے ان کی زمینوں سے بے دخل کئے جا رہے ہیں۔ جس طرح بنی اسرائیل نے اپنے عزیزوں اور بھائیوں کے ساتھ کیا تھا (وہی عمل ہم دہرا رہے ہیں) ہم لوگ اس بات کو کیوں نہیں سمجھ رہے کہ جو نافرمانیاں اور جو ظلم زیادتی ہو رہی ہے اس کی سزا ہم کو مل رہی ہے اور ان ہی اعمال کی بنا پر غضب الٰہی نازل ہو رہا ہے اور ہم دنیا میں رُسوا اور ذلیل ہو رہے ہیں۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے احکام پر پابندی کے ساتھ عمل کیجئے تاکہ ہماری دنیاوی زندگی میں سکون اور اطمینان حاصل ہو جائے اور مرنے کے بعد قیامت میں ہمارا انجام بہتر ہو جائے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی تلاوت اور اس کو سمجھ کر اس پر پوری طرح عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے آمین ثم آمین۔

جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں ان کے لئے فرمایا جا رہا ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ

الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ز فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ

وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٨٦﴾

آیت ۸۶۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خریدی سو نہ تو ان سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو اور طرح کی مدد ملے گی ○ ۸۶

Marfat.com

اس آیت کو بڑے غور سے پڑھیے اور دیکھیے یہ بات کن لوگوں سے فرمائی جارہی ہے؟ یہ ان لوگوں سے فرمایا جارہا ہے جو لوگ دنیاوی زندگی کے لئے آخرت اور اس کے انجام کو بھول گئے غافل ہوگئے۔ دنیا کی رنگینیوں میں ایسے مشغول ہوگئے نہ اپنا ہوش رہا اور نہ اپنی اولاد کا ہوش۔ نہ اپنے ماں باپ کا خیال نہ رشتے داروں کی خبر نہ دین کی فکر نہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا جارہا ہے کہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو مرنے کے بعد کسی قسم کی مدد ملے گی۔

اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ ہم اپنی زندگی جس طرح چاہے گزار لیں اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے ہم کو معاف کردے گا چاہے ہم کچھ بھی کریں۔ اے ایمان والو! خبردار یہ یہودی اور عیسائی کی تعلیم ہے یہ ان کا پروپیگنڈہ ہے جس طرح وہ لوگ اپنی زندگی گزار رہے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ دنیا کے سارے لوگ اسی خوش فہمی میں مبتلا ہوکر گناہوں کے بھنور میں پھنس جائیں اور ان کے ساتھ جہنم کی آگ میں سب داخل ہوجائیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے ان لوگوں کو جو گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اپنے اعمال کو درست کرلیتے ہیں اور آئندہ نافرمانی اور گناہ نہ کرنے کا وعدہ کرتے ہیں عمل صالح اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں یعنی نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور حج ادا کرتے ہیں ماں باپ کی خدمت کرتے ہیں بھائیوں اور بہنوں سے محبت کرتے ہیں رشتہ داروں کی خبرگیری کرتے ہیں یتیموں محتاجوں کی مدد کرتے ہیں۔ اپنے بال بچوں کے لئے حلال روزی کی تلاش کرتے ہیں ظلم وزیادتی سے باز رہتے ہیں حسد وکینہ اور بغض سے دور رہتے ہیں اور اپنے رسولؐ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرتے ہیں اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں ان ہی لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو معاف کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو! اس غلط فہمی سے بچیے اور حقیقت کو پہچانیے قرآن حکیم کی تلاوت کیجیے سمجھیے اور اس پر عمل کیجیے اسی میں ہم سب کی نجات ہے بھلائی ہے۔

Marfat.com

اب ان لوگوں کی نشاندہی کی جارہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام سے روگردانی کرتے رہے اور کفر میں مبتلا رہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ

مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط اَفَكُلَّمَا

جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ج

فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ز وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾

آیت ۸۷۔اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عنایت کی اور ان کے پیچھے یکے بعد دیگرے پیغمبر بھیجتے رہے اور عیسیٰ ابن مریم کو کھلے نشانات بخشے اور روح القدس (یعنی جبرئیلؑ) سے ان کو مدد دی۔ تو جب کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئے جن کو تمہارا جی نہیں چاہتا تھا تو تم سرکش ہو جاتے رہے اور ایک گروہ (انبیاءؑ) کو تو جھٹلاتے رہے اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے ○ ۸۷

وَقَالُوْا

قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ط بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا

مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

Marfat.com

آیت ۸۸۔اور کہتے ہیں ہمارے دل پردے میں ہے۔(نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے پس یہ تھوڑے ہی پر ایمان لاتے ہیں ○ ۸۸

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ

فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۸۹

آیت ۸۹۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ان کے پاس کتاب آئی جو ان کی (آسمانی) کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ اور وہ پہلے (ہمیشہ) کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے تو جس چیز کو وہ خوب پہچانتے تھے جب ان کے پاس آپہنچی تو اس سے کافر ہو گئے پس کافروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ○ ۸۹

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ

اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ

بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

Marfat.com

آیت ۹۰۔ جس چیز کے بدلے انہوں نے اپنے تئیں بیچ ڈالا وہ بہت بری ہے یعنی اس جلن سے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنی مہربانی سے نازل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتاب سے کفر کرنے لگے تو وہ اس کے غضب بالائے غضب میں مبتلا ہوگئے اور کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے ○ ۹۰

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۹۱

آیت ۹۱۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) اللہ تعالیٰ نے (اب) نازل فرمائی ہے اس کو مانو تو کہتے ہیں کہ جو کتاب ہم پر (پہلے) نازل ہو چکی ہے ہم تو (اسی) کو مانتے ہیں (یعنی) یہ اس کے سوا اور (کتاب) کو نہیں مانتے حالانکہ وہ (سراسر) سچی ہے اور جو ان کی (آسمانی) کتاب ہے اس کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ (ان سے) کہہ دو اگر تم صاحب ایمان ہوتے تو اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کو پہلے ہی کیوں قتل کیا کرتے ○ ۹۱

آیت ۸۷ سے ۹۱ تک بنی اسرائیل کے گزرے ہوئے حالات بطور مثال فرمائے جا رہے ہیں یہاں تک بنی اسرائیل کی وہ تمام حرکتوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جو انہوں نے قرآن حکیم کے متعلق اپنا رویہ اختیار کر رکھا تھا اور آج بھی اس ہٹ دھرمی پر لگے ہوئے ہیں حالانکہ اُس وقت کے یہودی یہ جانتے تھے کہ اب آخری نبیؐ کا ظہور ہونے والا ہے اور وہ لوگ اس وقت کافروں سے کہا کرتے تھے کہ ہم لوگ آخری نبیؐ کے منتظر

Marfat.com

ہیں جب وہ آئیں گے تو ہم ان پر ایمان لے آئیں گے اور پھر تم سے اپنا بدلہ لیں گے اور لوگ اللہ کے نبیؐ کے لئے دعا مانگا کرتے تھے۔ لیکن ہوا یہ جب مکہ میں حضور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور پھر مکہ سے مدینہ میں خبر کیسے پہنچی؟ وہ ایسے مدینہ کے کچھ لوگ مکہ پہنچے اور حضورؐ پر ایمان لے آئے اور ہدایت یاب ہو کر مدینہ پہنچے اور یہاں ان لوگوں نے دین کی تبلیغ شروع کردی۔ جب یہودیوں کو اس بات کی خبر ملی اور ان کو یہ پتا چلا کہ نبیؐ آخر الزماں کا ظہور بنی اسرائیل کے بجائے بنی اسمٰعیل میں ہوگیا۔

اس بات سے ان کو جلن پیدا ہوگئی دوسری بات ہم سے پہلے یہ مدینہ کے لوگ ان پر ایمان لے آئے اس بات سے ان کے اندر حسد پیدا ہوگئی۔

تیسری بات اس تبلیغ کی وجہ سے ان کی چودہراہٹ میں کمی ہونے لگی ذاتی مفاد میں خطرہ نظر آنے لگا۔ ان ہی وجوہات کی بناء پر یہودی لوگ چوکنے ہوگئے اور پھر اندر ہی اندر حسد اور جلن کی آگ میں جلنا شروع ہوگئے حالانکہ ان کو اس بات کا علم تھا کہ نبیؐ آخرالزماں کا ظہور ہونے والا ہے اور یہ خود بھی منتظر تھے۔ لیکن اب جو کچھ یہ سوچ رہے تھے اللہ تعالیٰ اس کے خلاف اپنا فیصلہ فرما چکا تھا۔ لیکن یہ ہٹ دھرم لوگ پھر ضد میں آگئے جیسے پہلے اپنے نبیوں کے زمانے میں تھے پھر نبیؐ آخرالزماں اور قرآن حکیم سے انکار کر بیٹھے اور منکر ہوگئے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے حقیقت یہ ہے کہ آج بھی یہود قرآن اور دین اسلام کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور ان کو اس دین کی حقیقت اور صداقت کا پورا پورا یقین ہے لیکن ان کو اس بات کا ڈر ہے کہ اگر آج مسلمان قوم قرآن کو سمجھ لیں اور اس پر عمل کرنے لگیں تو دنیا میں حق کا بول بالا ہو جائے گا۔ پھر کیا ہوگا؟ پھر ان کی چودہراہٹ ختم ہو جائے گی ان کا وہ دھندا وہ سودی کاروبار وہ حرام خوری کی تجارت اور بے حیائی کے سارے کام بند ہو جائیں گے لہٰذا ان لوگوں نے یہ طے کر رکھا ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو ان کے دین سے غافل کردیا جائے بس اسی خیال کے تحت ایسے ایسے منصوبے بنائے جارہے ہیں کہ دنیا کے تمام لوگ اس باطل کے جال میں پھنس کر گمراہی کا راستہ اختیار کرلیں تاکہ ان کی یعنی یہودیوں عیسائیوں اور کافروں کی حرام تجارت کو فروغ حاصل رہے اور ساری دنیا کی مخلوق گمراہ ہو جائے۔ آج دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔

اے ایمان والو! قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرو اور اس کو سمجھو اور پھر آپ کو اپنا مقام اور درجہ صاف نظر آجائے گا اور ان کفار اور منکرانِ دین کی حقیقت بھی سمجھ میں آجائے گی۔

اُس وقت بھی یہودی کافر اور منکر لوگ اچھی طرح سمجھتے تھے لیکن حسد اور جلن کے سبب سچے دین سے انکار کئے جارہے تھے اسی بناء پر اللہ کا غضب نازل ہوتا رہا۔ وہ کیا وجوہات تھیں جس کی وجہ سے یہودیوں پر غضب نازل ہوا ملاحظہ فرمایئے۔

Marfat.com

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى

بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ

ظٰلِمُوْنَ ﴿٩٢﴾

آیت ۹۲۔ اور موسیٰؑ تمہارے پاس کھلے ہوئے معجزات لے کر آئے تو تم
ان کے (کوہ طور جانے کے) بعد بچھڑے کو معبود بنا بیٹھے اور تم (اپنے ہی حق میں)
ظلم کرتے تھے ○ ۹۲

Marfat.com

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ
الطُّوْرَ ط خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ط قَالُوْا
سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ط
قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

آیت ۹۳۔ اور جب ہم نے تم (لوگوں) سے عہد واثق لیا اور کوہ طور کو تم پر
اٹھا کھڑا کیا (اور حکم دیا کہ) جو (کتاب) ہم نے تم کو دی ہے اس کو زور سے پکڑو
اور (جو تمہیں حکم ہوتا ہے اس کو) سنو تو وہ جو (تمہارے بڑے تھے) کہنے لگے ہم نے سن تو
لیا لیکن مانتے نہیں۔ اور ان کے کفر کے سبب بچھڑا (گویا) ان کے دلوں میں
رچ گیا تھا۔ (اے پیغمبر ان سے) کہہ دو کہ اگر تم مومن ہو تو تمہارا ایمان تم کو
بُری بات بتاتا ہے ○ ۹۳

آیئے ان دو آیات کے مفہوم پر ذرا غور و فکر کریں۔ قوم بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر جانے کے بعد ان میں سے اکثر لوگوں نے اپنے اپنے زیورات اور نقدی کو پگھلا کر ایک بچھڑے کی شکل کا بت بنایا اور لگے اس کی پوجا کرنے اور بچھڑا گویا ان کے دلوں میں رچ بس گیا جو کہ سراسر کفر اور بہت بڑا گناہ تھا جس کے کفارے میں اپنے آپ کو ہلاک کیا یہ اللہ تعالیٰ کا غضب تھا جو ان پر نازل ہوا اور یقیناً" یہ بہت بڑی سزا تھی۔ آیئے دیکھئے ذرا غور کیجئے آج ہمارے پاس کیا ہو رہا ہے؟ یہ ہو رہا ہے کہ بیل گائے اور بت کی شکل تو نہیں بنائی لیکن دین کے عالموں اور بزرگوں کی قبروں کو بچھڑے سے زیادہ سجا کر بظاہر زیارت کی شکل میں پوجا کی جا رہی ہے۔ دن رات وہاں موجود رہ کر منتیں مانگی جا رہی ہیں مختلف اغراض کے لئے دعائیں مانگی جا رہی ہیں۔ برعکس اس کے اللہ تعالیٰ کے گھر یعنی مسجدیں جہاں حقیقت میں عبادت کرنے کا حکم دیا گیا دعائیں مانگنے کی اجازت دی گئی خالی پڑی ہوئی ہیں بس گنے چنے لوگ نماز ادا کرنے آجاتے ہیں بزرگوں کی قبریں جن کو بابا کی مزار یا درگاہ کہا جاتا ہے دن رات آباد ہیں پھولوں کی

Marfat.com

چادریں چڑھائی جاتی ہیں رو رو کر دعائیں مانگی جاتی ہیں اور اپنی مشکلیں بیان کی جاتی ہیں اور حاجات پوری ہونے کی دعائیں کی جاتی ہیں ہر جمعرات اور جمعہ کو پابندی کے ساتھ حاضری دی جاتی ہے۔ اور پھر لنگر بانٹا جاتا ہے عورتوں اور مردوں کو جوان بوڑھے اور بچوں کو پیر صاحب کے نام پر خیرات بانٹی جاتی ہے کھانا کھلایا جاتا ہے جبکہ ان لوگوں کے غریب رشتہ دار اور یتیم بچے ان کی امداد کے منتظر رہیں گے جن کا ان لوگوں کو خیال نہیں ان کی مدد کے لئے کوئی تیار نہیں ان کی اصلاح کی کوئی فکر نہیں۔ اس کے علاوہ بابا کے مزار یا درگاہ کا سالانہ عرس بھی منایا جاتا ہے جس پر ہزاروں لاکھوں روپیوں کا خرچ کرنا اپنا دینی فرض سمجھا جاتا ہے اور اس کار خیر میں حکومت کی طرف سے امداد اور حوصلہ افزائی بھی کی جاتی ہے۔ اے ایمان والو! ذرا غور کرو کیا یہ عمل دین اسلام کا ہے؟ حضورؐ نے یہ تعلیم عنایت فرمائی؟ کیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہو رہی ہے اور اس کا فرض ادا ہو رہا ہے؟ ذرا سوچو سمجھو اور غور کرو بنی اسرائیل کے اُس عمل میں اور ہمارے اِس عمل میں کیا فرق ہے؟ پھر کیوں نہ وہ سزا جو بنی اسرائیل کو ملی ہم کو بھی ملنی چاہئے اور حقیقت یہ ہے ویسی ہی سزا ہم کو مل رہی ہے مسلمانوں کے اکثر ملکوں میں دن رات لڑائی جاری ہے مسلمان مسلمان کو قتل کر رہا ہے دن دھاڑے شہروں اور دیہاتوں میں ڈاکے پڑ رہے ہیں۔ کوئی ان کو روکنے والا نہیں یہ اللہ تعالیٰ کا غضب ہے جو اس شکل میں ہم پر نازل ہو رہا ہے اے ایمان والو! قرآن پڑھو سمجھو اور اس پر عمل کرو اور اپنے بچوں کو دوستوں اور رشتہ داروں کو قرآن پڑھنے اور سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی دعوت دو اس میں ہم سب کی بھلائی ہے اور نجات ہے یہودی اور نصاریٰ کی تعلیم سے بچو۔ انہوں نے تو دنیا کو غلط راہ پر چلانے کی ٹھان رکھی ہے۔ اور اسی کو کار خیر سمجھ کر طرح طرح کے پروپیگنڈے دن رات کئے جا رہے ہیں وہ اُس زمانے میں بھی اِسی طرح کا پروپیگنڈہ کیا کرتے تھے کہ ہم لوگ ہی جنت میں جائیں گے ہمارے سوا اور کوئی جنت کا حق دار نہیں ہے۔

اسی بات کی تردید کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرما رہا ہے غور کیجئے ۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً

مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾

Marfat.com

آیت ۹۴۔ کہہ دو کہ اگر آخرت کا گھر اور لوگوں (یعنی مسلمانوں) کے لئے
نہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہارے ہی لئے مخصوص ہے تم اگر سچے ہو تو
موت کی آرزو تو کرو ○ ۹۴

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۹۵

آیت ۹۵۔ لیکن ان اعمال کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں یہ
کبھی اس کی آرزو نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے (خوب) واقف ہے ○ ۹۵

یہاں اس بات کی صاف صاف تردید کی جارہی ہے کہ جو دعویٰ یہ یہودی کررہے تھے کہ جنت میں تو صرف ہم لوگ ہی جائیں گے اور اس وقت کے مسلمانوں کو سیدھے راستے سے بھٹکانا چاہتے تھے لیکن ان کی اس بات کو کس طرح رد کیا گیا یعنی جنت تو مرنے کے بعد ہی ملے گی تو اگر تم اپنے وعدے میں سچے ہو تو پھر مرنے کی آرزو کرو یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال اور اپنی جان قربان کردو لیکن یہ مرنے کے نام سے گھبرا گئے مسلمان ان کی مکاریوں سے واقف تو نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ تو ان ظالموں کو خوب جانتا ہے مزید فرمایا جارہا ہے اور ان کی اصلی نیت کو اجاگر کیا گیا۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰي
حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ
اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ
يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝۹۶

Marfat.com

آیت ۹۶۔ بلکہ ان کو تم اور لوگوں سے زیادہ زندگی کے حریص دیکھو گے۔ یہاں تک کہ مشرکوں سے بھی زیادہ۔ ان میں سے ہر ایک یہی خواہش کرتا ہے کہ کاش وہ ہزار برس جیتا رہے۔ اگر اتنی لمبی عمر اس کو مل بھی جائے تو اسے عذاب سے تو نہیں چھڑا سکتی۔ اور جو کام یہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے ○ ۹۶

یہاں مشرکوں کا حوالہ اس لئے دیا جارہا ہے کہ مشرک تو اللہ تعالیٰ کی ذات میں اوروں کو شریک ٹھہراتے ہیں اور ان کی عبادت اور پوجاپاٹ بھی کرتے ہیں لیکن یہودی تو اہل کتاب ہیں ان کو تو اس کا علم ہے پھر بھی وہ ان مشرکوں سے بھی گئے گزرے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ انہوں نے ایسی ایسی باتیں اپنی طرف سے گھڑلیں جو کہ مشرک بھی نہیں کہتے یعنی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس دنیا میں ہم ہمیشہ رہیں گے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں اگر ان کو ہزار برس کی عمر مل بھی جائے تو پھر بھی ان کو موت کا مزا چکنا ہوگا زیادہ عمر ان کو عذاب سے بچا نہیں سکتی مگر ان کی خواہش یہ ہے کہ جتنی عمر بڑھے گی اتنا ہی مال جمع کیا جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ سب کی نیت اور اعمال کو دیکھ رہا ہے خواہ یہودی ہو خواہ عیسائی خواہ ہندو یا مسلمان ہو ان سب سے خوب واقف ہے جو کچھ یہ عمل کریں گے دنیا کی زندگی میں مرنے کے بعد ان کا حساب کتاب ہوگا چاہے وہ ایک دن جیئں چاہے وہ ہزار سال جیئں ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا اور اسی حساب کتاب کے بعد جزا اور سزا کے حق دار ہوں گے ہر ایک کے ساتھ انصاف کیا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

اب یہودیوں نے دوسری بات کہنا شروع کردی کہ فرشتے ہمارے دشمن ہیں ذرا غور کیجئے یہ قوم کس طرح کے بہانے اعتراضات اور سوالات کیا کرتی تھی ان کا مقصد صرف یہ ہوتا کہ کسی طرح سے حضورؐ لاجواب ہوجائیں تو ہم ان مسلمانوں کو دین اسلام سے الگ کردیں اور آج بھی یہی کچھ کیا جارہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ان کی ہر ایک چال کا منہ توڑ جواب نبیؐ پر وحی کے ذریعہ نازل فرمارہا ہے۔

قُلْ مَنْ كَانَ

عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۹۷

Marfat.com

آیت ۹۷۔ کہہ دو کہ جو شخص جبرئیل کا دشمن ہو (اس کو غصے میں مرجانا چاہیے) اس نے تو (یہ کتاب) اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے ○ ۹۷

نبیؐ سے فرمایا جارہا ہے اور یہاں یہ بات واضح کی جارہی ہے کہ جبرئیلؑ جو کلام جو حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے اس کو جوں کا توں آپؐ کے دل پر نازل کردیتے ہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کرتے ہیں کوئی فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی عمل نہیں کرسکتا اور نہ اپنی مرضی سے کوئی کام کرسکتا ہے اب رہی قرآن حکیم کی بات تو یہ کتاب تو ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ اپنے نبیوںؑ پر نازل فرمائی تھیں جن کو یہ یہودی اور عیسائی بھی مانتے ہیں لیکن یہ لوگ قرآن اور فرشتوں سے انکار اس لئے کررہے تھے کہ. وہ اگر قرآن حکیم کو مانتے ہیں تو پھر اُن تمام ناجائز کاروبار کو ترک کرنا ہوگا جو کچھ یہ کررہے تھے اسی لئے ضد اور ہٹ دھرمی پر اتر آئے سیدھے راستے کو خود بھی چھوڑ دیا اور دوسروں کو بھی بھٹکانے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے تو ایسے لوگوں کو تو حسد اور غصے میں مرجانا چاہیے۔

ارے نادانوں یہ کتاب یعنی قرآن حکیم تو ایمان والوں کو ہدایت دینے والی اور خوش خبری سنانے والی ہے لوگوں کو اندھیرے سے اجالے کی طرف لے جانے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام اور ہدایت بندوں تک پہنچانے والی کتاب ہے۔ تم غور کیوں نہیں کرتے

اب مزید فیصلہ کن بات فرمائی جارہی ہے۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾

آیت ۹۸۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا اللہ تعالیٰ دشمن ہے ○ ۹۸

Marfat.com

یہودیوں نے یہ کہنا شروع کردیا کہ یہ فرشتہ یعنی جبرئیل علیہ السلام جو کلام پہنچانے والے ہیں ہمارا دشمن ہے اس لئے کہ اس نے کئی بار ہمارے دشمنوں کو ہم پر غالب کیا کوئی اور فرشتہ ہوتا تو ہم مانتے۔ اس بات کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو رہا ہے کہ فرشتے جو کچھ عمل کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتے ہیں اور دنیا کی ساری مخلوق اپنے خالق کے حکم کے بغیر کوئی عمل نہیں کرسکتی جو لوگ فرشتوں کے دشمن ہیں اللہ تعالیٰ ان کا دشمن ہے وہ لوگ کبھی فلاح نہیں پاسکتے بُرائی کی بات سوچتے رہیں گے اور بُرے عمل کرتے رہیں گے اور آخرت میں جہنم کا ایندھن بن جائیں گے اور فرمایا جارہا ہے۔

وَلَقَدْ

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾

آیت ۹۹۔ اور ہم نے تمہارے پاس سلجھی ہوئی آیتیں ارسال فرمائی ہیں
اور ان سے انکار وہی لوگ کرتے ہیں جو بدکردار ہیں ○۹۹

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ

مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

آیت ۱۰۰۔ ان لوگوں نے جب اللہ تعالیٰ سے عہد واثق کیا تو ان میں سے
ایک فریق نے اس کو کسی چیز کی طرح پھینک دیا حقیقت یہ ہے کہ ان میں
اکثر بے ایمان ہیں ○ ۱۰۰

Marfat.com

وَلَمَّا جَآءَهُمْ

رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ

فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۗ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ

ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۰۱

آیت ۱۰۱۔ اور جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر (آخرالزماں) آئے اور وہ ان کی (آسمانی) کتاب کی بھی تصدیق کرتے ہیں تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں سے ایک جماعت نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں ○ ۱۰۱

بات اصل یہ تھی کہ حضورؐ نے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ فرمائی تو یہودیوں کو اپنے کاروبار یعنی سودی لین دین میں گھاٹا نظر آیا اِس کاروبار کے ذریعہ وہ لوگوں کو اپنے جال میں پھنسائے رکھتے تھے دوسری بات حرام اور حلال کی تمیز کھو چکے تھے بس ان کا نظریہ صرف یہی ہے کہ کسی طرح دولت کماؤ اور کمزور کو غلام بناؤ اور ان پر اپنی چودہراہٹ جماؤ ان کا یہ کام چل رہا تھا۔ نبیؐ آخرالزماں نے قرآن کے ذریعہ دعوتِ دین اور دعوتِ حق کی تعلیم دینی شروع فرمائی اور قرآن حکیم ہی کے ذریعہ ان کی آسمانی کتابوں کی تصدیق فرمائی لیکن ان یہودیوں میں سے اکثر لوگوں نے اصل کتاب کو خردبرد کرکے اس کی جگہ اپنے دل سے کتابیں لکھنی شروع کردی تھیں جس میں اُن کے ذاتی مفاد کا پہلو اجاگر ہوتا تھا۔ بھلا یہ لوگ حق بات کو کس طرح مان سکتے یعنی قرآن کو ماننے اور اس پر عمل لانے کا مطلب یہ کہ اپنی تمام نفسانی خواہشات اور ذاتی فائدوں کو ترک کردیا جائے جو کہ ان کے لئے ناقابل برداشت عمل تھا۔ ہاں اگر ان کو یہ بات بتائی جاتی کہ قرآن حکیم پر ایمان لانے سے تم کو ایک سے چار کا فائدہ ہوگا من مانی حرکتوں سے ان کو روکنے والا کوئی نہ ہوگا اور اس کو پڑھ کر پھونکنے سے جادو کا کام چلے گا تو یہ لوگ اس کتاب کی طرف مائل ہوجاتے یہ تو اُس وقت یہود یعنی بنی اسرائیل اور عیسایوں کا خیال تھا لیکن آج ہم مسلمانوں میں اکثر لوگ قرآن حکیم کو یہی سمجھے ہوئے ہیں گھروں میں قرآن کو سجا کر رکھنا باعث برکت کسی عزیز کے مرنے کے بعد چند لوگوں

Marfat.com

کو بلا کر ختم قرآن کروانا باعث نجات اور دکھ بیماری کے وقت کبھی کبھی پڑھنے سے صحت اور تندرستی آجائے گی بس ان کاموں کے لئے قرآن کا گھر میں رکھنا باعث تعظیم واحترام بن گیا خواہ اس کو زندگی بھر کھول کر نہ پڑھو اور اس کی ہدایت ونصیحت کو سمجھنے کی کوشش ہی نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر کوئی عمل ہی نہ کرو لیکن گھروں میں قرآن کو احترام کے ساتھ اونچی جگہ پر رکھنا تمام مشکلوں کا حل ہو جائے گا۔ اے ایمان والو! یہ تعلیم وتربیت یہودی اور عیسائیوں کی ہے جس کا پرچار انہوں نے کئی طریقوں سے کر رکھا ہے مثلاً" مقدس مقاموں کی تصویریں بڑے اہتمام کے ساتھ گھروں میں لگائے رکھنا خواہ اس کی پرنٹنگ جاپان میں ہو اٹلی میں لندن یا امریکہ میں ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا دوسرے قرآن کریم کو بہترین خوبصورت کپڑے میں لپیٹ کر کسی قیمتی صندوق میں بند کر کے کمرے میں رکھا جائے بھلے اس کو عمر بھر نہ پڑھو نہ سمجھو کوئی بات نہیں ہے۔ لیکن گھروں میں انگلش ناول جاسوسی اور فلمی رسالوں کی بھرمار ہونی چاہئے اور ان کتابوں رسالوں اور اخبارات کا باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کرنا چاہئے اور ان کو اس طرح یاد کرنا چاہئے کہ کسی محفل میں بات چھڑ جائے تو کسی سے کم معلومات نہ ہونے پائے مگر قرآن مجید کی تلاوت بھول کر بھی نہیں کرنا اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق نہ سہی لیکن ٹیلیویژن کے پروگرام باقاعدگی کے ساتھ دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ وی سی آر کا گھر میں رہنا باعث عزت ہے اور اس پر فخریہ ہے کہ روزانہ نئی نئی فلمیں دیکھی جائیں۔ حتیٰ کہ اپنے بچوں کو کھلی اجازت ہے کہ وہ کسی وقت بھی کوئی فلم دیکھ سکتے ہیں خواہ اس میں کارٹون ہو خواہ اس میں گانے بجانے کے پروگرام یا ڈانس ہو کوئی مضائقہ نہیں کوئی عیب نہیں سب جائز ہے۔ اگر ان کے نزدیک ناجائز کوئی بات ہے تو وہ قرآن کی تلاوت کرنا ہے۔ یہ ان کے نزدیک کیوں ناجائز ہے؟ اس لئے کہ اگر قرآن حکیم کی تلاوت کرتے اور سمجھتے ہوں تو اس پر عمل کرنا پڑے گا یعنی ان تمام باتوں کو ترک کرنا پڑے گا جس میں دن رات ہم اور ہمارے بال بچے پھنسے ہوئے ہیں اور اپنی کمائی کا بیشتر حصہ ان فضولیات میں خرچ کر رہے ہیں جس کی ہم کو بالکل پرواہ نہیں کوئی فکر نہیں اور نہ ایسی باتوں کی طرف سوچنے کا موقع ہی ملتا ہے۔ موقع اور وقت کیوں نہیں ملتا؟ اس لئے کہ یہ یہودی' عیسائی' ہندو اور تمام غیر مسلم جماعتیں دن رات ایسی ایسی پبلسٹی ایسے ایسے پروپیگنڈے نئے نئے انداز میں کرتے جا رہے ہیں کہ دنیا کے لوگ ہر روز ایک نئی چیز استعمال کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور اپنے آپ کو دنیا کی نظر میں یا اپنے حلقے میں اونچی سوسائٹی کے فرد کہلانے کی فکر میں اپنی زندگی کھپا رہے ہیں اور ان تمام چیزوں کو حاصل کرنے کی جستجو میں دن رات مال کمانے کی فکر میں سرگرداں ہیں طریقہ کار خواہ کچھ ہو بس دُھن یہ سوار ہے کہ ایک کے دس اور سو کے ہزار کس طرح ہوں اور ہزار سے لاکھ پھر لکھپتی اور لکھپتی سے کروڑپتی کس طرح سے کہلائیں دن رات اسی چکر میں اپنی زندگی کو کھپا دیا نہ اپنا

Marfat.com

ہوش نہ اپنے بال بچوں کا خیال نہ ماں باپ کی فکر نہ بھائی بہنوں کے رشتوں کا خیال نہ غریب رشتہ داروں کی مدد کا خیال نہ یتیموں کی پرورش کی ذمہ داری۔ ان تمام تعلقات اور تمام رشتہ داروں سے بے تعلق ہو کر صرف دولت سے رشتہ جوڑ لیا اور ان ہزلیات کے پیچھے پڑ گئے جن کو اللہ تعالیٰ قرآن کے ذریعہ سختی کے ساتھ منع فرماتا ہے قرآن کی ہدایت کو چھوڑ کر جادو منتر تعویز گنڈوں پر زیادہ یقین ہو گیا، محنت کم کی جائے دولت زیادہ سے زیادہ آنی چاہئے۔ ایسے ہی لوگوں کا ذکر کیا جا رہا ہے غور کیجئے۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا

الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ

اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ

فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ

الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ

وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ

خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

Marfat.com

آیت ۱۰۲۔ اور ان (ہزلیات) کے پیچھے پڑ گئے جو سلیمان[عم] کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمانؑ نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیاطین ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ اور ان باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے) جو شہر بابل میں دو فرشتوں (یعنی ہاروت اور ماروت پر اتری تھیں اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعۂ) آزمائش ہیں تم کفر میں نہ پڑو۔ غرض لوگ ان سے ایسا (جادو) سیکھتے جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے۔ اور کچھ ایسے منتر سیکھتے جو ان کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور جس چیز کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بری تھی۔ کاش وہ (اس بات کو) جانتے ○ ۱۰۲

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ط لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ع ⑩③

آیت ۱۰۳۔ اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں سے بہت اچھا صلہ ملتا۔ اے کاش وہ اس سے واقف ہوتے ○ ۱۰۳

ان آیات کو غور سے پڑھیئے اور اس کا اصل مقصد سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ وہ یہ کہ انسان جو کام اور جو عمل کرتا ہے اس سے اس کو مالی فائدہ پہنچنا ہی ضروری نہیں اور یہ نہ سمجھ لے کہ ہر کام کے بعد اس کو مال ہی ملنا چاہئے۔ لیکن اس کے برعکس یہودیوں کا مقصدِ حیات ہی مال کمانا تھا اور اب بھی یہی ہے بلکہ شدت کے ساتھ اس پر عمل ہو رہا ہے۔ تو اُس زمانے میں یہودیوں کو اپنے کاروبار کے علاوہ ایسے ذرائع کی تلاش رہتی تھی جس سے ان کو بغیر محنت کے زیادہ سے زیادہ مال و دولت مل جائے اس سلسلے میں انہوں نے جادو

Marfat.com

ٹونے اور کئی قسم کے عملیات کو بہت بڑھایا چڑھایا چنانچہ اس زمانے میں یہود کہا کرتے تھے کہ جادو ٹونا کوئی بری بات نہیں کیونکہ یہ سلسلہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے چلا آرہا ہے! غلط بلکہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہے۔

دراصل بات یہ تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں دیوؤں نے کئی قسم کے عملیات جادو ٹونا اور تماشوں کو جمع کرکے ایک کتاب بنا ڈالی اور اس کو اس وقت کے جاہل اور بے وقوف لوگوں میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کردی اور مشہور کردیا۔ یہ خبر حضرت سلیمان علیہ السلام کو پہنچی آپؑ نے وہ کتاب منگوائی اور اس کو ایک صندوق میں بند کرکے زمین میں دفن کروادیا لیکن جب حضرت سلیمان علیہ السلام کا وصال ہوا اس کے بعد دیوؤں نے اس صندوق کو زمین سے نکالا اور اس کتاب کو اس طرح مشہور کیا کہ حضرت سلیمانؑ اس کتاب کے ذریعہ اور اس کے عمل سے بادشاہت کیا کرتے تھے پھر یہ سلسلہ ایسا چلا کہ یہودی کہا کرتے کہ جادو حضرت سلیمان علیہ السلام سے ہے اور یہی بات حضورؐ کے زمانے میں یہودی دوسرے لوگوں سے کہا کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ قرآن کے ذریعے اسی بات کی تردید فرما رہا ہے۔ ہرگز نہیں سلیمانؑ جادو نہیں کرتے تھے اور نہ جادو ٹونے کا سلسلہ ان سے ہے یہ ہزلیات ہیں اور سراسر گناہ کے کام ہیں لیکن آج بھی لوگ ان جادو ٹونے کے پیچھے اپنی زندگی خراب کررہے ہیں اور طرح طرح کے عمل سیکھتے سیکھاتے پھرتے ہیں مثلاً" آج اس زمانے میں یہ لوگ یعنی یہودی عیسائی' ہندو اور غیر مسلموں نے ایسے ایسے طریقہ کار ایجاد کررکھے ہیں کہ لوگوں کو اپنے آپ بغیر محنت مشقت کے مال حاصل ہوجائے وہ ذریعے اور طریقہ کار کیا ہیں؟ وہ ہے سٹہ' جوا' ریس ڈربی اور مختلف قسم کے انعامات کے لالچ میں کاروبار چلارہے ہیں۔

اس کے لئے دن رات پروپیگنڈہ پبلسٹی کئے جارہے ہیں راتوں رات لکھ پتی بننے کے ذریعے تلاش کئے جارہے ہیں جس کی وجہ سے ہزاروں اور لاکھوں انسان ہر ملک میں ہر شہر میں اسی چکر میں سرگرداں ہیں اور اپنی زندگی کی کمائی کا بیشتر حصہ ان ہی ہزلیات میں تباہ کررہے ہیں جو کہ سراسر گناہ کا کام ہے اس کی سزا دنیا میں مختلف قسم کی تباہی سے ملتی ہے اور مرنے کے بعد ان کا ٹھکانہ دوزخ میں ہوگا۔ اے ایمان والو! ان ہزلیات یعنی جادو ٹونا' تعویز گنڈے' جوا' ریس' سٹا اور ناجائز کاروبار سے بچئے اور ان عملیات کے پیچھے اپنی قیمتی زندگی برباد نہ کیجئے اور نہ دنیا و آخرت کو خراب کیجئے۔ بلکہ قرآن کی تلاوت کیجئے اس کو سمجھئے اور اس پر عمل کیجئے اس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے اور نجات ہے۔

اسلام قبول کرنے کے بعد جو طریقہ جو راستہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود عمل کرکے دنیا کے سامنے پیش فرمایا اس پر عمل کرکے مسلمان مومن اور دین دار ہونے کا ثبوت دیجئے حضورؐ کے امتی بن کر زندگی گزارنے کی

Marfat.com

کوشش کیجئے۔ یہودی عیسائی اور ہندو اور غیر مسلم کی چالوں سے بچئے ان کی نقل میں اپنی جانوں کو مصیبت میں نہ ڈالئے۔ ان کے جھوٹے پروپیگنڈوں سے اپنے سچے دین کو نہ چھوڑیئے اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے اسی میں ہم سب کی نجات ہے کاش یہ بات یہودی عیسائی اور غیر مسلم بھی جانتے تو ان کے حق میں بھی بہت اچھا ہوتا اور ان کو اس کا بہت اچھا صلہ ملتا۔

Marfat.com

اب اسی سلسلہ میں یہود یوں کی دوسری حرکت پر جو حضورؐ کے ساتھ کیا کرتے تھے اس کی تنبیہ کی جارہی ہے اور اہل ایمان کو خبردار کیا جارہا ہے کہ وہ ایسی حرکت نہ کریں جو یہ یہودی اور کافر کرتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

آیت ۱۰۴۔اے اہل ایمان (گفتگو کے وقت اللہ تعالیٰ کے پیغمبرؐ سے) راعِنا نہ کہا کرو انظرنا کہا کرو اور خوب سن رکھو اور کافروں کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہے ○ ۱۰۴

بات یہ تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں یہودی بھی بیٹھا کرتے اور آپؐ کے ارشادات سنتے اور جو بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی یا اس کو برابر سن نہیں پاتے اور چاہتے کہ دوبارہ سنیں تو یہودی راعِنا کہتے یعنی ہماری طرف توجہ فرمایئے اور پھر ارشاد کیجئے مگر ان کی زبان میں اس لفظ کا مطلب احمق اور متکبر اور دوسرے ذرا زبان دبا کر کہتے تو رعینا ہو جاتا یعنی اس کا مطلب ہمارا چرواہا تو یہ کینہ پرور اس طرح مخاطب ہوتے مسلمانوں کو ان کی شرارت اور کینہ پروری بدنیتی کا حال معلوم نہ تھا یہ لوگ بھی اس لفظ کو یاد کر کے کبھی کبھی کہا کرتے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا راعنا کا لفظ جس کے کئی معنے ہوتے ہیں اپنے نبیؐ کے لئے مت استعمال کرو بلکہ اس کی جگہ اُنظرنا کہا کرو کیونکہ اس لفظ کے صرف ایک معنی ہے یعنی ہماری طرف متوجہ ہوئیے پھر فرمایئے اس میں دوسرے معنوں کا احتمال نہیں۔ غور کیجئے کہ یہودی کیسی کیسی حرکتیں اور عمل کرتے تھے ظاہر کچھ اور باطن میں کچھ قرآن کریم میں بار بار ان کی غلط چالوں کا پردہ چاک کیا جارہا ہے اور ان کی دشمنی کو صاف صاف بیان کیا جارہا ہے ان کو سمجھیں اور غور کریں اور دین کے دشمنوں سے ہر وقت ہوشیار اور خبردار رہیں اسی میں ہماری بھلائی ہے۔ مزید فرمایا جارہا ہے۔

Marfat.com

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ

كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ

عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾

آیت ۱۰۵۔ جو لوگ کافر ہیں اہل کتاب یا مشرک اور اس بات کو پسند نہیں

کرتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے خیر (و برکت) نازل ہو اور اللہ تعالیٰ تو جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل کا مالک ہے ○ ۱۰۵

جب یہودیوں نے دیکھا کہ ہماری سخت مخالفت کے باوجود حضورؐ کے دین میں لوگ داخل ہوتے ہی جارہے ہیں اور مسلمانوں کی عزت و تکریم بڑھتی ہی جارہی ہے۔ اس بات سے ان کو سخت جلن اور حسد پیدا ہونے لگی جس کی وجہ سے وہ ہر وقت اس تاک میں رہتے کہ کہیں سے کوئی نہ کوئی کمزوری کی بات تلاش کریں اور دین کے خلاف قرآن کریم کے آیتوں کے خلاف کچھ نہ کچھ اعتراض کرکے لوگوں کو بھٹکانے میں کامیاب ہو جائیں لہٰذا آج بھی یہی کچھ ہو رہا ہے بلکہ اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کو مسلمانوں ہی کے درمیان لڑایا جارہا ہے آپس میں ایک دوسرے کا دشمن بنایا جارہا ہے۔ لیکن ان نادانوں کو یہ نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اس کو کوئی نہیں روک سکتا اور جس کو ذلیل کرنا چاہے اس کو کوئی بچا نہیں سکتا اب یہودیوں نے قرآن کی آیتوں کے متعلق اعتراض کرنا شروع کر دیا اس پر اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر غور کیجئے

Marfat.com

مَا نَنْسَخْ مِنْ

اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾

آیت ۱۰۶۔ ہم جس آیت کو منسوخ کردیتے یا اسے فراموش کرا دیتے ہیں تو
اس سے بہتر یا ویسی ہی اور آیت بھیج دیتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ
تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے؟ ○ ۱۰۶

یہودی مسلمانوں سے کہتے اور طعنہ دیتے کہ تمہاری کتاب میں بعض آیت نسخ ہوتی ہے اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی تو پھر اس میں کیا برائی یا عیب دیکھا کہ اس کو موقوف اور منسوخ کردیا؟ اس بات پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عیب نہ پہلی آیت میں تھا اور نہ عیب بعد کی آیت میں یہ تو اس مالک کا حکم ہے ہدایت ہے وہ جب چاہتا ہے جو چاہتا ہے فرما دیتا ہے وہ مالک ہے وہ آقا ہے وہ شہنشاہ ہے اس کی بادشاہت میں کسی کا دخل نہیں وہ تو حکم دے کر یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ کون میرے حکم کی تعمیل کرتا ہے اور کون میرے حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ یہ اس کی حکمت ہے اس کو کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے بندے کا کام حکم کی تعمیل کرنا ہے اعتراض اور سوال کرنا ابلیس شیطان کا کام ہے بندے کا کام بندگی ہے اور حکم کی تعمیل ہے بس اسی میں اس کی بھلائی ہے نجات ہے۔ مزید فرمایا جارہا ہے اور یہ بتایا جارہا ہے کہ وہ ذات پاک جس کے حکم کی پابندی کرنی ہے وہ کیا ہستی ہے؟

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾

Marfat.com

آیت ۱۰۷۔ تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت صرف
اللہ تعالیٰ کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ○ ۱۰۷

أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ

تَسْـَٔلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ ۗ وَمَنْ

يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿١٠٨﴾

آیت ۱۰۸۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے پیغمبر سے اسی طرح کے سوال کرو
جس طرح کے سوال پہلے موسیٰ سے کئے گئے تھے۔ اور جس شخص نے ایمان
(چھوڑ کر اس) کے بدلے کفر لیا اور سیدھے رستے سے بھٹک گیا ○ ۱۰۸

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِّنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ

كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا

تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ

بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٩﴾

آیت ۱۰۹۔ اور بہت سے اہل کتاب اپنے دل کی جلن سے یہ چاہتے ہیں کہ
ایمان لا چکنے کے بعد تم کو پھر کافر بنا دیں حالانکہ ان پر حق ظاہر ہو چکا ہے تو
تم معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا (دوسرا) حکم بھیجے۔ بے
شک اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے ○ ۱۰۹

Marfat.com

اب یہاں یہ بات واضح کی جارہی ہے کہ یہ دشمنی اور جلن کیوں؟ اور دوسرا حکم کیا ہے؟ دراصل بہت سے یہودی، عیسائی، کافر اور اہل کتاب کو اس بات کی جلن ہو رہی تھی کہ ہماری اتنی مخالفت کے باوجود ان مسلمانوں پر کوئی اثر نہیں ہوا بلکہ ان کو کامیابی ہوتی جارہی ہے اور رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ لوگ ایمان لا رہے ہیں حالانکہ یہ اہل کتاب یہ بھی جانتے تھے کہ محمدؐ اللہ کے نبی ہیں جن کا ذکر ان کی کتابوں میں موجود تھا وہ سچے نبیؐ ہیں اور ان کا دین سچا ہے لیکن بجائے اس کے وہ ان پر ایمان لے آتے ان کو حسد اور جلن پیدا ہو گئی اور سخت مخالفت پر اتر آئے۔ اس بناء پر دوسرا حکم نازل ہوا کہ ان یہودیوں کو جو مدینہ شہر کے باہر آباد ہیں ان کو یہاں سے نکال دو اس بات پر ان کو مسلمانوں سے اور دین اسلام سے دشمنی بڑھتی گئی۔

مسلسل چودہ سو سال سے یہ دشمنی بڑھتے ہی جارہی ہے اور آج بھی یہی حال ہے ان یہودی اور عیسائیوں کا آج بھی اسی طرح کی دشمنی ان کے دلوں میں موجود ہے اور یہ لوگ دین اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں یہ کبھی دوست اور ہمدرد نہیں ہوسکتے حسد و کینہ ان کے دلوں میں بھرا ہوا ہے اور دن رات مسلمانوں کی مخالفت میں لگے ہوئے ہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں روپیہ اس بات میں لگایا جارہا ہے کہ کسی طرح مسلمانوں میں اتحاد ہونے نہ پائے اور دنیا میں ترقی نہ کرپائیں۔ اور اللہ کے سچے دین کا پرچار نہ کرسکیں ان کی یہ حالت اب بھی ہے اور اُس وقت بھی تھی یہ کبھی راہ راست پر آنے والے نہ تھے اسی بناء پر نبیؐ سے فرمایا جارہا ہے کہ ان لوگوں کی حرکتوں کو معاف کردیجئے اور درگزر فرمائیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور زمین آسمانوں کا مالک ہے اسی پر بھروسہ رکھو کسی سے گھبرانے اور ڈرنے کی ضرورت نہیں وہی سارے جہانوں کا بادشاہ ہے مالک ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبیؐ کے ذریعے ایمان والوں کی تسلی فرمائی جارہی ہے اور ہدایت دی جارہی ہے اور اس ہدایت پر عمل کرنے کا حکم دیا جارہا ہے۔ وہ کیا حکم ہے؟

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾

Marfat.com

آیت ۱۱۰۔ اور نماز ادا کرتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور جو بھلائی اپنے لئے آگے بھیج رکھو گے اس کو اللہ تعالیٰ کے ہاں پالو گے۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے ○ ۱۱۰

یہاں صاف صاف اس بات کی وضاحت ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور عمل صالح کرو گے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ضرور پاؤ گے اس پر یہودیوں نے دوسری بات کا پروپیگنڈہ کرنا شروع کر دیا کہ جنت میں صرف یہودی اور عیسائی جائیں گے۔ ان لوگوں کو اس بات کا جواب دیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کے ذریعہ فرما رہا ہے۔

وَقَالُوْا

لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ

تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

صٰدِقِيْنَ ۝۱۱۱

آیت ۱۱۱۔ اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سوا کوئی جنت میں نہیں جانے کا۔ یہ ان لوگوں کے خیالات باطل ہیں (اے نبیؐ ان سے) کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو ○ ۱۱۱

یہ بہت بڑا چیلنج ہے دعویٰ ہے کہ اے یہودیو! عیسائیو!! اور دنیا کے تمام لوگو!!! اگر تم اس بات میں سچے ہو کہ جنت کے حق دار صرف تم ہی ہو تو اِس بات کی دلیل پیش کرو لیکن اُس وقت سے آج تک کسی نے دلیل پیش نہیں کی۔ اب ان لوگوں کے اعمال پر غور و فکر کیجئے سود لینا دینا جوا کھیلنا کھلانا شراب پینا پلانا ناچ گانا، فحش قسم کے کھیل تماشے اور ظلم و زیادتی اپنے کاروبار کے لئے ہر جائز ناجائز عمل کو اپنے فائدہ کے لئے کرنا اور دوسروں کے نقصان کی کوئی پرواہ نہ کرنا ہر کام کو ذاتی منافع کے لئے کرنا اپنی ذات کو سب پر فوقیت دینا

Marfat.com

دین ودھرم کو ایک طرف ہٹا کر بُرے کاموں کا بڑھ چڑھ کر پرچار کرنا اور غریبوں کمزوروں کو نئے نئے ہتھکنڈوں سے غلام بنانا بھلائی کو چھوڑ کر برائی کو اپنانا کیا یہی ان کے دین کی تعلیم ہے جن کی بناء پر یہ لوگ جنت کے حق دار بنیں گے؟ یا وہ لوگ جو اللہ کے حکم کی پابندی کرتے ہیں یعنی نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے روزے رکھتے ہیں غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرتے ہیں ظالم کو ظلم سے روکتے مظلوم کی حمایت کرتے اپنے اور پرائے کی بھلائی چاہتے جوا شراب اور ناچ گانے سے پرہیز سودی کاروبار کو حرام سمجھتے ہوئے اس سے دور رہتے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ لٹا دینا دین کی خاطر جہاد کرنا حق کی خاطر باطل کا مقابلہ کرنا اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے لئے اپنی جان قربان کر دیتے ہیں ۔

اب یہ فیصلہ ہم کو بت پرست اور ان یہودیوں اور عیسائیوں کو کرنا ہے اور جو کچھ عمل کریں گے اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے پاس پائیں گے۔ اس سے زیادہ کیا وضاحت ہو سکتی ہے اور اس سے بڑھ کر کیا دلیل دی جا سکتی ہے۔ دنیا کا کوئی دین سوائے دین اسلام کے اور دنیا کی کوئی کتاب سوائے قرآن کے یہ دلیل پیش نہیں کر سکتی۔ اے ایمان والو! قرآن پڑھو سمجھو اور غور کرو اور اس پر عمل کرو اسی میں آپ کی اور سب کی بھلائی ہے اور تمام مشکلات کا حل ہے۔ اسی میں زندگی کی ان تمام باتوں کا علاج موجود ہے جس کی ہم سب کو تلاش ہے یعنی سکھ چین عزت خوشحالی اور امن وامان

اب ان لوگوں کی تعریف اور وضاحت فرمائی جا رہی ہے جو نیک عمل کرتے ہیں ۔

بَلٰى ق مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ

مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

Marfat.com

آیت ۱۱۲۔ ہاں جو شخص اللہ تعالیٰ کے آگے گردن جھکا دے (یعنی ایمان لے آئے) اور وہ نیکو کار بھی ہو تو اس کا صلہ اس کے رَبّ کے پاس ہے اور ایسے لوگوں کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ○ ۱۱۲

ملاحظہ فرمایئے۔ اب اس سے زیادہ اور کیا وضاحت ہو سکتی ہے نیک اور بد عمل اچھے اور برے کی پہچان کروی گئی اس میں کوئی حجت نہیں ہو سکتی یہ کھلی دلیل ہے اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اگر اب بھی کوئی انکار کرے تو اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ ضدی ہٹ دھرم منکر اور حاسد ہے۔ یہ لوگ دل کی جلن کو بجھانے کے لیے طرح طرح کے پروپیگنڈے اور قسم قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں اور پھر یہ ایک دوسرے کے دشمن ہو جائینگے جیسا کہ یہود اور نصاریٰ کے بارے میں فرمایا جا رہا ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى

شَيْءٍ ص وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ لا
وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
مِثْلَ قَوْلِهِمْ ج فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا
كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

آیت ۱۱۳۔ اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی رستے پر نہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی رستے پر نہیں۔ حالانکہ وہ کتاب (الٰہی) پڑھتے ہیں اسی طرح بالکل انہی کی سی بات وہ لوگ کہتے ہیں جو (کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک) تو جس بات میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اِس کا اُن میں فیصلہ کر دے گا ○ ۱۱۳

Marfat.com

یہ یہود عیسائی اور مشرک صرف دین اسلام ہی کے دشمن اور مخالف نہیں ہیں بلکہ یہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے مخالف ہیں کیونکہ جو بات یہودی کو بھلی لگتی ہے وہ بات عیسائی کو اچھی نہیں لگتی اور جو بات عیسائی کو اچھی لگتی ہے وہ بات یہودی کو نہیں بھاتی یہ لوگ اسی طرح ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے ہیں حالانکہ وہ کتاب اللہ پڑھتے ہیں لیکن بالکل اسی طرح بات کرتے ہیں جس طرح مشرک لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات میں اوروں کو شریک کرتے ہیں حالانکہ ان اہل کتاب کو صاف صاف واضح کردیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کوئی شریک نہیں لیکن یہ لوگ نہایت ہی گمراہ اور نادان ہیں اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ قیامت کے دن فرمائے گا۔ قیامت کے دن کیوں فیصلہ کیا جائے گا؟ یہ خالص اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے اور اللہ تعالیٰ نہایت بردبار اور غفور الرحیم ہے وہ اپنے بارے میں اتنی جلد خفا نہیں ہوتا لیکن انسان جاہل جلدباز اور ظالم ہے۔ ان کے ظلم اور جہالت کو واضح کیا جارہا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ

اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ

مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي

الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

آیت ۱۱۴۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کئے جانے کو منع کرے۔ اور ان کی ویرانی میں سعی ہو۔ ان لوگوں کو کچھ حق نہیں کہ ان میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔

ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے ۱۱۴

یہ بات ان لوگوں سے کہی جارہی ہے یعنی یہود بنی اسرائیل اور عیسائی سے جبکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے گھروں میں یعنی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر کرنے کے لئے منع کیا تھا۔ اور آج بھی کئی ملکوں میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ مسجدوں کو بند کیا جارہا ہے مسجدوں کو توڑنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں بیت المقدس جو مسلمانوں کا قبلہ اول ہے اس پر بنی اسرائیل یعنی غیر مسلمین کا قبضہ ہے لیکن ساری دنیا کے مسلمان مل کر بھی اس مسجد کو ان سے چھڑانے کی طاقت وہمت نہیں رکھتے۔ کیوں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ جان ومال کا نقصان ہوگا اور دشمن کی طاقت بہت بڑی ہے اور اللہ سے نہیں ڈرتے حقیقت میں جس سے ڈرنا چاہئے۔ تو ان لوگوں کو دنیا میں ذلت اور رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے چاہے وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم ہوں اے ایمان والو! ذرا اس آیت کو غور سے پڑھیئے اور سوچئے کہ ہم لوگ کس مقام پر پہنچے ہوئے ہیں؟ جبکہ ہم کو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ اور اسی سے ڈرنا چاہئے تھا لیکن اس ایک رَبّ کو چھوڑ کر کِن کِن لوگوں سے ڈرنے لگے اور ان لوگوں پر بھروسہ اور آسرا کئے ہوئے ہیں جو دین اسلام کے ازلی دشمن ہیں؟ جس کا نتیجہ ہمارے سامنے موجود ہے کہ ہم دنیا میں کس طرح ذلیل وخوار ہوئے جارہے ہیں!

اے ایمان والو! قرآن پڑھو، سمجھو اور اس پر عمل کرو اسی میں ہماری بھلائی عزت اور نجات ہے۔ اگر قرآن حکیم کی تعلیم کو نظر انداز کردیا تو دنیا میں ذلت ہے رسوائی ہے اور آخرت میں سخت عذاب تیار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق اور سمجھ دے کہ ہم دنیا میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ رکھیں اور اسی سے ڈرتے رہیں اور اسی سے مدد مانگتے رہیں اے ہمارے رب ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تیری ہی مدد چاہتے ۔

فرمایا جارہا ہے ۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ

اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

آیت ۱۱۵۔ اور مشرق ومغرب سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے تو جدھر تم رخ کرو ادھر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ساحب وسعت اور باخبر ہے ○ ۱۱۵

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ جب بھی دعا مانگے اپنے رب کو اپنے سامنے موجود اور حاضر سمجھے اور جب

Marfat.com

تم اپنے کاروبار میں رہتے ہو تب بھی یعنی دن رات اپنے رب کو اپنے سامنے موجود سمجھو کہ وہ ہر وقت ہم کو دیکھ رہا ہے یہ کیفیت ہر وقت رہنی چاہیے یعنی انسان اپنے رب کی عبادت کرے خواہ دعا مانگے یا اپنے کاروبار میں مشغول رہے اپنی ذات کو اللہ تعالیٰ کے سامنے ہر وقت موجود رکھے کیوں؟ اس لیے کہ ہر جگہ ہر سمت اسی کی ہے مشرق اور مغرب سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور ہر جگہ موجود ہے اس کا تصور اس کا خیال ہر دم ہونا چاہیے۔ لیکن نماز کے لئے ایک سمت یعنی اللہ تعالیٰ کا گھر یعنی کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا کہ کون اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کرتا ہے اور کون نافرمانی کرے گا اس کا امتحان ہے بے شک اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور بڑا باخبر ہے وہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ ہم کر رہے ہیں اور جو کچھ سوچ رہے ہیں وہ ہمارے دلوں کے بھید جانتا ہے۔ اب ان لوگوں کے لئے فرمایا جارہا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں غیر اللہ کو شریک ٹھہراتے ہیں اور شرک کی باتیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی تردید فرمارہا ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ

اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

آیت ۱۱۶۔ اور یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے (نہیں) وہ پاک ہے۔ بلکہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اور سب اس کے فرمانبردار ہیں ○ ۱۱۶

یہاں صاف صاف فرمایا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں اور نہ اس کا کوئی شریک ہے وہ ذات ان چیزوں سے پاک ہے ہاں بلکہ وہ سارے جہان کا خالق ہے اور مالک ہے اور زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے فرشتے جن و بشر سب اسی ایک اللہ سبحان تعالیٰ کی مخلوق بندے اور غلام ہیں اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی تعریف فرما رہا ہے تاکہ اس کے بندوں کو معلوم ہو جائے کہ اپنے خالق و مالک کی کیا صفات ہیں ؟

Marfat.com

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط

وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾

آیت ۱۱۷۔ (وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس کو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے ○ ۱۱۷

غور فکر کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کی حکمت و عظمت وہ جب بھی اور جو کچھ کرنا چاہتا ہے صرف حکم فرما دیتا ہے اور وہ بات ہو جاتی ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہم سب اس کے محتاج ہیں وہ حاکم ہے ہم سب اس کے محکوم ہیں وہ خالق ہے ہم سب اس کی مخلوق ہیں وہ مالک ہے ہم سب اس کے غلام ہیں۔ انسان اپنے آپ کو چاہے کتنا ہی بڑا سمجھے کتنا ہی ہوشیار اور عقلمند جانے چالاک و چالباز بنے پھر بھی وہ محکوم اور مجبور ہے جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہو گا اس وقت تک کسی عمل کا انجام حاصل نہیں ہو گا کسی عمل کا نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا کیوں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو تین باتوں کا اختیار دے رکھا ہے ایک سوچنے کے لئے دماغ' نیت اور ارادے کے لئے دل اور عمل کرنے کے لئے سارا جسم یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے انسانوں کو دے رکھا ہے انسان جس نیت سے عمل کرے جو کچھ سوچ کر عمل کرے یہ سب بندے کے اختیار میں ہے لیکن اس عمل کا نتیجہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے انسان اپنی نیت کے تحت عمل کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کے تحت اس کے عمل کا نتیجہ اس کو عنایت فرماتا ہے ہماری زندگی میں اس کی چھوٹی سی مثال ہے کہ ایک بچہ کسی اسکول میں تعلیم پاتا ہے وہ کسی کلاس میں مسلسل ایک سال تک پڑھتا ہے اور اپنے کورس کی تمام کتابیں اور سبق یاد کر لیتا ہے اور اس کے بعد مقررہ وقت پر اپنی پوری توجہ کے ساتھ امتحان بھی دے دیتا ہے۔ اب یہاں تک اس کا اپنا عمل ختم ہو گیا۔ اس کے بعد اس کی کامیابی کا دارومدار صرف ممتحن پر ہے وہ امتحان دینے والے بچے کے پرچے جانچے گا اس کے جوابات پر غور کرے گا اور پھر اسی لحاظ سے اس کو نمبر دے گا ان ہی نمبروں کے لحاظ سے اس کو کامیابی کا درجہ ملے گا فرسٹ کلاس' سیکنڈ کلاس' تھرڈ کلاس پاس یا فیل یہ سب کچھ ممتحن کے ایما پر منحصر ہے۔ اس عمل سے صاف صاف یہ بات واضح ہو گئی کہ تعلیم حاصل کرنا پھر اس پر محنت کرنا اور پھر امتحان دینا یہاں تک بچے کے اختیار میں ہے لیکن اس میں کامیابی اور ناکامی ممتحن کے اختیار میں ہے

Marfat.com

بچے کے اختیار میں نہیں۔ پس یہ دنیا امتحان گاہ ہے بازیچہ اطفال نہیں۔

اللہ سبحان تعالیٰ کی

حکمت میں کوئی شریک نہیں وہ ہر چیز سے پاک ہے وہ یکتا ہے اور سارے جہان کا مالک ہے دنیا کی ساری تعریفیں صرف اسی ذات بابرکات کے لئے ہیں انسان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے یہی بندگی ہے یہ زندگی ہے۔

جو لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے ان کے لئے فرمایا جارہا ہے اور جو یہ جانتے ہیں ان کے لئے اشارہ ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا
اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ
لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

آیت ۱۱۸۔ اور جو لوگ (کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک) وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی۔ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی ان ہی کی سی باتیں کرتے تھے۔ ان لوگوں کے دل آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ جو لوگ صاحب یقین ہیں ان کے (سمجھانے کے لیے) ہم نے نشانیاں بیان کردی ہیں ○ ۱۱۸

اہل کتاب یعنی یہودی و نصاریٰ وغیرہ تو اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے طرح طرح کے بہانے بناتے رہے لیکن جو مشرک تھے انہوں نے ایک الگ نئی بات تراشنا شروع کی یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں اس طرح ہوگئے جس طرح ان سے پہلے کے لوگ اس قسم کی باتیں کیا کرتے تھے ان مشرکوں اور ان اہل کتاب میں کوئی فرق نہیں گویا ان کے دل آپس میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں یہ سب ایک ہی بات جانتے

Marfat.com

وہ یہ کہ اصل بات پر ایمان نہ لاؤ۔ باطل کی پیروی کرو اور حق کو حق نہ کہو یہ تھا ان لوگوں کا عمل۔
لیکن جو لوگ صاحب یقین اور ایمان والے ہیں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں دنیا میں دیکھتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں سنتے ہیں سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتے اور اپنے آخری نبیؐ محمد رسول اللہ کی پیروی کرنے میں کوئی عذر کوئی حیلہ کوئی حجت نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرمارہا ہے۔

إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا

وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ أَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾

آیت ۱۱۹۔ (اے محمدؐ) ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اہل دوزخ کے بارے میں تم سے کوئی پُرسش نہیں ہوگی ○ ۱۱۹

نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو

رات دن یہی فکر لگی ہوئی تھی کہ جو دین حق کی دعوت دی جارہی ہے۔ مشرک کافر اور اہل کتاب اس پر ایمان کیوں نہیں لاتے! اللہ تعالیٰ سب کے دلوں کے بھید جانتا ہے وہ اپنے نبیؐ کے دل کی بات جانتا ہے اور نبیؐ کی فکر اور پریشانی کو بھی۔ اسی بناء پر اللہ تعالیٰ آیت نمبر۱۱۹ میں کھلی کھلی بات فرما رہا ہے کہ اے میرے نبیؐ آپ کیوں ان لوگوں کی فکر کررہے ہو آپ کا کام صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام ہدایت اور نصیحت ان لوگوں تک پہنچا نا اور سمجھا دینا ہے اب اس کو قبول کرنا یا انکار کرنا ان لوگوں کے اختیار میں ہے اور جو آپ کے پیغام کو قبول کریں گے ان کے لئے اس کا انجام بہت خوب ہے اور جو اس پیغام سے انکار کریں گے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے عذاب ہے پھر ان دوزخیوں کے بارے میں آپ سے کوئی جواب طلبی نہیں ہوگی ہم ان سے نپٹ لینے کے لئے کافی ہیں۔ اور اب فیصلہ کن بات فرمائی جارہی ہے۔

Marfat.com

وَلَنْ

تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ

مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَالْهُدٰى ۭ وَلَىِٕنِ

اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۱۲۰

آیت ۱۲۰۔ اور تم سے نہ یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی۔ یہاں تک کہ ان کے مذہب کی پیروی اختیار کرلو (ان سے) کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے اور (اے نبیؐ) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی اللہ تعالیٰ کی وحی) کے آجانے پر بھی ان کی خواہشوں پر چلو گے تو تم کو (عذاب الٰہی سے) بچانیوالا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار ○ ۱۲۰

اے ایمان والو! اس آیت کو بار بار پڑھئے اور غور و فکر کیجیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے کیا فرما رہا ہے کہ اے نبیؐ اگر آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہدایت آنے کے بعد ان مشرکوں اور کافروں کی خواہشات کی ذرا بھی پیروی کی تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ غور کیجئے یہ بات کس سے کہی جارہی ہے اپنے نبیؐ سے اپنے رسولؐ سے اپنے آخری پیغمبرؐ سے تو ہماشما کا کیا انجام ہوگا تو پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو محمدؐ رسول اللہ کی امت میں رہتے ہوئے مسلمان کہلانے والے ان یہودی عیسائی اور مشرکوں کی پیروی کررہے ہوں اور بت پرستوں کی نقل میں اپنی زندگی بدل ڈالی ہو ان کا حشر ان کا انجام کیسا ہوگا؟ جبکہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور احکام کی کتاب قرآن جوں کی توں موجود ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تو پھر اس پر عمل کیوں نہیں کیا جارہا ہے؟ اس لئے کہ ان یہودی عیسائی مشرکوں اور کافروں کی ایجاد کی ہوئی نئی نئی چیزوں کے ذریعے گمراہ کن تعلیم و تربیت کو اپنایا جارہا ہے! ان کی حرکتوں پر فدا ہو رہے ہیں!! اور ساتھ ساتھ اپنی محنت سے کمائی ہوئی دولت کو ان فضولیات میں خرچ کئے جارہے ہیں اور اپنی نسلوں کو

Marfat.com

تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور پھر فخر سے کہتے ہیں کہ ہم اپنے بچوں کو ماڈرن تعلیم' تربیت سے آراستہ کررہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ماڈرن تعلیم اور ٹیکنیک کو حاصل کرنا اچھی بات ہے کسی بھی اچھی تعلیم کو سیکھنا عیب نہیں لیکن جس تعلیم و تربیت سے برائی اور بے حیائی پیدا ہو اس کو حاصل کرنا کوئی فخر کی بات نہیں۔ آج کل جو تعلیم دی جارہی ہے وہ دولت خرچ کیے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی جب تعلیم حاصل کرنے کے لئے دولت خرچ کی جائے گی تو پھر اس تعلیم سے دولت کمانے کی تربیت بھی ملتی جائے گی۔ یہ طریقہ تعلیم و تربیت یہودی' عیسائی اور مشرکوں کا ہے اور اُن لوگوں کا پروپیگنڈہ ہے کہ دولت سے تعلیم حاصل کرو اور تعلیم سے دولت کماؤ اور دولت کو جمع کرو بینکوں میں پھر بغیر محنت کے نفع کماؤ کھاؤ پیو اور عیش کرو بس!! پھر اس دنیا سے چل بسو کوئی تم کو پوچھنے والا نہیں" اور یہ اہل کلیبا کا نظامِ تعلیم ایک سازش ہے فقط دین و مروت کے خلاف"۔ اے ایمان والو! اس آیت ۱۲۰ سے صاف صاف ظاہر ہے کہ جو ان مشرکوں کافروں یہودیوں اور عیسائیوں کی پیروی کرے گا اس کی سزا دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں ان کا ٹھکانا دوزخ میں ہوگا نہ تو وہاں کوئی بچانے والا ہوگا اور نہ آخرت میں کوئی مددگار ہوگا یہ نصیحت اُن کے لئے ہے جو قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد قرآن کے احکام معلوم ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے کے بجائے کافروں' مشرکوں اور یہودیوں عیسائیوں کی پیروی کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر بہت سخت ہوگا۔ اب فرمایا جارہا ہے اُن لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اہل کتاب ہیں۔

اَلَّذِیْنَ

اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ
یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع

آیت ۱۲۱۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے وہ اس کو (ایسا) پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے۔ یہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو

Marfat.com

لوگ اس کو نہیں مانتے وہ خسارہ پانے والے ہیں ○ ۱۲۱

یہاں ان لوگوں کا ذکر ہو رہا ہے جو کتاب اللہ پر ایمان لائے اور اس کو ایسا پڑھتے جیسا اس کو پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا تھا ان میں یہودی بھی شامل ہیں۔ ان ہی یہودیوں میں کچھ لوگ مگر بہت کم ایسے بھی تھے جو اپنی کتاب کو سمجھ کر پڑھتے اور اسی کے حوالے سے قرآن حکیم پر ایمان لے آئے۔ ان میں ایک عالم تھے جن کا نام عبداللہ بن سلام تھا وہ حضورؐ پر قرآن پر ایمان لے آئے اور ان کے ساتھ اور بھی لوگ مسلمان ہو گئے۔ اور جو لوگ ایمان نہیں لائے اور قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں مانا وہ خسارہ پانے والے نقصان اٹھانے والے ہو گئے۔ یعنی بنی اسرائیل سے فرمایا جا رہا ہے۔

يٰبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ

الَّتِيٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿۱۲۲﴾

آیت ۱۲۲۔ اے بنی اسرائیل میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کئے
اور یہ کہ میں نے تم کو اہل عالم پر فضیلت بخشی ○ ۱۲۲

یہ بات پھر دہرائی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بار بار ان لوگوں کو اپنے احسانات کی یاد دلوائی جا رہی ہے نہ صرف یہودی بنی اسرائیل اور عیسائیوں کو یاد دلائی جا رہی ہے بلکہ ہر اس انسان کے لئے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی نعمت سے نوازا ہے اور ہم سب پر احسان کئے جا رہا ہے۔ ہم سب کو یہ بات سمجھنی چاہئے ورنہ اس کا انجام کیا ہو گا ملاحظہ ہو۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا

يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ

يُنصَرُونَ ﴿۱۲۳﴾

Marfat.com

آیت ۱۲۳۔ اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ
آئے اور نہ اس سے بدلا قبول کیا جائے اور نہ اس کو کسی کی سفارش کچھ
فائدہ دے اور نہ لوگوں کو (کسی طرح کی) مدد مل سکے ○ ۱۲۳

اس آیت کو اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھالیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کا حال صاف صاف بیان فرما رہا ہے کہ اس دن صرف اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت اور انصاف ہوگا ہر انسان کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا اس دن کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہیں آئے گا کسی مجرم سے اس کے جرم کے بدلے کوئی چیز قبول نہیں کی جائے گی جیسا کہ دنیا میں اپنے جرموں کو چھپانے کے لئے مال اور دولت خرچ کئے جاتے ہیں۔ اس دن کسی کی سفارش نہیں چلے گی جیسا کہ دنیا میں لوگ جائز اور ناجائز کام کے لئے بڑے بڑے لوگوں کی سفارش کروا کر دوسرے حق داروں کا حق مار کر اپنا کام نکالتے رہے اس دن گناہ گاروں اور مجرموں کو بچانے کے لئے کوئی چال کوئی حربہ استعمال نہیں ہوگا جیسا کہ دنیا میں یہ لوگ اپنے غنڈوں اور ایجنٹوں کے ذریعہ کسی بھی مجرم کو چھڑانے کی حرکت کیا کرتے تھے۔ یہ سب باتیں وہاں نہیں چلیں گی۔ اس دن انصاف ہوگا عدل ہوگا اور جو کچھ دنیا کی زندگی میں عمل کئے گئے اس کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا۔ یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے سے ہٹ کر غلط راستے پر چلے یعنی حق بات سے انکار کیا ناحق کا ساتھ دیا ظلم اور ناانصافی کرتے رہے، رشوت دیتے رشوت لیتے رہے حرام اور حلال میں کوئی فرق نہیں سمجھا جھوٹ اور دھوکے بازی سے دولت کما کر غریبوں کا حق مارتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت حاصل کر کے اپنے ناجائز کاموں پر خرچ کرتے رہے اور اُس کی آیتوں سے انکار کرتے رہے ان کا ٹھکانہ دوزخ میں ہوگا اس دن ان کو اس سزا سے بچانے والا کوئی مددگار کوئی وکیل نہیں ہوگا جیسا کہ دنیا میں یہودی اور عیسائیوں نے اس بات کا پروپیگنڈہ اور چرچا کر رکھا ہے کہ قیامت کے دن ہم کو ہمارے گناہوں کی سزا سے بچانے والے ہمارے پیغمبر ہوں گے وہ ہماری سفارش کریں گے اور ہم کو دوزخ کی آگ سے بچالیں گے اس بات کا چرچا مسلمانوں میں بھی کیا گیا اور ان سے بڑھ چڑھ کر اپنے گناہ سے اپنے جرم سے چھٹکارہ حاصل کرنے کا ذریعہ اپنے نبیؐ کو بنالیا اس خیال سے ہم کو دنیا میں پوری پوری آزادی حاصل ہوگئی کہ جو چاہو من مانی کئے جاؤ قیامت کے دن تو ہماری سفارش اور ہماری مدد کے لئے ہمارے نبیؐ ہیں ہمیں کیا ڈر ہے۔ ذرا غور و فکر کیجئے جب سب نبیوںؑ نے اپنی اپنی امت کے گناہ گار لوگوں کی سفارش کردی تو اب دوزخ میں جانے والا کوئی نہ رہا دوزخ تو ہوگئی خالی نہ کسی کو سزا ملی اور نہ وہاں کوئی مجرم رہا واہ کیا خوب خیال ہے کتنا اچھا پروپیگنڈہ ہے گناہوں سے بچنے کا۔ تو گویا اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں اس کے کلام میں جو بار بار دوزخ کا ذکر کیا گیا اس کا

Marfat.com

مطلب ہی کچھ نہ رہا نعوذ باللہ۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور ہدایت کی توفیق عطا فرمائے۔

اے ایمان والو! آیت نمبر ۱۲۳ کو بار بار پڑھئے اور یاد کر لیجئے اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ گناہوں اور کفر سے بچ کر ہی زندگی گزارنا' اپنے اعمال کو درست کرنا اور نبیؐ پر قرآن پر ایمان لانے ہی سے دوزخ سے چھٹکارا مل سکتا ہے اس کے علاوہ سب باتیں دھوکہ و فریب ہیں۔ یہودی عیسائی اور مشرکوں کی چالوں میں نہ پھنسئے اپنی ذات کو اور اپنی اولاد کو بچایئے بس۔ قرآن پڑھئے سمجھئے اور اس پر عمل کیجئے اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے اور قیامت کے دن نجات کا ذریعہ ہے۔

Marfat.com

[illegible] کے [illegible] سے [illegible] کی راہ میں اپنے سب
[illegible] سے [illegible] کے [illegible] ان کا ذکر
[illegible]

[illegible]

وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَٰهِيمَ رَبُّهُۥ بِكَلِمَٰتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ
قَالَ إِنِّى جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِى ۖ
قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٢٤﴾

[illegible] جب اللہ تعالیٰ نے چند باتوں میں ابراہیم کی آزمائش کی تو
[illegible] سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بناؤں گا
[illegible] (پیشوا بنایئے) اللہ تعالیٰ نے
فرمایا کہ میرا عہد ظالموں کے لئے نہیں ہوا کرتا ﴿١٢٤﴾

اس آیت کو غور سے پڑھئے اور سوچئے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو اپنا خاص انعام و اکرام دینا چاہتا ہے تو اس کی ہر طرح سے آزمائش فرما کر اس کا امتحان لیتا ہے۔ بغیر امتحان کے کسی کو کوئی درجہ نہیں ملتا کسی کو نبوت نہیں ملتی کسی کو خلافت اور رسالت نہیں ملتی یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے قانون ہے اس میں کسی کا دخل نہیں۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش کی گئی اور امتحان لیا گیا اور جب آپ اس آزمائش اور امتحان میں کامیاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو سارے جہان کا پیشوا بنا دیا اور ان کی اولاد میں سے جو اس کی آزمائش میں پورے اترے ان کو بھی نبوت رسالت کا درجہ ملا۔ لیکن ان میں جو ظالم جابر اور مغرور ہو گئے ان کے لئے کوئی مقام نہیں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے کوئی وعدہ نہیں فرمایا۔ چاہے وہ نبی کی اولاد ہو یا وہ نبی کے

Marfat.com

خاندان کا فرد۔غور کیجئے اور سوچئے اللہ تعالیٰ کے قانون وحکمت اور عظمت اس
کے احکام وہدایت کو۔ ۔ ۔ فرمایا جارہا ہے

وَاِذْ جَعَلْنَا

الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ

مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ

اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ

وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾

آیت ۱۲۵۔ اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے جمع ہونے اور
امن پانے کی جگہ مقرر کیا۔ اور (حکم دیا) کہ جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے
تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو اور ابراہیم اور اسمٰعیل کو کہا کہ طواف کرنے
والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے
والوں کے لئے میرے گھر کو پاک صاف رکھا کرو ○ ۱۲۵

ذرا اس بات پر غور کیجئے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کتنا احسان ہے کہ اپنی عبادت کے لئے دنیا میں صرف ایک جگہ کو مقرر فرمایا اور اپنے پیغمبر کے ہاتھ سے تعمیر کروایا وہ ہے بیت اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا گھر اور تعمیر کرنے والے پیغمبروں کا نام ہے حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیلؑ علیہ السلام مقصد تعمیر یہاں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اس کا فائدہ یعنی اس جگہ کو اس شہر کو امن کی جگہ مقرر کردیا گیا یعنی بیت اللہ کے احاطے میں جو شخص بھی داخل ہوگا وہ امن پائے گا خواہ وہ کتنا ہی قصوروار کیوں نہ ہو اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا جب تک وہ اس گھر کے احاطے میں موجود رہے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے غور کیجئے جب کوئی قصور کرکے اس گھر میں داخل ہو تو اس کو پناہ مل جاتی ہے تو جب کوئی اس گھر میں خالص عبادت کے لئے آجائے تو اس کو کیا کچھ نہیں مل سکتا؟ سبحان اللہ الحمدللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ اور

Marfat.com

فرمایا جارہا ہے کہ میرے اس گھر کو ہروقت پاک صاف رکھا کرو۔ اور جس مقام پر حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو ہروقت پاک صاف اس لئے رکھا جائے کہ یہاں ہروقت اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتی رہے گی اس لئے ان لوگوں کے لئے یعنی بیت اللہ کا طواف کرنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حمدوثنا کے لئے اعتکاف میں بیٹھنے والوں کے لئے اس گھر کو پاک صاف رکھا جائے۔ اور جس جگہ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے کھڑے ہوکر عبادت کی تھی اس جگہ کو تمام لوگوں کے لئے نماز کی جگہ مقرر فرما دیا۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا انعام ان کے لئے جو اس کی آزمائش میں پورے اترتے ہیں جو اس کے امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر اب اللہ تعالیٰ کے ان خاص بندوں کا عمل اور نیت ملاحظہ فرمایئے اپنی اولاد اور اپنی امت کے لئے کیا دعا مانگی جارہی ہے؟

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ
اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ
اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾

آیت ۱۲۶۔ اور جب ابراہیمؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب اس جگہ کو امن کا شہر بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائیں ان کے لئے کھانے کو میوے عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کافر ہوگا میں اس کو بھی کسی قدر متمتع کروں گا (مگر) پھر اس کو (عذاب) دوزخ کے (بھگتنے کے) لئے ناچار کردوں گا اور وہ بری جگہ ہے ○ ۱۲۶

حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ دعا کی کہ اے میرے رب اپنے اس پاک گھر کی بدولت اس شہر کو امن کی جگہ بنادے اور جہاں پہاڑی اور ریت کے سوا کچھ نہیں

Marfat.com

ہے یہاں کے رہنے والوں میں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور قیامت کے دن جب اعمال کا حساب کتاب ہوگا اس پر ایمان رکھتے ہوں ان کے لئے کھانے کو غذا اور میوے عطا فرما تو بڑی حکمت والا اور مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خلیلؑ سے فرماتا ہے کہ میں ان لوگوں کو بھی دوں گا جو کفر کرتے ہیں کیونکہ میں سب کا رب ہوں۔ لیکن کافر یہ نہ سمجھ لے کہ ان سے ان کے کفر اور گناہ کا حساب نہیں لیا جائے گا بلکہ ان کو سخت سزائیں دی جائیں گی دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں ان کو جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا جو بہت بری جگہ ہے۔ اس آیت کے مطلب پر غور کیجئے۔ وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچھا کھانے' اچھا پہنے اور اچھا رہنے کے لئے جو نعمتیں عطا کی گئیں وہ یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ یہ سب کچھ اپنی ہوشیاری چالاکی اور طاقت کے بل بوتے پر حاصل کر رہے ہیں اور ان تمام چیزوں کو جس طرح چاہیں خرچ کریں اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا نہ یہ ان کی بھول ہے یہ سب کفر کی باتیں ہیں انسان کو جو کچھ بھی مل رہا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور کرم سے مل رہا ہے یہ اس کی حکمت ہے وہی جانتا ہے کس کو کیا دینا ہے بندے کا کام اللہ کی عبادت کرنا اور صرف اسی سے التجا کرنا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیلؑ نے کیا۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ
مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾

آیت ۱۲۷۔ اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے (تو دعا کیے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے ○ ۱۲۷

اس آیت کو غور سے پڑھیئے اور سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ جب اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست کہا ان کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں جب اللہ کے گھر کی تعمیر خود کر رہے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے رب سے یہ دعا بھی کئے جا رہے تھے کہ اے ہمارے رب ہماری

Marfat.com

اس خدمت کو قبول فرما بے شک تو سب کچھ جاننے والا اور سب کچھ سننے والا ہے۔ آیئے ذرا ہم اپنے اعمال کا جائزہ لیں جب بھی ہم میں سے کوئی شخص کوئی غیر معمولی عمل کرتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے اور اس کے اس عمل کا دنیا بھر میں پروپیگنڈہ کیا جائے اور اپنے تئیں یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ اب جنت کا حق دار بن گیا بے فکر ہو جاتا ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے سب کے لئے دعا خیر مانگنی چاہیے جس طرح اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے اپنے رب کے حضور دعا مانگ رہے ہیں۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ

لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ص وَاَرِنَا

مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾

آیت ۱۲۸۔ اے ہمارے رب ہم کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھیئو اور ہماری
اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا مطیع بناتے رہیو اور (اے ہمارے رب)
ہمیں ہمارے طریق عبادت بتا اور ہمارے حال پر (رحم کے ساتھ) توجہ فرما
بے شک تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے ○ ۱۲۸

ذرا غور کیجئے یہ دعا اُس عبادت کے لئے کی جارہی ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھر یعنی بیت اللہ کو آئیں تو اس عبادت کا طریق کار کیا ہونا چاہیے؟ تاکہ ہم اور ہماری اولاد اور جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اُن کو عبادت کے ذریعہ دنیا میں بھلائی اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بن جائے۔ مزید دعا کا تسلسل جاری ہے۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع

Marfat.com

آیت ۱۲۹۔ اے ہمارے رب ان (لوگوں) میں سے ایک رسول مبعوث
کیجیو جو انکو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کرے اور کتاب اور دانائی سکھایا
کرے اور ان کے دلوں کو پاک صاف کیا کرے بے شک تو غالب (اور)
صاحب حکمت ہے ○ ۱۲۹

اللہ تعالیٰ کے عظیم بندوں کی دعاؤں کو ملاحظہ فرمایئے وہ نہ صرف اپنے لئے دعا مانگتے ہیں بلکہ سارے جہاں کے انسانوں کی نجات اور بھلائی کے لئے دعا مانگتے ہیں اور ساتھ ساتھ آنے والی نسلوں کے لئے بھی کہ شہر مکہ میں جہاں اللہ تعالیٰ کا گھر قائم کیا گیا میری اولاد اور خاندان کے لوگوں میں سے ایک رہبر معبوث کیجیو تاکہ وہ سارے جہان کے لئے رحمت بن کر اللہ کی حکمت بھری آیتوں کو کھول کھول کر بیان کرے اور لوگوں کو دانائی کی باتیں بتائے تاکہ لوگ ان پر عمل کر کے دنیا میں امن وامان سے رہیں اور آخرت میں عذاب سے نجات پائیں۔ اے ہمارے رب بے شک تو صاحب حکمت اور زبردست طاقت والا ہے۔

یہی وہ دعا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر بہت سے نبیوں کے بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں آخری نبیؐ حضرت محمدؐ رسول اللہ کو مبعوث فرمایا اور وہ ساری دنیا کے لوگوں کے لئے رحمت کا پیغام لے کر آئے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر اپنی آخری کتاب یعنی قرآن کریم نازل فرما کر یہ اعلان کردیا کہ بس یہ آخری نبیؐ ہیں اور یہ آخری کتاب ہے جس کو نازل کر کے دین کو مکمل کردیا گیا اور جو اس دین اسلام کو قبول کرے گا اور اس کتاب پر عمل کرے گا اسے دنیا میں عزت راحت اور امن حاصل ہوگا اور مرنے کے بعد اس کا صلہ بہتر سے بہتر اللہ تعالیٰ کے پاس موجود ہے اسی کتاب یعنی قران کریم کے لئے فرمایا گیا اب اس کتاب میں قیامت تک کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا اور نہ دنیا میں محمدؐ رسول اللہ کے بعد کوئی نبی آنے والا ہے یہی آخری نبیؐ اور آخری کتاب یعنی قرآن کریم ہے۔ ایک حدیث میں ہے حضورؐ نے فرمایا کہ میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا ہوں حضرت عیسیٰؑ کی بشارت اور اپنی والدہ کا خواب ہوں اسی حدیث سے حالیؔ نے ایک بیت کا مضمون اخذ کیا ہے۔

"ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا دعائے خلیلؑ اور نوید مسیحاؑ اور پھر اسی کتاب کے ذریعے دین ابراہیمؑ کی وضاحت فرمائی گئی۔

Marfat.com

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ

اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ

وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

آیت ۱۳۰۔ اور دین ابراہیم سے کون روگردانی کرسکتا ہے بجز اس کے جو نہایت ناداں ہو۔ ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ(زمرہ) صلحا میں ہوں گے ○ ۱۳۰

اِذْ قَالَ لَهٗ

رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

آیت ۱۳۱۔ جب اُن سے اُن کے رَبّ نے فرمایا کہ اِسلام لے آؤ تو انہوں نے عرض کی کہ میں رب العالمین کے آگے سر اطاعت خم کرتا ہوں ○ ۱۳۱

اللہ تعالیٰ کا حکم اور اس کی تعمیل کا انداز ملاحظہ ہو جب یہ حکم حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کو پہنچا کہ اپنے رَبّ کے حکم کو مانو اور صرف اسی کی اطاعت کرو تو حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے فوراً عرض کی میں اپنے رَبّ پر ایمان لاتا ہوں جو سارے جہان کا پیدا کرنے والا ہے اور اپنا سر اسی کے سامنے جھکاتا ہوں جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا اور سب کا مالک ہے آپؑ اسلام لے آئے۔ اسی اطاعت اور فرمابرداری کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا خلیل منتخب فرمایا اور خلیل اللہ کا درجہ عطا فرمایا اور رہتی دنیا تک ان کی عبادت اور اطاعت کو پسند فرما کر سارے جہان کے لوگوں کے لئے فرض کردیا گیا سبحان اللہ یہ ہے اطاعت کا صلہ دنیا میں بھی عزت اور آخرت میں بھی اعلیٰ مقام ہوگا۔

اے ایمان والو! یہ نہ سمجھو کہ بغیر امتحان اور قربانی اور اطاعت و عبادت کے دنیا اور آخرت میں عزت حاصل کرسکو گے۔ مزید فرمایا جارہا ہے ملاحظہ فرمایئے۔

Marfat.com

وَوَصّٰى

بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى

لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

آیت ۱۳۲۔ اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی اور
یعقوبؑ نے بھی (اپنے فرزندوں سے یہی کہا کہ بیٹا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے
اسی دین کو پسند فرمایا ہے تم مرنا تو مسلمان ہی مرنا ○ ۱۳۲

اس آیت میں صاف طور پر وضاحت کردی گئی کہ دین اسلام کو حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے قبول فرمایا اور اسی دین کو ان کی اولاد حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ علیہ السلام نے اور ان کی اولاد یعقوب علیہ اسلام نے قبول کیا اور پھر یعقوبؑ علیہ السلام نے اپنے فرزندوں سے فرمایا کہ بیٹا جب تک زندہ رہو اسی دین پر قائم رہنا اور مرنا بھی تو اسی دین اسلام پر کسی وقت بھی اس دین سے جدا نہ ہونا۔
یہ وہی بنی اسرائیل ہیں جو اپنے آپ کو نبیؑ کی اولاد کہتے ہیں تو اب یہ کس دین کی پیروی کر رہی ہے ؟
دوسری بات جو غور طلب ہے وہ یہ کہ آج اس قوم کے علاوہ ہم مسلمانوں میں اکثر لوگ کس دین پر چل رہے ہیں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر رہے ہیں؟ اور کتنے لوگ دین اسلام کے خلاف عمل کر رہے ہیں ، مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق نظر آرہا ہے ؟
تیسری بات ۔ ہم مسلمانوں میں سے کتنے لوگ دین کی تبلیغ میں مشغول ہیں اور زیادہ بال بچوں کے لئے مال کمانے کی فکر میں کتنے سرگرداں ہیں ؟ اسی سلسلہ میں جبکہ بنی اسرائیل کو ان کے جد امجد حضرت یعقوب علیہ اسلام نے اپنی اولاد سے جو عہد لیا اس پر غور کیجئے ۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ

لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ

وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ

وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

Marfat.com

آیت ۱۳۳۔ بھلا جس وقت یعقوبؑ وفات پانے لگے تو تم اس وقت موجود تھے جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود یکتا ہے اور ہم اسی کے حکم بردار ہیں ○ ۱۳۳

ان یہودی یعنی بنی اسرائیل سے فرمایا جارہا ہے کہ جب یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے اس بات کی تصدیق کروائی کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے اور کون سا دین اختیار کرو گے؟ تو ان کے بیٹوں نے کہا کہ ہم آپ کے رب کی عبادت کرینگے اور آپ کے والد حضرت اسحاق علیہ اسلام اور انکے بھائی حضرت اسماعیل علیہ اسلام اور ان کے والد حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے رب کی عبادت کرینگے تو اس وقت تم لوگ موجود تو نہ تھے بلکہ تم کو اس قرآن کے ذریعہ جو تمہارے دادا کے بڑے بھائی حضرت اسمٰعیلؑ علیہ السلام کی اولاد میں سے آخری نبی محمدؐ رسول اللہ پر نازل ہوا بتایا جارہا ہے کہ ان کی اولاد بنی اسرائیل نے وہی اسلام قبول کیا تھا۔ وہ جماعت گزر چکی اور تم لوگ ہٹ دھرم ہوچکے سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔ جبکہ تمہارے بڑوں نے وعدہ کیا تھا دین اسلام پر قائم رہیں گے لیکن ان کے بعد تم لوگ اس وعدہ پر قائم نہ رہ سکے۔ اسی بناء پر فرمایا جارہا ہے۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾

آیت ۱۳۴۔ یہ جماعت گزر چکی ان کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا اور تم کو تمہارے اعمال کا۔ اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں ہوگی ○ ۱۳۴

Marfat.com

یہودیوں کو یہ یقین تھا کہ جو کچھ ہمارے باپ دادا نے عمل کیا تھا یعنی ان کے گناہوں اور ان کے ثواب میں ان کی اولاد بھی شریک اور اس عمل میں اولاد کا بھی حصّہ ہے اور اسی بناء پر ہم کو ثواب ملتا رہے گا خواہ ہم کچھ بھی عمل کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ اس بات کو اور خیال کو رد فرماتا ہے بلکہ صاف صاف یہ فرمایا جارہا ہے کہ نہیں جو کچھ عمل تم کروگے اس کا بدلہ تم کو ملے گا اور جو کچھ وہ کرگئے اس کا حساب ان سے لیا جائے گا۔

اے ایمان والو! یہ عیسائی اور یہودی لوگوں کو گمراہ کررہے ہیں غلط پروپیگنڈے دن رات کئے جارہے ہیں اور لوگوں کو سیدھے راستے سے بھٹکا رہے ہیں لوگوں کو دنیاوی لالچ اور سبزباغ دکھا کر اپنے طریقے کار پر چلانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب یعنی قرآن حکیم کے ذریعہ لوگوں کو آگاہ کیا جارہا ہے اور اپنے نبیؐ سے فرمایا جارہا ہے۔

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ

قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ

الْمُشْرِكِينَ ﴿١٣٥﴾

آیت ۱۳۵۔ اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہوجاؤ تو سیدھے رستے پر لگ جاؤ۔ (اے پیغمبران سے) کہہ دو (نہیں) بلکہ (ہم) دین ابراہیمؑ (اختیار کئے ہوئے ہیں) جو ایک اللہ کے ہورہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے ○ ۱۳۵

یہ اس پروپیگنڈے کا جواب ہے جو وہ لوگ اُس وقت کررہے تھے یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح ہوجاؤ تاکہ نجات پاؤ یعنی جو کچھ ہم عمل کررہے ہیں تم بھی وہی عمل کرو۔ اس وقت ان کے اس پروپیگنڈے کا اثر تو نہ ہوا لیکن یہ سلسلہ جاری رہا اور آج تک جاری ہے اور طرح طرح کے ہتھکنڈوں اور دنیاوی رنگینیوں کی چمک دمک دکھا کر لوگوں کو بھٹکایا جارہا ہے۔ ان کو معلوم ہے کہ دین اسلام میں وہ تمام خرافات نہیں ہیں جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں یعنی اللہ کی ذات میں اوروں کو شریک کرنا سودی کاروبار

Marfat.com

کے بغیر کوئی کام نہ کرنا' شراب نوشی کو سوسائٹی کا اہم جزو قرار دینا' حرام جانوروں کو اپنی من بھاتی غذا میں شامل کرنا' اور نہ ماں کا لحاظ نہ باپ کی عزت نہ بہن کا خیال نہ بیٹی کی پروا نہ بیوی کی حفاظت نہ غیروں کا لحاظ' نہ شرم وحیا کا پاس معاشرے میں جو چاہو سو کرو کسی قسم کی روک ٹوک نہیں کوئی عیب نہیں اس عمل کو انسانی آزادی کا نام دیا گیا اور قرآن کی تعلیم سے دور کر دیا گیا تاکہ اچھے اور بُرے کی کوئی تمیز ہی نہ کر سکے۔ آج ہمارا یہ حال ہے کہ بُری بات کو بُرا نہیں سمجھ رہے اور حق کو حق نہیں کہا جا رہا ہے۔

اے ایمان والو! قرآن کی تعلیم کو جاری کرو خود پڑھو اور اپنی اولاد کو پڑھاؤ اس کو سمجھو اور لوگوں کو سمجھاؤ اس پر خود عمل کرو اور دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی دعوت دو یہی مسلمان مومن کا فرض ہے اسی بات کو صاف صاف الفاظ میں فرمایا جا رہا ہے۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ

اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ

النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ

وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

آیت ۱۳۶۔ (مسلمانو!) کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر اتری اس پر اور جو (صحیفے) ابراہیم اسماعیل' اسحاق' یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے ان پر اور جو (کتابیں) موسیٰ اور عیسیٰ کو عطا ہوئیں ان پر اور جو پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے ملیں (ان سب پر) ایمان لائے ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم (اللہ رب العزت) کے فرماں بردار ہیں ○ ۱۳۶

Marfat.com

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ

فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۳۷

آیت ۱۳۷۔ تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یاب ہو جائیں۔ اور اگر منہ پھیر لیں (اور نہ مانیں) تو وہ (تمہارے) مخالف ہیں اور ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے ○ ۱۳۷

آیت نمبر ۱۳۷ کو غور سے پڑھئے۔ اگر یہ لوگ یعنی یہود اور عیسائی بھی تمہاری طرح ایمان لے آئیں یعنی لا إله إلا الله واحده لا شریک کہیں اور مانیں اور اس پر عمل کریں تو یہ ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر اس سے روگردانی کریں اور نہ مانے تو تم اس بات کی فکر نہ کرو اور تم اپنے دین پر قائم رہو اور جب تم اپنے دین پر قائم رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے گا ان لوگوں کی مخالفت سے تم کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچ سکتی لیکن مسلمانوں تم بھی ان کے بہکاوے میں آکر اپنے دین کے راستے سے الگ ہو گئے تو اس کی ذمہ داری تم پر ہوگی اور جو ذلت رسوائی اور تکلیف ان کو ملی ہے وہ تم کو بھی مل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور سننے والا ہے۔

Marfat.com

اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کے دھوکے اور غلط پروپیگنڈوں سے بچو اور اپنے دین پر قائم ہو جاؤ طاغوت سے بچو۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت یعنی نماز' روزہ' زکوۃ کی پابندی اور حج کی ادائیگی کی استطاعت ہو تو دیر نہ کرو اور قرآن کو ترجمے کے ساتھ تلاوت کرو اور اس کے جو احکام ہیں اس پر پابندی کے ساتھ عمل کرو اپنے معاشرے کے افراد اور اپنے گھر کے افراد کے سدھارنے کا معقول بندوبست کرو۔ یہ کیا بات ہے کہ اپنی ذات کو مالدار بنانے کا پروگرام تو کر لیا یعنی اپنے مال کو بینکوں میں جمع کر کے بے فکر ہو گئے اور اس کے حاصل شدہ سود جس کو نفع کا نام دیا گیا۔ اپنی روزی کا ذریعہ بنا لیا۔ غیر مسلم لوگوں کے پروپیگنڈوں میں آکر حلال اور حرام کا فرق ہی ختم کر دیا! اپنی ساری توجہ اور توانائی جائیدادیں بنانے میں صرف کر دی اس میں شک نہیں کہ گھر بنانا بری بات نہیں لیکن گھر کے لئے زندگی کا قیمتی وقت قربان کرنا کوئی ثواب کا کام نہیں فرض نہیں۔ ہم مسلمانوں کا فرض تو یہ ہے کہ دین اسلام کی صحیح تعلیم تربیت حاصل کریں اور اپنے بال بچوں کو اس پر عمل کرانے کی کوشش کریں اور پھر یہ دعوتِ دین محلّہ کے افراد کو پہنچانے کا بندوبست کریں اور پھر تجارت میں صنعت میں اور زندگی کے تمام شعبوں میں ایمانداری دیانتداری جفاکشی اور اللہ کے قانون کا پرچار کریں یہی مسلمان کی زندگی کا مقصد ہے یہی دین اسلام کی دعوت ہے اور یہی زندگی ہے اسی کا نام بندگی ہے۔ بس یہی ثواب کا کام ہے اور یہی ہمارا فرض ہے۔

اے ایمان والو! قرآن پڑھو' سمجھو اور اس پر عمل کرو اسی میں ہماری عزت ہے کامیابی ہے اور مرنے کے بعد آخرت میں اس کا بہت اچھا صلہ ہے۔ نہ وہاں کوئی غم ہو گا اور نہ کسی قسم کی پریشانی ہو گی۔ دنیا کی خوش رنگ زندگی کے دھوکے میں نہ آیئے خود بچئے اور اپنی اولاد کو بچایئے۔ اللہ تعالیٰ سے وابستگی رکھئے دین اسلام کو اختیار کیجئے اس بارے میں فرمایا جا رہا ہے۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

آیت ۱۳۸۔(کہہ دو کہ ہم نے) اللہ تعالیٰ کا رنگ (اختیار کر لیا ہے) اور اللہ تعالیٰ سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں ○ ۱۳۸

Marfat.com

فرمایا جارہا ہے مومنوں سے کہ اُن لوگوں سے کہہ دو کہ ہم نے دنیا کی رنگینیوں سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرلیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے رنگ سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رنگ کیا ہے؟ اس کا مطلب ہے اس کے حکم اور ہدایت کی پابندی اور اس کی رضا میں راضی رہنا امیری ہو یا غریبی تنگدستی ہو یا تونگری صحت ہو یا بیماری آزادی ہو یا حکومت ہر حال میں اس کی شکر گزاری کرنا۔ دن رات اس معبود برحق کا ذکر اور عبادت کرتے رہنا اور اسی دھن میں مگن رہنا اسی کے بتائے ہوئے راستہ پر خود چلنا اور دوسروں کو اس پر چلنے کی ہدایت دینا جن کاموں سے منع کیا گیا ان سے کنارہ کرنا دین اسلام پر قائم رہنا اللہ تعالیٰ کی توحید کی تعلیم دینا اور لوگوں کو اس پر قائم رہنے کی دعوت اور ہدایت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو جانا یہ اصل رنگ ہے جو اس رنگ میں رنگ گیا وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو گیا جو اس رنگ کو چھوڑ کر صرف دنیا کی رنگین خواہشات کا طالب ہو گیا وہ نہ دنیا میں کامیاب ہو سکتا اور نہ آخرت میں اس کا کوئی بہتر ٹھکانا بن سکتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے وہی سب کو پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کا مالک ہے۔ ایمان والوں سے فرمایا جارہا ہے

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَ

رَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ

مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

آیت ۱۳۹ (ان سے) کہو کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو
حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا رب ہے اور ہم کو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملے گا)
اور تم کو تمہارے اعمال (کا) اور ہم خاص اسی کی عبادت کرنے والے ہیں ○ ۱۳۹

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ

وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ

Marfat.com

نَصٰرٰی ط قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ط وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾

آیت ۱۴۰۔(اے یہود ونصاریٰ) کیا تم اس بات کے قائل ہو کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد یہودی اور عیسائی تھے۔(اے محمدؐ ان سے) کہو کہ بھلا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی شہادت کو جو اس کے پاس (کتاب میں موجود) ہے چھپائے اور جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ○ ۱۴۰

اب یہودیوں اور عیسائیوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ حضرت ابراہیمؑ یہودی اور عیسائی تھے بلکہ اور پیغمبروں کو بھی اپنی طرف منسوب کرتے تھے یعنی ان سب کو یہودی اور عیسائی کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کی تردید کی اور فرمایا کہ ان کے حال سے تم زیادہ واقف ہو یا اللہ تعالیٰ؟ حضرت ابراہیمؑ نہ وہ یہودی تھے نہ عیسائی بلکہ صرف ایک اللہ کے فرمابردار تھے ان کا مذہب اسلام تھا یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔

اُن سے کہہ دیجئے کہ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کے بارے میں تم زیادہ جانتے ہو یا تمہارا رب ؟ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی شہادت کو جھٹلائے شہادت یہ کہ ان کی کتابوں میں یہ حکم موجود تھا کہ محمدؐ اللہ کے آخری نبیؐ ہوں گے اور تم سب کو ان کی پیروی کرنا لازم ہوگا لیکن ان لوگوں نے اس بات کو اپنے لوگوں سے چھپائے رکھا۔ ان یہودیوں اور عیسائیوں نے ایسا کیوں کیا؟ وہ اس لئے کہ ان کو اس بات کی جلن اور حسد پیدا ہو گئی کہ آخری نبیؐ بنی اسرائیل کے بجائے بنی اسمٰعیلؑ میں کیوں کر پیدا ہوئے حالانکہ انکو اس کا علم تھا لیکن وہ لوگ اس بات کو چھپاتے رہے اور اس شہادت کو جھٹلاتے رہے اللہ تعالیٰ نے شہادت چھپانے والوں کو ظالم قرار دیا۔ یہ یہودی اور عیسائی خود بھی دین سے بھٹک گئے اور

Marfat.com

مسلمانوں کو بھی ان کے دین سے دور کئے جا رہے ہیں۔

آیئے اب ذرا ہم اپنے تئیں نظر ڈالتے ہیں کہ ہم مسلمان جن کو قرآن دیا گیا اور دینِ اسلام کی دعوت اور تبلیغ کے لئے انتخاب کیا گیا کس حد تک اسپر عمل کئے جا رہے ہیں ہم لوگ قرآن حکیم کی ہدایت کے مطابق دین پر عمل کر کے دوسروں کو کس حد تک دینِ اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں؟ یا ان یہودی اور عیسائیوں کے خوش رنگ پروپیگنڈوں میں آکر ان کی پیروی کرنے میں لگے ہوئے ہیں ذرا غور کیجئے اور ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ ہم اپنی اولاد کو اپنے بھائیوں اپنے دوستوں کو اور خود اپنے آپ کو کس حد تک قرآن حکیم کی تلاوت کر کے اس کو سمجھ کر اس کے احکام کی تعمیل کر رہے ہیں! کس حد تک اپنے معاشرے کو دین اسلام کے مطابق تیار کئے جا رہے ہیں؟ اور اگر قرآن حکیم کے احکام کے مطابق کام نہیں ہو رہا ہے تو اس کے اسباب کیا ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ اس پر غور کیجئے فکر کیجئے اور اس کا تدارک کیجئے اس لئے کہ ہم سے اس بات کا حساب لیا جائے گا اور ہماری جواب طلبی ہوگی کہ ہم مسلمانوں کو کس بات کے لئے پیدا کیا گیا تھا اور ہم نے کیا عمل کیا دین اسلام کی ہم نے کس حد تک پیروی کی اور دوسروں کو کس حد تک دین کا پیغام پہنچایا؟ اس کا جواب ہم کو اللہ تعالیٰ کے سامنے دینا ہوگا اس وقت ہمارے پاس کیا جواب ہوگا اور ہم کون سا عذر پیش کریں گے۔ اپنی ذات کے لئے کتنا عمل کیا اور اللہ تعالیٰ کے دین کا کام کتنا کیا۔ غور کیجئے فکر کیجئے اور قرآن حکیم کی تلاوت کیجئے اس کو سمجھ کر اس پر عمل کیجئے خود بھی پڑھئے اپنی اولاد کو بھی قرآن حکیم پڑھایئے اس پر خود عمل کریں اور اپنی آل واولاد کو بھی عمل کی تعلیم دیں یاد رکھئے اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے اور نجات ہے۔ یہودی اور عیسائیوں کی تعلیم سے بچئے اپنی اولاد کو بچایئے ورنہ جو انجام ان کا ہوا وہی انجام ہمارا بھی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک ہدایت عطا فرمائے آمین۔ آگے فرمایا جا رہا ہے۔

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ

وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾

آیت ۱۴۱۔ یہ جماعت گزر چکی ان کو وہ ملے گا جو انہوں نے کیا اور تم کو وہ جو تم نے کیا۔ اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں ہوگی ○ ۱۴۱

Marfat.com

یہاں اس بات کا خلاصہ کردیا گیا کہ جو کچھ پہلے گزر چکا اس کا حساب کتاب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہی بہتر جانتا ہے کہ کسی کو کیا سزا دینا اور کس کو کیا انعام دینا ہے اس کی حکمت میں کسی کا دخل نہیں وہ مالک ہے سارے جہاں کا اسی کے ہاتھ میں ساری بادشاہت ہے اور اسی کی طرف ہم سب کو لوٹ کر جانا ہے جو لوگ پہلے گزر چکے ان کے اعمال کا بدلہ ان ہی کو ملے گا اور جو کچھ تم کروگے اس کا بدلہ تم کو ملے گا۔ چاہے وہ یہودی ہو' عیسائی یا ہندو یا مسلم ہو ہر انسان کو چاہیئے کہ وہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرے اپنی ساری حاجتیں اسی ایک رب العالمین سے طلب کرے اور کسی کو اس کی ذات میں شریک نہ ٹھہرائے یہی بندگی ہے اور یہی زندگی ہے۔ اس کے بعد جو کچھ احمقانہ سوالات اور اعتراضات کئے گئے ان کا جواب ملاحظہ فرمایئے یہاں جز اول یعنی الف لام میم ختم ہوتا ہے دوسرا جز یعنی سیقول شروع ہوتا ہے۔

اب آپ تھوڑی دیر کے لئے کتاب کو بند کردیجئے اور خاموشی سے اس بات پر غور کیجئے سورہ بقرہ میں ۲۸۶ آیتیں ہیں اور اب تک ۱۴۱ آیتیں یعنی تقریباً" آدھی سورہ بقرہ کی تلاوت ختم کرلی اور جو کچھ آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کے احکام ہدایات اور نصیحت کا ذکر ہوا اس میں جو سوچنے والی بات ہے وہ یہ کہ تقریباً" سارا ذکر اور ساری نصیحت صرف بنی اسرائیل کو مخاطب کرکے بتائی جارہی ہے ایسا کیوں؟ آیئے قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے پہلے یہ معاملہ اور یہ سوال حل کرلیں ۱۴۱ آیت تک بار بار بنی اسرائیل یہود اور عیسائی کو مخاطب کیا گیا جبکہ رب العالمین کی اور بھی مخلوق ہے لیکن اب تک جتنی بار بنی اسرائیل اور ان کی عادات و کردار کا ذکر فرمایا گیا اس کی وجہ بھی کچھ نہ کچھ ہونی چاہیئے۔ دراصل یہ قوم حضرت یعقوبؑ علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم کے لوگوں کو پسند فرمایا اور ان کو دنیا کے اور لوگوں پر فضیلت بخشی کیونکہ اس قوم نے اپنے باپ یعقوبؑ علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم دین اسلام کے پیروکار رہیں گے اور آپ کے دادا ابراہیمؑ علیہ السلام کے دین کا پرچار کریں گے اس وعدہ پر اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کی ساری قوموں پر فضیلت بخشی لیکن اس قوم کے لوگوں نے وہ وعدہ بھلا دیا اور دنیا کی عیش و عشرت دولت اور زمینوں پر ناحق قبضہ کرنے میں مشغول ہوگئے اور وہ جو وعدہ کیا تھا اسے بھول گئے لیکن اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے اور اپنے وعدہ کا پورا کرنے والا اور ساتھ ساتھ انصاف کرنے والا بھی ہے جو نافرمانیاں بنی اسرائیل نے کیں ان کی سزا ان کو ملتی گئی لیکن ان کی آنے والی نسل وہی کام کرتی رہی جو ان کے باپ داد کرتے چلے آئے اور دنیاوی زندگی پر عاقبت کی زندگی کو قربان کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی اور ان میں جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور عمل نیک کئے ان کو اس کا اجر ملتا رہا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ علیہ السلام کے بعد حضرت موسیٰؑ ہارونؑ علیہ السلام' حضرت داؤدؑ' سلیمانؑ علیہ السلام اور یحییٰؑ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام جیسے پیغمبر اور رسولوں کو

Marfat.com

صرف قوم بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے بھیجتے رہے تاکہ یہ قوم احکام الٰہی کی اطاعت کرے اور دنیا میں دین کا پیغام پہنچائے ۔ لیکن اس قوم کے چند لوگوں کے سوا سب نے احکام الٰہی سے مونہہ موڑ لیا اور یہ لوگ کسی نبی کے علمبردار نہ بن سکے ۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور حکمت سے نہ صرف یہودی، عیسائی اور بت پرستوں ہی کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے انسانوں کی ہدایت کے لئے اپنے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما دیا اور ان پر اپنی آخری ھدایت کی کتاب قرآن نازل فرما کر انسانی زندگی کے تمام قانون اور قاعدے مکمل فرما دیئے اور دین اسلام کو پسند فرما کر یہ اعلان فرما دیا کہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا اور قرآن کے بعد کوئی آسمانی کتاب نازل نہیں ہو گی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے آخری نبی کا درجہ عطا فرما کر مہر لگا دی گئی اور یہ فرما دیا گیا اب جو کوئی قرآن کے احکام پر عمل اور آخری نبی کی پیروی اور اتباع کرے گا بس وہی عمل قابل قبول ہو گا اور وہی مسلمان مومن کہلائے گا ۔

اور وہ دنیا میں بھی کامیاب ہو گا اور آخرت میں اس کا بہت اچھا بدلہ ملے گا جو کوئی اس دین، آخری نبیؐ اور قرآن سے انکار کرے گا خواہ وہ کوئی ہو اس کو دنیا میں ذلت اور آخرت میں اس کا ٹھکانہ دوزخ میں ہو گا یہ اٹل فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جو دین اسلام کے پیرو ہیں جن کا نام مسلمان ہے اور جو وعدہ اپنے نبیؐ سے کیا تھا کہ دین اسلام کی تبلیغ اور اس کے احکام کی پابندی کریں گے۔ اللہ کی راہ میں جو جو تکلیفیں آئیں گی ان پر صبر کریں گے اور اللہ کے دین کی خاطر اپنا تن، من، دھن سب کچھ قربان کرتے ہوئے اللہ اکبر کے نام کو بلند کرنے میں اپنی زندگی کو قربان کر دیں گے۔ کیا ہم مسلمان امت محمدیؐ کی حیثیت سے وہ وعدہ پورا کر رہے ہیں؟ یعنی جو حضورؐ نے حج الوداع کے موقع پر تمام حاضرین سے لیا تھا اور امت کے مسلمانوں نے با آواز بلند وعدہ کیا تھا کہ ہم ساری دنیا میں دین اسلام کا پرچار کریں گے تبلیغ کریں گے اور دین کو پھیلائیں گے اور اللہ کے نام کا بول بالا کریں گے۔

سوال ۱۔ کیا آج ہم مسلمانوں نے اس وعدہ کو یاد رکھا ہے؟

سوال ۲۔ کیا موجودہ زندگی اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید کے احکام کے مطابق گزاری جا رہی ہے؟

سوال ۳۔ کیا ہم جس نبیؐ کے امتی ہیں اس کی پیروی کر رہے ہیں؟

سوال ۴۔ کیا ہمارا جینا مرنا سب رب العالمین کے لئے ہے؟

Marfat.com

سوال ۵۔ کیا ہم مسلمان اپنی اولاد کو وہ تعلیم و تربیت دے رہے ہیں جو قرآن اور سنت رسولؐ کے مطابق ہے؟

سوال ۶۔ اگر ان سوالوں کے جواب میں آپ کے پاس کوئی دلیل ہے تو پیش کریں ورنہ بنی اسرائیل یہود عیسائی ہندو اور دوسری قوموں کا جو حشر ہوگا اس سے بدتر نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہو جایئے۔ یا اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے اپنی اولاد کی اصلاح کی طرف سوچیئے اور آنے والے عذاب سے بچنے کی دعا کیجئے اور یہ ارادہ کیجئے کہ اے ہمارے رب ہم کو اور ہماری اولاد کو سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور ہمارے وہ گناہ جو نادانی میں ہم سے سرزد ہوئے اسے معاف فرما بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور جن کو صراط مستقیم کی تلاش ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرما کر دونوں جہاں میں عزت و آبرو کی زندگی عطا فرمائے گا۔ دعا کیجئے اے ہمارے رَب ہم کو سیدھے راستے پر چلنے کی توفق عطا فرما ان کا راستہ جس پر وہ چلے اُن پر تو نے اپنی رحمت کی بارش فرمائی اور ان لوگوں کے راستے سے بچا جو تیرے غضب میں مبتلا ہوئے اور گمراہ ہوگئے اے ہمارے رَبّ ہماری دعا قبول فرما بے شک تو دعاؤں کو قبول فرمانے والا مہربان ہے آمین ثم آمین

Marfat.com

اب یہاں سے موضوع بدلتا ہے لیکن سلسلہ وہی اعتراض کا جاری ہے۔

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ
قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ
الْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾

آیت ۱۴۲۔ احمق لوگ کہیں گے کہ مسلمان جس قبلے پر (پہلے سے چلے آتے) تھے اب اس سے کیوں منہ پھیر بیٹھے۔ تم کہہ دو کہ مشرق اور مغرب سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے وہ جس کو چاہتا ہے سیدھے رستے پر چلاتا ہے ○ ۱۴۲

اس آیت کو بار بار پڑھئے اور سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ جن لوگوں نے مسلمانوں پر یہ اعتراض کیا کہ یہ لوگ جس قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے اب دوسری طرف منہ کیوں پھیر لیا؟ ایسا سوال کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ صاف صاف الفاظ میں فرماتا ہے کہ یہ لوگ احمق ہیں بے وقوف ہیں اور جاہل ہیں اس لئے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی شان و عظمت کو جانتے ہی نہیں وہ یہ کہ زمین وہ آسمان اور تمام کائنات کا خالق و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے وہ رب العالمین ہے مشرق و مغرب جنوب شمال سب اسی کا ہے وہ مالک ہے وہ خالق ہے اور سارے جہاں کا بادشاہ ہے یہ اس کو اختیار ہے کہ جس کو جو چاہے حکم فرما دے اس کی حکمت میں کسی کو دخل نہیں۔

دوسری بات جو سمجھنے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں کوئی حیل و حجت نہیں کون اس کے حکم کی تعمیل کرتا ہے اور کون اس کے حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ تسلیم و رضا یا انکار و کفر۔

تیسری بات جو بہت اہم ہے وہ یہ کہ صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ حال میں کیا ہو رہا ہے اور مستقبل میں کیا ہو گا!

Marfat.com

چوتھی بات ہر قسم کی مدد صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو ملتی ہے۔

اسی بھروسے اور یقینِ کامل سے نبیؐ اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہر وقت دعا کئے جاتے تھے کہ یارَبّ ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت فرما اور ہماری رہنمائی فرما آپؐ چاہتے تھے کہ اپنے جدِ امجد حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کے قبلہ کی طرف یعنی کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز ادا کی جائے اسی بناء پر ایک دن حالتِ نماز میں نبیؐ پر وحی نازل ہوتی ہے کہ اے نبی آپ قبلہ اول سے اپنا رخ کعبہ یعنی بیت اللہ کی طرف پھیر لو آپؐ نے فوری اپنا رخ کعبہ کی طرف کرلیا اور جو صحابہؓ آپ کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے ان لوگوں نے بھی اپنا رخ پھیر لیا۔ یہ تھی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل یہ ہے بندگی کی عظمت سبحان اللہ اب ذرا غور کیجئے اس کا نتیجہ اور فائدہ کیا پہنچا کہ چودہ سو سال کے بعد آج قبلہ اول مسلمانوں کے اختیار میں نہیں رہا اس پر غیر مسلم یعنی یہود و نصاریٰ کا قبضہ ہوگیا اور اب دنیا کے سارے مسلمان جن کی تعداد کروڑوں یعنی ایک بلین (ارب) کے قریب ہونے کے باوجود چند کافروں کے قبضہ سے چھڑا نہیں سکتے کیوں؟ اس لئے کہ خود مسلمانوں کا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر نہیں رہا کرسی کی خواہش اور کافروں کا ڈر پیدا ہوگیا اس بناء پر ساری دنیا کے مسلمان ملکر مٹھی بھر اسرائیلوں سے قبلہ اول کو چھڑا نہ سکے اس بات کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو تھا اور ہے وہ جانتا ہے کہ لوگ دولت اور حکومت کی خاطر ایمان و عمل میں کمزور ہوجائیں گے اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی و کرم سے کعبہ شریف کو مسلمانوں کا قبلہ مقرر فرمادیا اور دین اسلام کی حفاظت فرمادی بندہ بندہ ہے رَبّ رَبّ ہے۔

صدقے جایئے اس نبیؐ پر جس کی دعاؤں سے مسلمانوں کا قبلہ یعنی کعبہ بیت اللہ کی خدمت کے لئے مسلمانوں کو عزت بخشی ورنہ آج جس حیثیت میں مسلمانوں کا قبلہ اول ہے یعنی بیت المقدس اور وہاں کے مسلمانوں کا جو حال ہو رہا ہے وہ سب جانتے ہیں اگر مسلمانوں کا قبلہ قبلہ اول ہی رہتا تو آج سارے مسلمانوں کا کیا حال ہوتا؟ ذرا غور کیجئے فکر کیجئے اور سوچئے اور شکر کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس کی حکمت اور اس کا نظام لیکن حقیقت ہے احمق لوگ نہیں جانتے۔

اور فرمایا جارہا ہے اسی آیت ۱۴۲ کے سلسلہ کا بیان جاری ہے

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط وَمَا

Marfat.com

جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ
یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْهِ ؕ وَاِنْ
كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ
اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴۳﴾

آیت ۱۴۳۔ اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر (آخر الزماں) تم پر گواہ بنیں۔

اور جس قبلہ پر تم (پہلے) تھے اس کو ہم نے اس لئے مقرر کیا تھا کہ معلوم کریں کہ کون (ہمارے) پیغمبر کا تابع رہتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔ اور یہ بات (یعنی تحویل قبلہ لوگوں کو) گراں معلوم ہوئی مگر جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت بخشی ہے (وہ اسے گراں نہیں سمجھتے) اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان کو یوں ہی کھودے۔ اللہ تعالیٰ تو لوگوں پر بڑا مہربان (اور بہت صاحب رحمت ہے ○ ۱۴۳

اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کے دل کی بات جانتے ہوئے نبیؐ سے فرما رہا ہے اور ہدایت دی جارہی ہے۔

مومنوں سے فرمایا جارہا ہے کہ ہم نے تم کو یعنی امت محمدیؐ کو امت معتدل یعنی اعتدال میں رہنے والی امت بنایا ان لوگوں کی طرح نہیں جنہوں نے افراط تفریط سے کام لیا یعنی عیسائیوں نے افراط اختیار کیا اپنے نبیؑ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنا دیا اور یہودی نے تفریط میں اتنے آگے بڑھتے کہ عیسیٰؑ بن مریمؑ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا نبیؑ ماننے سے انکار کر بیٹھے لیکن مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے اعتدال میں رہنے کی عزت بخشی اپنے نبیؐ کو اللہ کا نبیؐ اور آخری پیغمبر سمجھا اور تمام نبیوںؑ کو اللہ تعالیٰ کے نبیؑ اور پیغمبرؑ سمجھتے ہیں اور ان پر ایمان رکھتے ہیں جو کتابیں اور صحیفے ان پر نازل کئے گئے تھے ان سب کو مانتے ہیں وہ مسلمان

Marfat.com

مسلمان ہی نہیں جو اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں کو نبیؑ نہ مانے اور کوئی فرق رکھے ساتھ ساتھ اُن پر نازل فرمائی ہوئی تمام کتابوں اور صحیفوں کو اور قیامت پر ایمان نہ رکھے۔ پھر غور کرنے والی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو تمام لوگوں پر گواہ بنایا اور نبیؐ کو اپنی امت پر گواہ فرما دیا گیا کہ جو کچھ نبیؐ فرما رہے ہیں اس پر ایمان لے آؤ اسی آیت کا سلسلہ جاری ہے فرمایا جا رہا ہے۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ
قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

آیت ۱۴۴۔ (اے محمدؐ) ہم تمہارا آسمان کی طرف منہ پھیر پھیر کر دیکھنا دیکھ رہے ہیں سو ہم تم کو اس قبلے کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو منہ کرنے کا حکم دیں گے۔ تو اپنا منہ مسجد حرام (یعنی کعبہ) کی طرف پھیر لو۔ اور تم لوگ جہاں ہوا کرو (نماز پڑھنے کے وقت) اسی مسجد کی طرف منہ کر لیا کرو۔ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ (نیا قبلہ) اُن کے رَبّ کی طرف سے حق ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بے خبر نہیں ۱۴۴

اس آیت کو غور سے پڑھئے کہ نبیؐ آسمان کی طرف کیوں بار بار دیکھ رہے تھے اور کیا چاہتے تھے اپنی امت کے لئے؟ نبیؐ اپنی امت کے لئے اپنے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں اور یہ بات اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ کون سی بات کس کے لئے بہتر ہے اور کس کے لئے

Marfat.com

نامناسب۔ اسی بناء پر ایک دن جب کہ نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا کر رہے تھے دوسری رکعت کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ اے نبیؐ اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کرلو اور باقی نماز ادا کرلو حضرت نبیؐ نے فوری حکم کی تعمیل فرمائی اور آپ نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف پھیر لیا اور ساتھ میں آپ کی امت کے لوگوں اور صحابہؓ اکرام نے بھی اپنا اپنا رخ نبیؐ کے ساتھ ساتھ خانہ کعبہ یعنی مکہ مکرمہ کی طرف پھیر لیا وہ تھا حکم اور یہ تھی تعمیلِ حکم یہ بات کچھ لوگوں کو گراں معلوم ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت کیا تھی؟ کہ یہ معلوم کریں کہ کون اس کے حکم کی تعمیل کرتا ہے اور کون نافرمانی کرتا ہے۔ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا حکم افضل ہے جو بات نہیں کرنی ہے وہ ہر حال میں منع ہے اور جس بات کے عمل کرنے کا حکم دیا جاتا ہے وہ ہر حال میں ادا کرنا لازمی اور فرض ہے اس کا نام بندگی ہے اور اسی میں بندے کی عافیت اور بھلائی ہے۔

اور جو نیت اور عمل ہم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں وہ سب کچھ جانتا ہے کہ کون اللہ تعالیٰ پر قرآن پر اور اپنے نبیؐ پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کو بھی جانتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین کے منکر ہیں آگے ان ہی کے بارے میں فرمایا جارہا ہے۔

وَلَئِنْ

اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا
قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ
بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۭ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۴۵

آیت ۱۴۵۔ اور اگر تم ان اہل کتاب کے پاس تمام نشانیاں بھی لے کر آؤ تو بھی یہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں اور تم بھی ان کے قبلے کی پیروی کرنے والے نہیں ہو۔ اور ان میں سے بعض بعض کے قبلے کے پیرو نہیں۔

Marfat.com

اور اگر تم باوجود اس کے کہ تمہارے پاس دانش (یعنی وحی من جانب اللہ تعالیٰ) آچکی ہے ان کی خواہشات کے پیچھے چلو گے تو ظالموں میں داخل ہو جاؤ گے ○ ۱۴۵

اس آیت کو اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اے ایمان والو! اگر تم ان لوگوں کے پاس جو اہل کتاب ہیں کتنی ہی نشانیاں لے کر آؤ تو بھی یہ لوگ تمہارے قبلہ کی پیروی کرنے والے نہیں تو پھر تم کیوں ان کے قبلے کی پیروی کرو حالانکہ ان ہی لوگوں میں بعض لوگ ایک دوسرے کے قبلہ کے پیرو نہیں تو تم یعنی اہل ایمان جو اللہ پر قرآن پر اور اپنے نبیؐ آخر الزماں پر ایمان رکھتے ہیں اگر ان کی خواہشوں پر چلو گے جو انہوں نے گھڑی ہیں تو تم لوگ بھی ظالموں اور گناہ گاروں میں شامل ہو جاؤ گے۔ کتنی کھلی کھلی بات ہے اور صاف صاف حکم ہے کہ جو لوگ دین اسلام کی پیروی کے بجائے منکروں اور مشرکوں کے اعمال کی نقل پیروی اور کرنے لگیں گے تو اس کی سزا دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی سزا ملے گی جو بہت سخت سزا ہے تو اے ایمان والو! اگر دین اسلام کے ماننے والے ہو تو اپنے نبیؐ کی پیروی کرو جو دنیا کے آخری نبیؐ ہیں۔ اب نبیؐ اور نبیؐ کے ماننے والوں اور انکار کرنے والوں کی نشاندہی فرمائی جا رہی ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

آیت ۱۴۶۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ ان پیغمبر (آخر الزمان) کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانا کرتے ہیں مگر ایک فریق ان میں سے سچی بات کو جان بوجھ کر چھپا رہا ہے ○ ۱۴۶

آیئے سب سے پہلے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ وہ کون لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے کتاب عنایت فرمائی؟ وہ لوگ ہیں یہودی عیسائی ۔ جو کتابیں ان کے لئے نازل فرمائی تھیں ان کے نام ہیں تورات زبور انجیل ۔ ان میں یہ تحریر تھی اور ہے کہ حضرت موسیٰؑ حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے بعد آخری نبیؐ کا ظہور ہوگا اور وہ دنیا کے آخری نبیؐ اور رسولؐ ہوں گے تم سب ان کی

Marfat.com

پیروی کرنا جن لوگوں نے نبیؐ آخرالزماں کو پہچانا وہ ہیں قرآن پر اور ساری کتابوں پر ایمان لانے والے مسلمان لیکن جو لوگ جان بوجھ کر سچی بات کو چھپا رہے ہیں وہ ہیں یہودی اور عیسائی جو طرح طرح کی مشکوک باتوں کا پروپیگنڈہ کرتے رہتے اور اب بھی لوگون کو سیدھی راہ سے بھٹکا رہے ہیں اور شک وشبہات پیدا کرنے میں لگے ہوئے ہیں تو اے ایمان والو! ان سے بچئے اور ان کے ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہئے قرآن پڑھئے غور کیجئے اور اس کو سمجھ کر اس پر عمل کیجئے۔ اب اسی سلسلے میں نبیؐ سے فرمایا جارہا ہے اور نئے قبلے کی وضاحت کی جارہی ہے۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع

آیت ۱۴۷۔ (اے پیغمبر یہ نیا قبلہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے تو تم ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا ○ ۱۴۷

یہاں یہ بات صاف صاف بتائی جارہی ہے کہ جو نئے قبلے کا حکم دیا گیا ہے وہ حق ہے آپؐ ان لوگوں کی مشکوک باتوں پر یقین کرنے والوں کو سمجھا دیجئے کہ وہ لوگ غلطی پر ہیں کہ حق بات کو چھپا رہے ہیں حق بات کیا ہے؟ غور کیجئے۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾

آیت ۱۴۸۔ اور ہر ایک (فرقے) کے لئے ایک سمت (مقرر) ہے جدھر وہ (عبادت کے وقت) منہ کیا کرتے ہیں تو تم نیکیوں میں سبقت حاصل کرو۔ تم جہاں ہوگے اللہ تعالیٰ تم سب کو جمع کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ○ ۱۴۸

Marfat.com

یہاں چار باتوں کی وضاحت کردی گئی پہلی بات اللہ کی عبادت کے لئے سمت کا مقرر کرنا دوسری بات نیکیوں میں سبقت حاصل کرنا تیسری بات مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا اور چوتھی بات بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک ہے اور قدرت والا ہے ان سب پر یقین اور ایمان لانا۔

اب سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ہر ایک فرقے کیلئے ایک سمت مقرر ہے جدھر وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے وقت اپنا منہ کیا کرتے ہیں یہ تو عبادت ہے لیکن مسلمانوں کے لئے عبادت کے ساتھ ساتھ دوسری نیکی کے کام ہیں جن کو ادا کرکے دوسروں پر سبقت حاصل کرنا ہے مثلاً" روزہ' زکوۃ' حج اور جہاد فی سبیل اللہ یہ عبادات ہیں اور ماں باپ کی خدمت کرنا بھائی بہنوں سے محبت کرنا یتیموں ناداروں اور غریب رشتہ داروں کی مدد کرنا سچ بولنا کاروبار میں لین دین میں ایمانداری سے کام لینا اور اللہ کی راہ میں جان ومال کو قربان کرنا یہ ہیں نیکی کے کام یہ ہیں عمل صالح آپ جہاں کہیں ہو عبادات تلاوت قرآن اور عمل صالح کیجئے کسی کے ساتھ بھی ہو نیکی کیجئے جو کچھ بھی کرسکتے ہو نیک عمل کیجئے نیک عمل نیک عمل ہے اور یہی مسلمان کی پہچان ہے۔ عمل صالح کا بدلہ آخرت میں یعنی ہمیشہ رہنے والی زندگی میں ہے۔ نہ ان کو کسی قسم کی فکر ہوگی اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ اور پھر تم سب کو اللہ تعالیٰ ایک جگہ جمع کرلے گا کیونکہ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے وہ خالق ہے مالک ہے آقا ہے اور ہم سب اس کے بندے اور غلام ہیں اب مسلمانوں سے فرمایا جارہا ہے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۗ وَمَا

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

آیت ۱۴۹۔ اور تم جہاں سے نکلو (نماز میں) اپنا منہ مسجد محترم کی طرف کرلیا کرو بے شبہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ○ ۱۴۹

تاکیداً" دوبارہ فرمایا جارہا ہے غور کیجئے۔

Marfat.com

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَحَيْثُ مَا
كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ
عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۗ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُوْنَ ۝١٥٠

آیت ۱۵۰۔ اور تم جہاں سے نکلو مسجد محترم کی طرف منہ (کرکے نماز پڑھا کرو) اور مسلمانوں تم جہاں ہوا کرو اسی (مسجد) کی طرف رخ کیا کرو (یہ تاکید) اس لئے (کی گئی ہے) کہ لوگ تم کو کسی طرح کا الزام نہ دے سکیں۔ مگر ان میں سے جو ظالم ہیں (وہ الزام دیں تو ان سے) مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہنا یہ بھی مقصود ہے کہ میں تم کو اپنی تمام نعمتیں بخشوں اور یہ بھی کہ تم راہ راست پر چلو ○ ۱۵۰

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ
الْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ط١٥١

Marfat.com

آیت ۱۵۱۔ جس طرح (منجملہ اور نعمتوں کے) ہم نے تم میں سے ایک رسول بھیجے ہیں جو تم کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور تمہیں پاک بناتے اور کتاب (یعنی قرآن) اور دانائی سکھاتے ہیں اور ایسی باتیں بتاتے ہیں جو تم پہلے نہیں جانتے تھے ○ ۱۵۱

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ ع

آیت ۱۵۲۔ سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا اور میرا احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا ○ ۱۵۲

ان تین آیات کو غور سے پڑھئے بڑی اہم بات کی وضاحت فرمائی جارہی ہے آیت نمبر ۱۵۰ میں فرمایا جارہا ہے کہ مسلمانوں غور کرو تم پر اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے وہ یہ کہ یہود مسلمانوں پر الزام لگارہے تھے کہ مسلمان ہمارے دین کو تو نہیں مانتے مگر ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرکے اپنی نماز پڑھتے ہیں ادھر مشرک یہ الزام دے رہے تھے کہ مسلمان دین ابراہیمؑ کی تو پیروی کررہے ہیں لیکن ان کے قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز نہیں پڑھتے غور کیجئے سوچئے ان الزامات کو کہ کتنی تکلیف دہ بات تھی لیکن جب بیت اللہ کو قبلہ مقرر کرنے کا حکم دیا گیا تو ان لوگوں کے سارے الزامات کا خاتمہ ہوگیا اور قیامت تک ان اعتراضات اور الزامات کا جواب مل گیا اب کسی کی ہمت اور جرت نہیں کہ اس معاملہ میں کوئی الزام لگائے۔ اور بیت اللہ کو مسلمانوں کیلئے اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے ان سب کے لئے امن اور برکت کی جگہ مقرر فرما دی گئی۔ سبحان اللہ دوسری بات جو آیت نمبر ۱۵۰ میں فرمائی جارہی ہے کہ مسلمانوں تم کو جو حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے اس کی تعمیل و پیروی کرو۔ مشرکوں، کافروں یہودیوں اور عیسائیوں کی چالوں میں آکر لوگوں سے مت ڈرو بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے ڈرو۔ لیکن آج ہم مسلمانوں کی کیا حالت ہورہی ہے اللہ تعالیٰ کا ڈر کم غیر اللہ کا ڈر زیادہ ہوتا جارہا ہے حقیقت یہ ہے کہ اپنے خالق اور مالک کے بجائے اس کی مخلوق اور بندوں سے ڈر پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے ہم اپنے دین سے دور ہوتے جارہے ہیں اور سیدھی راہ سے بھٹک رہے ہیں نیکی اور بھلائی کے کاموں کے بجائے لالچ اور خود غرضی کے چکر میں پھنستے جارہے ہیں ماڈرن سوسائٹی کے ڈر سے دین کے کاموں

Marfat.com

سے شرم آنے لگی ہے غیر مسلم اور مشرکوں کے پروپیگنڈوں اور دلکش پبلسٹی سے بُرے کاموں کی طرف زیادہ رغبت اور دلچسپی بڑھتی جارہی ہے بُرے کاموں سے کوئی ڈر نہیں لگتا۔

تیسری بات آیت نمبر ۱۵۱ میں اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کی وضاحت فرما رہا ہے کہ جن لوگوں نے دین اسلام کو قبول کیا اور اس پر عمل پیرا ہوئے ان کو نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ ڈر اور آخرت میں اُن کا مقام جنت میں ہوگا۔

مسلمانوں سے فرمایا جارہا ہے کہ تمام نعمتوں سے بڑھ کر جو نعمت عطا فرمائی وہ یہ کہ تم ہی لوگوں میں سے تمہارے لئے ایک نبیؐ ایک رسولؐ یعنی محمدؐ عربی کو مبعث فرمایا تاکہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو اللہ تعالیٰ کے احکام اور قانون کو صاف صاف پڑھ کر سنائے اور خود ان پر عمل کرکے لوگوں کو دکھائیں تاکہ تم کو پاک بنائے یعنی حرام اور حلال کی وضاحت کردیں نیک اعمال کو صاف صاف طریقوں سے سمجھائیں جو کہ تم لوگ اس سے پہلے نہیں جانتے تھے اور قرآن کی عظمت اور اہمیت دانائی اور حکمت کی باتیں بتائیں تاکہ تم لوگ یعنی مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پوری ہوجائے اور دنیا کی زندگی میں کامیاب ہوکر آخرت میں اس کا صلہ پورا پورا ملے یہ باتیں وہ ہیں جو تم لوگ اس سے پہلے بالکل نہیں جانتے تھے۔ سبحان اللہ کیا کرم ہے اس مالک کا اس آقاؐ کا سارے جہاں کے بادشاہ کا ہم مسلمانوں پر کہ جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے اس دنیا میں اور مرنے کے بعد آخرت میں کیسی کیسی نعمتیں عطا فرمائی جارہی ہیں۔ اور ہر بات کی وضاحت فرما دی گئی تاکہ ہم کو کسی قسم کی مشکل ودشواری نہ ہو اگر اس پر بھی ہم اپنی عقلوں پر پردہ ڈال دیں اور پھر ہدایت اور دین کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش ہی نہ کریں، تو قصور کس کا ہے خطا کس کی ہے؟ نافرمانی کی سزا کے حق دار کون ہوں گے؟ پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب کن پر نازل ہوگا؟

Marfat.com

مسلمان بھائیو!

بچاؤ اپنی آل اولاد کو اگر ان سے محبت ہے پیار ہے اور ان کی بھلائی چاہتے ہو تو سب سے پہلے قرآن کی تعلیم دلواؤ خود سمجھو اور ان کو بھی سمجھاؤ اس پر خود عمل کرو اور ان کو بھی عمل کرنے کی ہدایت کرو اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے سکون ہے عزت ہے اور آخرت میں نجات ہے

اے ایمان والو! آج جن راہوں پر ہم چل رہے ہیں کیا وہ صراط مستقیم ہے؟ کیا وہ دین اسلام کا صحیح طریقہ ہے؟ جن نافرمانیوں کو ہم نے اپنا سب کچھ سمجھ لیا اور پھر ان پر عمل کرکے جن سزاؤں اور عذاب میں مبتلا ہو رہے ہیں ان پر بھی کبھی غور کیا؟ اے دین اسلام کے ماننے والو! ذرا سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر کرو کہ مسلمان دنیا میں اللہ تعالیٰ کے دین کو سمجھ کر دوسروں کو سمجھانے اس پر خود عمل کرکے دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی دعوت دینے کے لئے پیدا کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کا دین کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا جس طرح کہ رسول اللہ نے بتایا بھلائی کے کاموں پر خود عمل کرنا اور دوسروں کو اس عمل کی دعوت دینا برائی کے کاموں سے خود بچنا اور دوسروں کو اس سے روکنا۔ جو چیزیں حرام کردی گئیں ان سے پرہیز کرنا اور دوسروں کو اس سے بچانا اور جو باتیں حلال ہیں ان کو اپنانا اس پر عمل کرنا اور دوسروں کو اس کی دعوت دینا ظالم و ظلم کا مقابلہ کرنا مظلوم اور غریب کی مدد کرنا حق کا ساتھ دینا باطل کے خلاف ڈٹ جانا نیک کاموں پر عمل کرنا برے کاموں سے بچنا یہ ہے دانائی اور حکمت کی باتیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ذریعہ ہم مسلمانوں اور دنیا والوں کو سمجھائی۔ چوتھی بات آیت ۱۵۲ میں کتنی اہم اور عظیم بات فرمائی جارہی ہے غور کیجئے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۵۳ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝۱۵۴

آیت ۱۵۳۔ اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ ۱۵۳

Marfat.com

آیت ۱۵۴۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ
نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں
جانتے ○ ۱۵۴

آیت نمبر ۱۵۳ میں فرمایا جارہا ہے ان لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ خوشی کا موقع ہو یا تکلیف کا ایسے موقع میں نماز اور صبر سے مدد لیا کرو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا اس سے بہتر طریقہ نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ خود فرما رہا ہے کہ جو لوگ مصیبت میں صبر اور خوشی میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر وقت ان کے ساتھ ہے سبحان اللہ والحمداللہ اور فرمایا جارہا ہے آیت نمبر ۱۵۴ میں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جائیں ان کا درجہ بہت بلند ہے وہ شہید ہیں یعنی ان کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن یہ بات وہ لوگ نہیں جانتے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے۔ اب اپنے نبیؐ کی ذریعہ مومنوں کو ساری کائنات کا خالق ومالک فرما رہا ہے غور کیجئے!

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ

الْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ﴿۱۵۵﴾

آیت ۱۵۵۔ اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک مال اور جانوں اور
پھلوں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تم صبر کرنے والوں کو
(اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو ○ ۱۵۵

Marfat.com

الَّذِيْنَ اِذَآ

اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ
رٰجِعُوْنَ ﴿١٥٦﴾

آیت ۱۵۶۔ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ
ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ○ ۱۵۶

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ
رَحْمَةٌ ۟ قف وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿١٥٧﴾

آیت ۱۵۷۔ یہی لوگ ہیں جس پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور
رحمت ہے اور یہی سیدھے راستے پر ہیں ○ ۱۵۷

آیت نمبر ۱۵۵ سے ۱۵۷ تک اپنے نبیؐ کے ذریعہ فرمایا جارہا ہے کہ آپؐ ان لوگوں سے فرما دیجئے کہ جن لوگوں کو ہم پسند فرماتے ہیں تو ان کی آزمائش کئی طریقوں سے کرتے ہیں کبھی عبادت میں کبھی مال کی زیادتی میں اور کبھی مال کے نقصان میں کبھی کھیتی باڑی میں بہت زیادہ فائدہ پہنچا کر تو کبھی سرسبز باغوں یعنی پھلوں سے بھرے باغوں کی تباہ و بربادی میں کبھی اولاد کی زیادتی سے تو کبھی بیماری اور حادثات میں مبتلا کر کے امتحان لیا جاتا ہے تاکہ یہ دیکھا جائے کہ کون ہے جو انعام پانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور کون ہے جو نقصان میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھ کر صبر کرتا ہے؟ تو جو لوگ خوش حالی میں شکر اور مصیبت میں صبر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں تو ان کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہے کیوں کہ یہی وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اسی

Marfat.com

مالک اور خالق دو جہاں کا مال ہیں اور ہم اسی کی طرف مرنے کے بعد اس کی حضوری میں حاضر ہوں گے۔ حقیقت میں یہی لوگ سیدھے راستے پر ہیں اور یہی لوگ انعام کے حق دار ہیں۔ اب غور کیجئے کہ مال جمع ہونے کے بعد کون سی عبادت مومن کے لئے فرض کردی گئی؟

حج بیت اللہ !

سب سے پہلے یہ سمجھنا اور یاد رکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر محمد رسول اللہ کی نبوت پر اور آسمانی آخری کتاب قرآن پر ایمان لانے کے بعد جو عمل فرض کر دیا گیا ہے وہ ہے نماز کا قائم کرنا یعنی نماز کو مقررہ وقت پر ادا کرنا اور اپنے گھر والوں کو اس پر پابند کرنا۔

دوسری بات روزہ۔ یعنی سال میں ایک مہینے رمضان کے روزے رکھنا۔

تیسری بات زکات کا ادا کرنا یعنی کچھ اپنی محنت اور حلال کی کمائی سے جو مال کماؤ گے اس کو اپنے جائز اخرجات کے بعد جو مال جمع رکھو گے اس کی زکات سال میں ایک مرتبہ ادا کرنا

چوتھی بات۔ حج بیت اللہ یعنی جب اپنی کمائی میں جو مال بچاؤ گے اور اتنی استطاعت ہو کہ شہر مکہ خانہ کعبہ کے سفر کے اخرجات پورے کرسکے تو زندگی میں ایک بار حج یا عمرہ ادا کرنا

یہ عبادت خاص ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مال، اولاد اور جائیداد نصیب ہو اور وہ سارے حقوق ادا کررہا ہو اور مال جمع ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے وطن اور گھر سے حج یا عمرہ کے سفر کو نکلے اس سفر میں عبادت ہے، مال کا خرچ ہے اور جسمانی تکلیف ہے یہ سب کچھ اس کے لئے کرنا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا اور دنیا کی ساری نعمتیں ہم کو عطا فرمائیں یہ اس کا حکم ہے۔ جو لوگ اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں وہی لوگ کامیاب ہیں اور اللہ تعالیٰ قدر شناس ہے اور حکمت والا ہے۔

= حج = یا عمرہ کیا ہے؟

Marfat.com

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ
وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٥٨﴾

آیت ۱۵۸۔ بے شک (کوہ) صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف کرے بلکہ طواف ایک قسم کا نیک کام ہے اور جو کوئی نیک کام کرے تو اللہ تعالیٰ قدر شناس اور دانا ہے ○ ۱۵۸

عمرہ یا حج بیت اللہ اور کوہ صفا و مروہ کا طواف کرنا ایک نیک عمل ہے یعنی بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانا اور اس کے بعد

صفا اور مروہ دو پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگانا طواف ہے طواف کرنا نیک کام ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ نیک عمل کرنے والوں کی قدر شناسی فرماتا ہے۔ آیئے اللہ تعالیٰ کی قدر شناسی اور حکمت پر ذرا غور کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کو بڑھاپے کی عمر میں اولاد عطا فرمائی تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اے ابراہیمؑ اپنی بیوی اور اس بچے کو مکے کی پہاڑیوں میں تنہا چھوڑ کر آؤ غور کیجئے مکے کی پہاڑیاں نہ وہاں کوئی انسان ہے اور نہ کوئی کھانے پینے کا بندوبست اور نہ پانی آپؑ سے کہا جارہا ہے کہ تم ساتھ نہیں رہو گے بلکہ حکم دیا جارہا ہے کہ تنہا بیوی اور بچے کو جنگل میں چھوڑ کر واپس اپنے شہر شام چلے جاؤ یہ کیسا حکم اور کیسا امتحان ہے؟ غور و فکر کیجئے کیا دنیا میں ایسا کوئی انسان ہے جو بغیر سوال کئے بغیر حجت کئے اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کرنے والا ہو؟ اللہ اللہ اور اس بیوی پر لاکھوں سلام جس نے اللہ کے حکم اور اپنے شوہر کی مرضی کے خلاف کوئی حیل وحجت یا اپنی اور اپنے معصوم بچے کی تنہائی کے خوف کے مارے کوئی شکایت کی ہو۔ کیا دنیا میں ہے کوئی ایسی بیوی جو اپنے شوہر کی مرضی پر اپنی جان اور اپنے بچے کے ساتھ جنگل اور پہاڑیوں کے درمیان تنہا زندگی گزار دے؟ ایسی مثال دنیا کے کسی

Marfat.com

انسان میں نہیں مل سکتی۔ کچھ دنوں کے بعد غذا ختم ہوجاتی ہے پینے کا پانی ختم ہوجاتا ہے بچہ بھوک وپیاس سے روتا ہے ماں کی ممتا تڑپ اٹھتی ہے اور بچے کو تنہا چھوڑ کر صفا اور مروہ کی پہاڑی پر چڑھ کر کسی انسان کی مدد تلاش کرتی ہے کبھی صفا پر تو کبھی مروہ پر اور اس طرح سات چکر لگائے جاتے ہیں بچہ رو رہا ہے ماں تڑپ تڑپ کر مدد کی تلاش میں ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی تک دوڑ رہی ہے۔ ادھر بچہ رو رہا ہے اور پھر رحمت خداوندی جوش میں آتی ہے اور بچے کے پیروں تلے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑتا ہے ماں بچے کے قریب پانی بہتا دیکھ کر واپس بچے کے پاس پہنچتی ہے اور پانی سے کہتی ہے زم زم یعنی رک جا رُک جاوہ چشمہِ آب آج تک جاری ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی اطاعت اور حکم کی تعمیل کا انعام یہ دیا کہ رہتی دنیا تک اس عمل کو ساری دنیا والوں کے لئے عبادت خاص یعنی طواف کا حکم فرما دیا تو اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی قدر شناسی ملاحظہ کیجئے اور بندے کی بندگی پر غور کیجئے بس جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرنے والا دانا اور حکمت والا ہے۔ اب جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو کھیل سمجھ رکھا ہے ان کے لئے فرمایا جارہا ہے۔

Marfat.com

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ
أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَٰتِ وَالْهُدَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا بَيَّنَّٰهُ
لِلنَّاسِ فِى الْكِتَٰبِ ۙ أُولَٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ
اللَّٰعِنُونَ ﴿١٥٩﴾

آیت ۱۵۹۔ جو لوگ ہمارے حکموں اور ہدایتوں کو جو ہم نے نازل کی ہیں (کسی غرض فاسد سے) چھپاتے ہیں باوجود ہم نے ان لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اپنی کتاب میں کھول کھول کر بیان کردیا ہے ایسوں پر اللہ تعالیٰ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں ○ ۱۵۹

یہاں اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ وہ لوگ کون تھے اور کیا وجہ تھی جو اس بات کو چھپا رہے تھے کو صفا و مروہ پر طواف کے لئے نہیں جانا چاہئے اصل بات یہ تھی کہ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرمایا کہ لوگو آؤ اور بیت اللہ کا حج اور طواف کرو یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو لوگوں نے اسی وقت سے بیت اللہ کا طواف اور حج کرنا شروع کردیا اور صفا و مروہ کا طواف بھی کرنے لگے تھے۔ آیت رقم ۱۵۸ میں صفا و مروہ کی وضاحت ہو چکی ہے اور اس کی اہمیت بھی معلوم ہوگئی یعنی بی بی حاجرہؓ اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے لئے پانی کی تلاش میں جو سات چکر صفا و مروہ کے وہاں لگائی تھیں اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند آگئی اور اس عمل کو امت مسلمہ کے لئے تا قیامت عبادت خاص کا درجہ دے دیا یعنی حج یا عمرہ کا خاص رکن قرار دے دیا گیا۔ لیکن کئی برسوں کے بعد جہالت کے دور میں وہاں بت رکھ دیئے گئے جیسا کہ کعبہ کے اندر بت رکھ کر لوگ عبادت کرنے لگ گئے تھے اور صفا و مروہ کی پہاڑیوں پر بھی بت رکھ کر اس کا طواف کرنے لگے تھے لیکن جب دین اسلام ظہور میں آیا تو کچھ لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ صفا و مروہ پر طواف نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہاں بتوں کا طواف کیا جاتا ہے جو کہ غلط ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی آیتوں کے ذریعہ صاف صاف بیان فرما دیا ہے کہ نہیں یہ عمل بتوں کے لئے

Marfat.com

نہیں ہے بلکہ وہاں جاہلوں نے بت رکھ دیئے تھے اور اس کا طواف کرتے تھے اصل طواف تو صرف دو پہاڑیوں کے درمیان ہے جو کہ بی بی حاجرہؑ کے عمل کی یاد تازہ کروائی جارہی ہے تاکہ لوگ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کریں بس جو لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے انکار کرتے اور بُرے عمل کرتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت ہے اور جو لوگ اصل بات کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں ان کے لئے فرمایا جارہا ہے۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا
فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾

آیت ۱۶۰۔ ہاں جو توبہ کرتے ہیں اور اپنی حالت درست کرلیتے ہیں اور احکام الٰہی کو صاف صاف بیان کردیتے ہیں تو میں ان کے قصور معاف کردیتا ہوں اور میں بڑا معاف کرنے والا (اور) رحم والا ہوں ○ ۱۶۰

اب ان لوگوں کے لئے فرمایا جارہا ہے جو جانتے بوجھتے کفر اور انکار کرتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾

آیت ۱۶۱۔ جو لوگ کافر ہوئے اور کافر ہی مرے ایسوں پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ○ ۱۶۱

خَالِدِينَ
فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿١٦٢﴾

Marfat.com

آیت ۱۶۲۔ وہ ہمیشہ اسی (لعنت) میں (گرفتار) رہیں گے ان سے نہ عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں (کچھ) مہلت ملے گی ○ ۱۶۲

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝۱۶۳

آیت ۱۶۳۔ اور (لوگو) تمہارا رب ایک ہے اس بڑے مہربان اور رحم والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ○ ۱۶۳

یہاں یہ بات صاف فرمادی گئی کہ اے انسانوں تم سب کو اور ساری کائنات کو پیدا کرنے والا خالق ایک ہے اور وہ بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے تو عبادت صرف اسی ایک رب کی کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیوں اس کی عبادت کریں؟ دلیل پیش کی جارہی ہے۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ
فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۖ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَ
السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ

Marfat.com

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

آیت ۱۶۴۔ بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات و دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں اور کشتیوں (اور جہازوں) میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے کی چیزیں لے کر رواں ہیں اور مینہ میں جس کو اللہ تعالیٰ آسمان سے برساتا ہے اور اس سے زمین کو مرنے کے بعد زندہ (یعنی خشک ہونے کے بعد سرسبز) کردیتا ہے اور زمین پر ہر قسم کے جانور پھیلانے میں اور ہواؤں کو چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں۔ عقلمندوں کے لئے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں ○ ۱۶۴

یہ ہیں وہ چیزیں جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تاکہ تمام انسانوں کو اس کا فائدہ پہنچے اور وہ اس خالق دو جہاں کا شکر ادا کریں اور اسی کی عبادت کریں اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں وہی واحدہ لاشریک لہٗ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ توحید کی دعوت دے رہے تھے تو کفار جاہل اور مشرکین مکہ کہتے تھے واہ یہ کیسے ممکن ہے جب کہ ہم تین سو ساٹھ معبود رکھتے ہیں یعنی تین سو ساٹھ بُت ان سے تو ایک شہر کا بندوبست ٹھیک طرح سے نہیں ہو پاتا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ میرا تو صرف ایک رَبّ ہے جو سارے جہاں کا کام بناتا ہے بھلا یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں ہم نہیں مانتے ہاں اگر کوئی دلیل ہے تو پیش کرے تب ہم ان کی بات کو سچ مانے گے۔ اس بات کے جواب میں اپنے نبیؐ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ دیکھو یہ زمین و آسمان یہ چاند و ستارے اور سورج یہ دن و رات یہ دریا اور سمندر یہ بادل اور پانی یہ سب کس نے پیدا کئے اور ان سب سے کون فائدہ اٹھا رہا ہے؟ جواب یہ ہے کہ ان سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور ان سب سے فائدہ انسان حاصل کررہا ہے۔ جو جاہل ہیں وہ اس بات سے انکار کئے جارہے ہیں اور جو عقلمند ہیں وہ ان باتوں کو سمجھتے ہیں اور وہ ایک اللہ پر ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ کامیاب ہیں اور مشرک اور کافر بتوں، جانوروں اور اُن چیزوں کی پوجا پاٹ میں لگے ہوئے ہیں جن کو انسان کے لئے پیدا کیا گیا۔ اب ایمان والوں اور مشرکوں کی وضاحت فرمائی جارہی ہے۔

Marfat.com

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ
الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾

آیت ۱۶۵۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ کو شریک (اللہ) بناتے اور ان سے اللہ کی سی محبت کرتے ہیں۔ لیکن جو ایمان والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہی کے سب سے زیادہ دوستدار ہیں اے کاش ظالم لوگ جو بات عذاب کے وقت دیکھیں گے اب دیکھ لیتے کہ سب طرح کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہے ○ ۱۶۵

اس آیت کو غور سے پڑھئے اور بار بار اس کی تلاوت کیجئے اور اس بات کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کیجئے۔

بھلا مٹی و پتھر کے بت جن کو خود انساں نے بنایا کیا وہ کوئی چیز بنا سکتے؟ جو خود اپنی ذات دوسروں کے ہاتھوں بنی ہو وہ زمین و آسمان دریا و سمندر چاند و سورج اور ستارے و زمین سے کھانے کی چیزیں درخت جانور اور انسانوں کو کیسے پیدا کر سکتے ہیں جو ذات خود دوسروں کے ہاتھ بنی ہو وہ دوسری چیزوں کو کیسے پیدا کر سکتی ہے؟ جواب اُس وقت ایسے لوگ تھے جو غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس طرح محبت کرنا چاہئے تھی وہ محبت ان بتوں سے کرتے تھے اور آج بھی ایسے لوگ ہیں جو پتھروں کو دیواروں کو درختوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے انکار کئے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ تو نادان اور جاہل ہیں۔ اب آیئے ان لوگوں کی طرف جو اس کتاب کو یعنی قرآن مجید کو پڑھتے ہیں اس کی تلاوت کرتے ہیں اور دین

Marfat.com

اسلام کے نام لیوا ہیں۔ان میں اکثر لوگوں کا حال کیا ہے؟ جواب۔خود دین کی تبلیغ کرنے کے بجائے عالم دین اور دین اسلام کی تبلیغ کرنے والے بزرگوں کی قبروں پر جا کر ان کو اللہ تعالیٰ کا سفارشی مانتے ہیں اور اپنی حاجات ان قبروں پر جن کو یہ مزار اور درگاہ کہتے ہیں اور رو کر بیان کرتے ہیں۔ مزاروں پر پھولوں کی چادریں چڑھائی جاتی ہیں اور بعض تو ان بزرگوں کی قبروں پر بڑے احترام کے ساتھ چکر بھی لگاتے ہیں اور بڑی عقیدت کے ساتھ قبر کی دیواروں کو بوسا دیتے ہیں اور گڑگڑا کر رو رو کر اپنے دکھ بیان کئے جاتے ہیں۔

ذرا غور کیجئے جو بات جو عمل رب العالمین کے حضور میں کرنا چاہیے تھا جو دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرنی چاہئے تھیں جو عبادت مسجدوں میں کرنی چاہئے تھی وہ عبادت وہ دعائیں مزاروں پر قبروں پر ہو رہی ہے اللہ کے گھر یعنی مسجدوں کو ویران اور قبروں کو آباد کیا جا رہا ہے۔ یہ عمل صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ اسلامی ملک پاکستان میں بھی ہو رہا ہے اور شدت کے ساتھ اس پر عمل ہو رہا ہے۔ جو احکام وہدایت قرآن مجید کے ذریعہ دیئے جا رہے ہیں اس پر تو عمل نہیں ہو رہا ہے اور جس بات کو قرآن مجید کے ذریعہ منع کیا جا رہا ہے اس پر عمل بڑی شدت سے ہو رہا ہے اور پھر ان لوگوں کی پیروی میں لگے ہوئے ہیں جو خود سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں اور دوسروں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ کاش یہ ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب پر غور کرتے اور اس دن سے ڈرتے جب اللہ تعالیٰ ہم سب کا حساب لے گا حساب کتاب کے دن کیا ہو گا؟ صاف صاف لفظوں میں فرمایا جا رہا ہے۔

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا

وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾

آیت ۱۶۶۔ اس دن کفر کے پیشوا اپنے پیروؤں سے بیزاری ظاہر کریں گے اور (دونوں) عذاب (الٰہی) دیکھ لیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات ختم ہو جائیں گے ○ ۱۶۶

Marfat.com

وَقَالَ

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا

تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ

عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾

آیت ۱۶۷- (یہ حال دیکھ کر) پیروی کرنے والے (حسرت سے) کہیں گے کہ اے کاش ہمیں پھر دنیا میں جانا نصیب ہو تاکہ جس طرح یہ ہم سے بیزار ہو رہے ہیں ہم بھی اسی طرح ان سے بیزار ہوں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ان کے اعمال انہیں حسرت بنا کر دکھائے گا اور وہ دوزخ سے نکل نہیں سکیں گے ○۱۶۷

مرنے کے بعد حساب کتاب کے دن یعنی قیامت کے روز ہر انسان کو اپنے اپنے عمل کا پورا پورا حساب دینا ہو گا کسی کے ساتھ نا انصافی نہیں ہو گی۔ تب وہ لوگ جو غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے رہے قیامت کے منظر کو دیکھیں گے تو نفرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے پھر گمراہ لوگوں کے پیروکار ان سے کہیں گے کہ تم نے ہم کو غلط راستے پر چلایا تھا ساری ذمہ داری تمہاری ہے گمراہ کرنے والے اپنے پیروکاروں سے بیزاری اور نفرت سے ان لوگوں سے دور ہو جائیں گے یہ حال دیکھ کر مشرکوں کے پیروکار حسرت سے کہیں گے کاش ہم کو دوبارہ دنیا میں واپس بھیجا جائے تو ہم بھی ان بتوں سے ان مشرکوں سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کریں جیسا وہ آج ہم سے الگ ہو گئے ہیں لیکن یہ آرزو ان کی کبھی پوری نہیں ہو گی بلکہ بت اور بت پرست قبروں کو پوجنے والے جو گمراہ ہوئے اور دوسروں کو گمراہ کیا ان دونوں کو سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور ان لوگوں کے تعلقات ایک دوسرے سے منقطع ہو جائیں گے۔

کفر اور شرک کرنے والے اور وہ لوگ جو ایک دوسرے کو دین سے بہکا کر غلط راستوں پر

Marfat.com

چلانے والے اور جو ان کے پیشوا اور لیڈر بنے رہے اپنی بخشش کی التجا کریں گے لیکن وہاں کسی کو کسی کی خبر نہ ہو گی کیونکہ جو خود عذاب میں مبتلا ہوں گے وہ دوسروں کی مدد کیا کریں گے بلکہ وہ پیشوا اپنے پیروؤں سے بیزاری اور نفرت کا اظہار کریں گے۔ یہ حال دیکھ کر غلط لوگوں کی باتوں میں آکر جو غلط عمل کئے وہ بھی حسرت اور نامرادی سے ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کاش ہم ایک بار پھر دنیا کی زندگی حاصل کریں تو ہم بھی ان لوگوں سے اپنا بدلہ لیں لیکن ایسا نہیں ہو گا ان سب کو دوزخ کی آگ گھیرے میں لئے ہو گی اور ان مشرکوں اور کافروں کا ٹھکانا آگ میں ہو گا۔

اے ایمان والو! غور و فکر سے کام لیجئے اور سوچئے اِس وقت دنیا کی زندگی میں ہم جو کچھ عمل کر رہے ہیں وہ کس حد تک قرآن حکیم کے احکام کے مطابق ہیں اور جن کو ہم اپنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم مانتے ہیں انؐ کی پیروی کس حد تک ہو رہی ہے؟

ہم ان لوگوں کی نقل اور بہکاوے میں کس قدر آگے بڑھتے جا رہے ہیں جو دین سے ہٹا کر فحاشی اور حرام کاری کا درس دیئے جا رہے ہیں۔ بھائیو اور دوستو! اس دن سے ڈرو جس دن اللہ تعالیٰ ہم سے ہمارے اعمال کا ہماری دولت کا ہماری اولاد کا ہماری تجارت کا ہمارے کاروبار کا اور ذرہ ذرہ کا حساب لے گا وہاں کوئی رشتہ داری کوئی حاکمیت کسی کے کام نہیں آئے گی سوائے اپنے اعمال کے جو کچھ ہم نے دنیا کی زندگی میں کئے ہوں گے اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھے ہوں گے اے ایمان والو! قرآن پڑھو، سمجھو اور اس پر عمل کرو اسی میں دنیا کی بھلائی ہے اور اسی میں آخرت کے دن نجات ہے اب یہاں سے حلال و حرام کیا ہے ؟

اب اسی کی وضاحت فرمائی جا رہی ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۶۸

Marfat.com

آیت ۱۶۸۔ لوگو! جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں کھاؤ اور شیطان
کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ ۱۶۸

إِنَّمَا

يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَأَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى
اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

آیت ۱۶۹۔ وہ تو تم کو برائی اور بے حیائی ہی کے کام کرنے کو کہتا
ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی نسبت ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ بھی علم
نہیں ○ ۱۶۹

ان دو آیتوں کا جو مطلب ہے وہ اُن لوگوں کے لئے ہدایت اور تنبیہہ ہے جو زمانہ قدیم میں عرب کے لوگوں نے دین ابراہیم کو طرح طرح سے بگاڑ رکھا تھا اور اِس زمانہ میں دین اسلام کے ماننے والے اکثر مسلمانوں نے اپنے دین کو بگاڑ رکھا ہے۔ جس طرح اس وقت کے لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بجائے بتوں کی پوجا اور بتوں پر نیاز نذرانے اور جانوروں کو ذبح کیا کرتے تھے۔ آج بھی اسی طرح اکثر مسلمان دین کے بزرگوں اور عالموں کی قبروں پر نیاز نذرانے اور جانوروں کی قربانی کر رہے ہیں مسجدوں میں عبادت کے بجائے مزاروں اور درگاہوں پر اپنی حاجتیں پوری کرنے کی دعائیں مانگی جاتی ہیں اور اُس زمانے میں لوگوں نے اپنی طرف سے حلال جانوروں کو حرام ٹھہرا دیا اور بہت سے عمل شیطانی اور کفر کے کیا کرتے تھے اسی طرح آج بھی اکثر مسلمان دین اسلام میں طرح طرح کے خرافات کئے جا رہے ہیں۔ فرمایا جا رہا ہے

Marfat.com

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ
اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا
يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

آیت ۱۷۰۔ اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو(کتاب) اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں(نہیں)بلکہ ہم تو اسی چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا بھلا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھے راستے پر ہوں (تب بھی وہ لوگ ان ہی کی تقلید کئے جائیں گے)؟ ○۱۷۰

اس آیت کو غور سے پڑھئے یہ بات ان لوگوں سے فرمائی جارہی ہے جن کو دین کی تعلیم دی جارہی تھی لیکن ان لوگوں میں ایسے بھی لوگ تھے جو یہ کہتے تھے کہ ہم تو وہی کام کریں گے جو ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے یعنی بت پرستی اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری آج بھی ایسے ہی لوگ موجود ہیں جو اسی طرح کی باتیں کررہے ہیں بلکہ ہم مسلمانوں میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو پتھر اور مٹی کے بت تو نہیں بناتے لیکن یہی عمل کسی اور شکل میں کئے جارہے ہیں مثلاً" بزرگان دین کی قبروں پر جا کر اپنی حاجتیں بیان کرنا قبروں کے گرد چکر لگانا پھول چڑھانا چادریں اوڑھانا اور

منتیں مانگنا نذر و نیاز غیراللہ کے آگے ماننا اور اسی طرح کے مختلف عمل میں مشغول ہیں اور اسی کو دین کا نام دیا ہوا ہے نماز روزہ زکوٰۃ کی کوئی فکر نہیں جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پڑھو اس کو سمجھو اور اس پر عمل کرو تو کہتے ہیں ہم کو اسکی فرصت نہیں ہم تو وہی کریں گے جو ہمارے بڑے فرما گئے۔ اے ایمان والو! ایسے لوگوں کی صحبت اور دوستی سے بچو اور سچے دین کی تعلیم اور تربیت اپنے بچوں کو اپنے گھر والوں کو دلاؤ کفر اور شرک سے خود بچو اور اپنی اولاد کو بھی بچاؤ اسی میں ہماری بھلائی اور نجات ہے۔ **بے جان چیزوں کی حقیقت کیا ہے ؟**

Marfat.com

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ
الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ
بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

آیت ۱۷۱۔ جو لوگ کافر ہیں ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی ایسی چیز کو آواز دے جو پکار اور آواز کے سوا کچھ سن نہ سکے۔(یہ) بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں کہ(کچھ) سمجھ ہی نہیں سکتے ○ ۱۷۱

اس آیت میں پھر ان ہی لوگوں کی وضاحت کی جارہی ہے جو غیر اللہ یعنی بتوں کی پوجا کرتے ہیں بتوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں اسی طرح ان لوگوں کی طرف اس بات کا واضع اشارہ ہے جو کتاب اللہ کو مانتے ہیں اور زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں لیکن اپنی حاجتیں بزرگوں کے مزاروں پر قبروں پر اور مختلف چیزوں کے آگے بیان کی جاتی ہیں اور ان سے اپنی حاجت روائی کی درخواست کی جاتی ہے۔ بھلا پتھر کی مورتیاں مٹی کے بت اور قبریں بھی کچھ سن سکتے ہیں یا کچھ کہہ سکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں یہ سب بے جان چیزیں جس کو خود انساں نے بنایا اور اسی کے سامنے انسان جھک رہا ہے اے ایمان والو! بچو اس شرک سے اور اس کفر سے۔ اللہ تعالیٰ اس عمل کو کبھی معاف نہیں فرمائے گا اس کی بڑی سخت سزا ہے اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ ہم سب کو شرک اور کفر سے بچائے۔ آمین

اب اہل ایمان سے فرمایا جارہا ہے اور حلال اور حرام کی وضاحت کی جارہی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا
لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

Marfat.com

آیت ۱۷۲۔ اے اہل ایمان جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی
ہیں ان کو کھاؤ اور اگر اللہ تعالیٰ ہی کے بندے ہو تو اس کی نعمتوں کا
شکر بھی ادا کرو۔ ○۱۷۲

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ

الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ

اللَّهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ

عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۱۷۳

آیت ۱۷۳۔ اُس نے تم پر مرا ہوا جانور اور لہو اور سور کا گوشت
اور جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کردیا ہے
ہاں جو ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے اور حد (ضرورت)
سے باہر نہ نکل جائے اس پر کچھ گناہ نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا
اور رحم کرنے والا ہے ○ ۱۷۳

ان دو آیتوں میں حلال اور حرام چیزوں کی وضاحت کی گئی ہے وہ یہ کہ حلال چیزیں کون سی ہیں اور حرام چیزیں کون کون سی ہیں؟ حلال چیزوں میں وہ قربانی جو اللہ تعالیٰ کے نام پر ہو اور جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے وہ حلال ہیں اور وہ چیزیں جو سود اور سود کے کاروبار سے کمائی جائے حرام ہے اور مرا ہوا جانور اور وہ خون جو ذبح کے بعد نکلے حرام ہے اور سور کا گوشت حرام ہے اور وہ کھانا یا کھانے کی کوئی چیز جس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے یا غیر اللہ کی طرف منسوب کیا جائے یا غیر اللہ کی نذر نیاز مان کر لوگوں کو کھلائے اور خود کھائے حرام ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر یہ رعایت بھی فرما دی کہ کوئی مجبوری آن پڑے اور انجانے میں یا کسی مشکل میں پھنس جائے تو ایسی غذا کو استعمال کرے لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی جان بوجھ کر نہ کریں اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے وہ معاف فرمانے والا ہے لیکن کوئی شخص بغیر کسی مجبوری اور مشکل کے جان بوجھ کر

Marfat.com

لذت اور تفریح کے لئے شراب سور کا گوشت کھانے پینے حرام ہے ۔
لوگ جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کی ہدایتوں کی نافرمانی کرتے اور لوگوں کو سیدھی راہ سے بھٹکا کر غلط راستوں پر چلانے کی ترغیب دیتے ہیں اور باوجود علم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو چھپاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔
فرمایا جارہا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ

يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ

ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا

النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۖ

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٤﴾

آیت ۱۷۴۔ جو لوگ (اللہ تعالیٰ کی) کتاب سے ان (آیتوں اور ہدایتوں) کو جو اس نے نازل فرمائی ہیں چھپاتے ہیں اور ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیاوی منفعت) حاصل کرتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ بھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا اور نہ ان کے (گناہوں کو) پاک کرے گا اور ان کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہے ○ ۱۷۴

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ

بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى

النَّارِ ﴿١٧٥﴾

Marfat.com

آیت ۱۷۵۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اور
بخشش چھوڑ کر عذاب خریدا۔ یہ آتش (جہنم) کو کیسے برداشت کرنے
والے ہیں ○۱۷۵

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ
الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾

آیت ۱۷۶۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب سچائی کے ساتھ
نازل فرمائی اور جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں
(آکر نیکی سے) دور (ہو گئے) ہیں ○۱۷۶

آیت رقم ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶ میں ان لوگوں کا ذکر صاف صاف بیان کر دیا گیا جو اہل کتاب کہلاتے تھے جنھوں نے آسمانی کتابوں میں تحریف کر ڈالا وہ قرآن مجید کو سنتے ہیں اور سمجھتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے اور دوسروں کو اس کی سچی تعلیم سے گمراہ کرتے ہیں اور اپنے ذاتی دنیاوی فائدے کے لئے آیتوں کو بدل کر لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہے ہیں وہ لوگ اپنا فائدہ تو نہیں کرتے بلکہ جہنم کی آگ اپنے پیٹوں میں بھرتے ہیں اور یہ لوگ جہنم میں جانے والے ہیں کیونکہ حلال چیزوں کو اپنی طرف سے حرام اور حرام چیزوں کو حلال ٹھہراتے رہے۔ آج بھی ایسے لوگ ہیں جو ان ہی کی سی باتیں کرتے ہیں اور مسلمانوں کو سیدھے راستے سے ہٹا کر شیطان کی پیروی میں لگانے کی دن رات کوشش کئے جا رہے ہیں حتیٰ کہ بعض اسلامی ممالک میں بھی دینی تعلیم کا کوئی خاص بندوبست نہیں بلکہ جہالت کی طرف دھکیلا جا رہا ہے دین کی صحیح تعلیم کے بجائے شرک و کفر اور بے حیائی کے کاموں پر لاکھوں کروڑوں روپیہ لگایا جا رہا ہے اور اس کا پرچار کیا جا رہا ہے۔ یہ صرف اپنے ذاتی منفعت کی خاطر دن رات اس کام میں لگے ہوئے ہیں
ہم کو دین کی صحیح تعلیم کے بجائے جہالت کی طرف ہانکا جا رہا ہے۔ قرآن کی صحیح تعلیم و تربیت کے بجائے ناچ گانے ڈرامے دیکھائے اور سکھائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس عذاب سے بچائے اور ہماری آنے والی نسل کو دین کی تعلیم اور قرآن حکیم کی ہدایت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔
یہاں تک ان لوگوں کا ذکر اور ان کی نشانیاں بیان کر دی گئیں جو گمراہی کے راستے پر چل رہے ہیں۔
اب اللہ تعالیٰ پر ایمان اور نیکی کیا ہے اس کی وضاحت کی جا رہی ہے غور کیجئے

Marfat.com

ایمان اور نیک اعمال کی تعریف اور نیک اعمال کیا ہیں؟
اس پر غور کیجئے

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى
حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ
السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ
وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

آیت ۱۷۷۔ نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب (کو قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف منہ کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت اور فرشتوں پر اور (اللہ تعالیٰ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کو چھڑانے) میں (خرچ کریں) اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں جب عہد کرلیں تو اس کو پورا کریں اور سختی اور

Marfat.com

تکلیف میں اور (معرکہ) کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں یہی لوگ ہیں
جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والے ہیں ۱۷۷

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اور خاص طور پر مسلمانوں اور تمام اہل کتاب کو مخاطب کر کے فرما رہا ہے کہ تم جس کو سب سے بڑی نیکی سمجھ رہے ہو یعنی مشرق یا مغرب کو اپنا قبلہ سمجھ کر اس کی طرف منہ کر کے عبادت کرلیں اور بس! نہیں بلکہ صاف صاف الفاظ میں ایمان اور نیکی کی وضاحت کی جارہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اور سچے ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں یعنی اللہ تعالیٰ ہی یکتا ہے اور سارے جہان کو پیدا کرنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی ہر جاندار کو پیدا کرتا ہے اور اس کو موت بھی اس کے حکم سے آتی ہے اور پھر اس کو دوبارہ زندہ بھی اسی کے حکم سے کیا جائے گا اور پھر سب کے اعمال کا حساب لے گا اور انصاف کرے گا اور دنیا میں جو کچھ ہم کررہے ہیں اس کو دیکھ رہا ہے یہ ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔

دوسری بات قیامت پر ایمان لانا یعنی دنیا کی اس زندگی کے بعد موت اور پھر دوبارہ زمین سے قبروں سے اٹھایا جائے گا جس دن سب کا حساب کتاب لیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر ایک کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا یعنی اس دن ہر جاندار کا فیصلہ کیا جائے گا بداعمال کا ٹھکانا جہنم اور نیک اعمال کا ٹھکانا جنت۔ تیسری بات فرشتوں پر یعنی وہ مخلوق جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول اور اس کے حکم کی تعمیل میں دن رات لگے ہوئے ہیں جو ہماری نظروں سے غیب ہیں ان پر ایمان لانا۔

چوتھی بات فرمائی جارہی ہے کہ مال اور دولت جس کو تم سب سے زیادہ عزیز اور پیاری چیز سمجھتے ہو اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یعنی لوگوں کی مدد کرو سب سے پہلے جن کی مدد کی جائے وہ ہیں رشتہ دار انسان کے تمام رشتوں میں افضل رشتہ ماں اور باپ کا ہے ان کے بعد بھائی بہن بیوی بچے اور تمام رشتہ دار دوست احباب اور یتیم بچے جن کا دنیا میں کوئی نہ ہو ان پر خرچ کریں اور وہ لوگ جو محتاج ہیں کسی مجبوری کی بناء اپنی گزر اوقات کے قابل نہیں ان کی مدد کی جائے اور وہ مسافر جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے والے اپنے شہر اور گھربار سے دور اور مجبور

Marfat.com

ہیں ان کی مدد کریں اور وہ لوگ جو کسی ضرورت کے تحت اپنی مشکل کے وقت کسی سے مدد چاہیں خواہ وہ مالی مدد ہو یا کسی چیز کی ضرورت ہو ان کی مدد کی جائے۔ اور وہ لوگ جو بلا قصور کسی مصیبت میں پھنسے ہوئے ہوں یا کوئی مشکل ان پر آن پڑی ہو ان کی مدد کر کے ان کو اس مشکل سے چھڑایا جائے یا کوئی شخص کسی کا غلام ہو لیکن وہ مسلمان ہو اس کے لئے مال خرچ کر کے اس کو غلامی سے آزاد کروایا جائے پانچویں بات نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں یعنی مندرجہ بالا اعمال کرنے کے بعد جو مال اور دولت آپ کے پاس جمع ہو اس مال و دولت کی زکوٰۃ ادا کریں زکوٰۃ اور نماز کسی صورت میں کسی حال میں معاف نہیں ہے۔

چھٹی بات۔ جب عہد کریں یا وعدہ کریں اس کو پورا کریں۔

ساتویں بات۔ سختی اور تکلیف میں یعنی تنگدستی میں غربت بیماری میں اور کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجا لانے میں کوئی تکلیف یا مشکل آن پڑے یعنی جہاد میدان کارزار میں ثابت قدم رہیں اور صبر و شکر سے کام لیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ایمان میں سچے یہی لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں اور یہی مومن لوگ ہیں غور کیجئے اور سوچئے کتنی کھلی کھلی بات ہے جس کو صاف صاف الفاظ میں بیان فرما دی گئی ۔

یہ ہدایت تو دنیا کے ہر انسان کے لئے ہے لیکن جو لوگ مسلمان ہیں ان کے لئے ان ہدایات پر عمل کئے بغیر کوئی چارہ نہیں اس میں کوئی حیل و حجت باقی نہیں رہتی۔ بھائیو اور دوستو اس آیت کو بار بار پڑھیئے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں اسی عمل میں ہم سب کی بھلائی ہے اور نجات ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کا کوئی طریقہ اور راستہ ہم کو مسلمان مومن نہیں بنا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کی تلاوت اور سمجھنے کے بعد عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

یہاں تک دنیا کے تمام لوگوں کے لئے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور حکم نصیحت فرمائی گئی اب وہ احکام جو معاشی زندگی کے لئے ضروری اور اہم ہیں اس کی وضاحت فرمائی جارہی ہے یعنی مسلمان مومن کو ان کی عائلی زندگی کے قانون کی وضاحت کی جارہی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى

Marfat.com

بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ
بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ
فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾

آیت ۱۷۸۔ مومنوں تم کو مقتولوں کے بارے میں قصاص (یعنی خون کے بدلے خون) کا حکم دیا جاتا ہے۔ (اس طرح پر کہ) آزاد کے بدلے آزاد (مارا جائے) اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت اگر قاتل کو اس کے (مقتول) بھائی (کے قصاص میں) سے کچھ معاف کر دیا جائے تو (وارث مقتول کو) پسندیدہ طریق سے (قرارداد کی) پیروی (یعنی مطالبہ خون بہا) کرنا اور (قاتل کو) خوش خوئی کے ساتھ ادا کرنا چاہئے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے آسانی اور مہربانی ہے جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کے لئے دکھ کا عذاب ہے ○ ۱۷۸

خون اور قتل میں قصاص کا حکم دیا جاتا ہے یعنی خون قتل کا بدلہ خون قتل اور جس نے خون کیا اسی قاتل کا قتل لازم قرار دیا جاتا ہے۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے وہ یہ کہ قتل کے کیا اسباب ہیں؟ دنیوی زندگی میں تین اسباب ہیں جن کی وجہ سے جھگڑا پیدا ہوتا ہے وہ ہیں زن' زمین اور زر یعنی عورت' جائیداد اور دولت ان سب کو اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا اور ان ہی چیزوں کے صحیح استعمال کا طریقہ کار اور قانون بھی' اسی خالق اور رب العالمین نے بنا دیا۔ دنیا کی جتنی چیزیں ہیں اللہ تعالیٰ نے صرف انسان کے استعمال کے لئے پیدا کی ہیں اور ہر چیز کسی نہ کسی طرح انسان کی خدمت میں لگی ہوئی ہے لیکن جو لوگ

Marfat.com

ان چیزوں کو حاصل کرنے کے بعد ان کا استعمال ناجائز طور پر کرتے ہیں وہ اپنے لئے خود عذاب تیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے جو احکام اس کے نبیؐ کے ذریعہ نازل ہوئے جو کہ اِن پر عمل کرتے ہیں وہی کامیابی اور نجات پانے والے ہیں۔

سب سے پہلے جو حکم دیا جارہا ہے کہ جو کوئی کسی کو ناحق قتل کرے گا قاتل کو ہی اس کی سزا ملنی چاہئے اور وہ سزا ہے قتل کا بدلہ قتل اور قتل بھی اس شخص کو کیا جائے گا جس نے قتل کا جرم کیا۔ مثلاً آزاد شخص یعنی وہ کسی کا غلام نہیں بلکہ آزاد ہے اور اس نے قتل کیا تو اسی آزاد شخص کو ہی قتل کیا جائے گا اور غلام نے قتل کیا تو غلام ہی کو قتل کی سزا ملے گی اور اگر کسی عورت نے قتل کیا تو عورت ہی کا قتل ہو گا یہ نہیں کہ آزاد کے بدلے کسی اور کو قتل کردیا کیونکہ جاہلیت کے زمانے میں اس طرح کا معاملہ ہوتا تھا صاحب اقتدار نے کسی کا ناحق خون کردیا ہو تو اس کی سزا میں صاحب اقتدار کسی اور کو اس کا بدل دے کر قتل کردیا جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں اس نامناسب عمل کو رد کرکے جائز قانون کا حکم عطا فرمایا کہ نہیں جس نے قتل کیا اسی قاتل کا قتل ہو گا اس کی جگہ کسی دوسرے کو قتل نہیں کیا جاسکتا۔

اور اس قصاص کے حکم میں جو حکمت ہے وہ یہ کہ اس میں زندگانی ہے تاکہ لوگ خون ریزی سے بچیں یہ بات اہل عقل ہی سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن موجودہ زمانے میں جن لوگوں نے قصاص کے حکم کے خلاف جو مہم چلا رکھی ہے یعنی وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ قاتل کو قتل کی سزا نہیں دینی چاہئے یہ انسان پر ظلم ہے ارے نادانوں مقتول کو ناحق قتل کیا یہ ظلم نہیں قاتل کو قتل کی سزا ملی یہ ظلم ہو گیا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے قانون کے خلاف خودساختہ قانون قائدے بنا کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں یہی لوگ ظالم ہیں اور ناشکرے ہیں ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں عذاب اور آخرت میں سخت سزا تیار کر رکھی ہے۔

البتہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ میں کچھ سہولت عطا فرمائی ہے وہ یہ کہ اگر قاتل کو اس کے مقتول بھائی کے قصاص میں سے کچھ معاف کردیا جائے یعنی خون سے درگزر کیا جائے اور خون کے بدلے خون بہا قرار پائے تو وارث مقتول کو پسندیدہ طریق سے قرارداد کی پیروی یعنی مطالبہ خون بہا کرنا اور قاتل کو خوش خوئی کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔ غور کیجئے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیسی آسانی اور مہربانی ہے اور اگر اس کے بعد کوئی زیادتی کرے اور حکم کی پابندی نہ کرے اس کے

Marfat.com

لئے دکھ دینے والا عذاب ہے۔ یہ قصاص کا حکم کیوں دیا جارہا ہے غور کیجئے

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ

يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

آیت ۱۷۹۔ اور اے اہل عقل (حکم) قصاص میں (تمہاری) زندگانی ہے
کہ تم (قتل خوں ریزی سے) بچو ○ ۱۷۹

اے ایمان والو! ذرا غور کیجئے اللہ تعالیٰ کی حکمت اور اس کے قانون پر کہ کس طرح لوگوں کو آپس کی خوں ریزی سے بچایا جارہا ہے لیکن نادان اور بے عقل لوگ ان قاتلوں کو سزا دینے کے بجائے مقتول کی طرف داری اور رحم کرنے کے بجائے قاتل کی حمایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ انسانیت سوز سزا ہے بھیانک سزا ہے لیکن جو بے رحمی کے ساتھ قتل ہوا اس کی کوئی ہمدردی نہیں کی جاتی قاتل کی ہمدردی میں زمین آسمان ملائے جارہے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کے ہر ملک ہر شہر میں خون ریزی پھیلی ہوئی ہے دن رات انسان انسان کا خون کررہا ہے ہر طرف لوٹ مار کا بازار گرم ہے۔ مگر جس ملک میں اللہ تعالیٰ کے اس قانون کی پابندی کی جارہی ہے وہاں امن و امان اور سکون ہے اور جن ملکوں میں مقتول کی حمایت کے بجائے قاتل کی حمایت ہو رہی ہے ان کا انجام بھی ہم سب کے سامنے ہے۔ وہاں کیا ہو رہا ہے؟ بھائیو اور دوستو سوچئے اور غور کیجئے اور ان لوگوں کے پروپیگنڈوں سے بچئے جو قرآن حکیم کے خلاف عمل کررہے ہیں لوگوں کو سیدھے راستے سے ہٹا کر غلط راستوں پر چلنے کی تلقین کررہے ہیں۔ اپنے ذاتی مفاد کی خاطر لوگوں کو اور مسلمانوں کو ظلم اور کفر کے اندھیروں میں دھکیل رہے ہیں۔ جس کا انجام دنیا میں برا اور آخرت میں ان کا ٹھکانا جہنم میں ہے۔ یہاں تک قتل اور قاتل کے متعلق حکم دیا گیا اب دوسری اہم بات یعنی وہ مال جو کوئی مرنے والا اپنے پیچھے چھوڑ جائے اس کی تقسیم کا حکم۔

Marfat.com

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا

حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖ الْوَصِيَّةُ

لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى

الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٨٠﴾

آیت ۱۸۰۔ تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے اگر وہ کچھ مال چھوڑ جانے والا ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں کیلئے دستور کے مطابق وصیت کرجائے (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والوں پر یہ ایک حق ہے۔ ○ ۱۸۰

آیت رقم ۱۸۰ نازل ہونے سے پہلے کفر کی ایک رسم یہ بھی تھی کہ مرنے کے بعد مرنے والے کا مال صرف مرنے والے کی اولاد یعنی صرف مرد کو دیا جاتا تھا۔ اور کسی رشتہ دار کو نہیں یہ سراسر نا انصافی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی کہ مرنے والوں کے مال میں صرف لڑکوں کا ہی حصہ نہیں ہے بلکہ اس مال میں مرنے والے کے ماں باپ بیٹا بیٹی اور دوسرے رشتہ داروں کا بھی حق ہے یہ حکم اس لئے دیا گیا کہ معاشرے میں نا انصافی کا رواج مٹ جائے اور ساتھ ساتھ ان لوگوں کی مدد بھی ہو جائے جو تنگ دست رشتہ دار ہوں اور ان کی حاجتیں پوری ہو جائیں جو کہ حق اور جائز ہوں یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور اُسی سے ڈرتے ہیں۔ آگے اسی حکم کی وضاحت فرمائی جارہی ہے۔

فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَا

اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٨١﴾

Marfat.com

آیت ۱۸۱۔ جو شخص وصیت کو سننے کے بعد بدل ڈالے تو اس (کے بدلنے) کا گناہ ان ہی لوگوں پر ہے جو اسکو بدلیں اور بے شک اللہ تعالیٰ سنتا اور جانتا ہے ○۱۸۱

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۸۲ ع

آیت ۱۸۲۔ اگر کسی کو وصیت کرنے والے کی طرف سے (کسی وارث کی) طرفداری یا حق تلفی کا اندیشہ ہو تو اگر وہ (وصیت کو بدل کر) وارثوں میں صلح کرادے تو اس پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا (اور) رحم والا ہے ○ ۱۸۲

اے ایمان والو! غور و فکر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے کتنی آسانی اور مہربانی فرمائی کہ دنیا میں جو جھگڑے کا سبب مال ہے اگر اس مال کی تقسیم اور حصے بخرے کا معاملہ ٹھیک نہ ہو تو معاشرے میں کتنی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اپنے بندوں کو اسی لئے اس نے اپنی حکمت سے ان پر مہربانی اور کرم نوازی سے انصاف کا حکم صادر فرمایا تاکہ معاشرے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ رہ جائے اور ہر ایک کو انصاف کے ساتھ مال تقسیم ہو جائے اور معاشرے کا سدھار ہو جائے۔ بھائیو اور دوستوں قرآن کی تلاوت کیجئے اس کو سمجھئے اور اس پر عمل کیجئے اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے اور آخرت میں نجات اور بخشش ہے۔ یہاں تک انسانی معاشرے کی بھلائی کے متعلق احکامات نازل فرمائے گئے جو کہ مالی عبادت کہلاتی ہے اب ایمان والوں کے لئے بدنی عبادت کا حکم دیا جاتا ہے یعنی روزہ رکھنا جو کہ فرض قرار دیا گیا۔ اس کی وضاحت کی جارہی ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا

Marfat.com

كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

آیت ۱۸۳۔ مومنو ! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم
سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بنو ○ ۱۸۳

روزہ کیا ہے؟

روزہ رکھنا یعنی صبح سے شام تک بھوکے پیاسے رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور صبر و شکر ادا کرنا اس لئے کہ مسلمان مومن نیک اور پرہیز گار بن جائے۔ یہ انسان کی بدنی عبادت ہے اس عبادت سے انسان کو بھوک و پیاس کا احساس ہوتا ہے اس عبادت سے مومن کو دوسرے کی تکلیف اور بھوک پیاس کا احساس ہوتا ہے اور وہ اس کی مدد کے لئے ہر طرح سے تیار رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کر کے اپنی زندگی کو گزارتا ہے اسی میں مومن کی شان اور عزت ہے۔

اب روزے رکھنے کی پابندی اور آسانی کا حکم دیا جا رہا ہے

غور کیجئے اور یاد رکھئے۔

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ
عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ
يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾

آیت ۱۸۴۔(روزوں کے دن) گنتی کے چند روزہ ہیں تو جو شخص تم میں

Marfat.com

سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار پورا کرلے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (لیکن رکھے نہیں) وہ روزے کے بدلے محتاجوں کو کھلا دیں اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے اور اگر سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے ○ ۱۸۴

اس آیت میں تین باتوں کی ہدایت کی جارہی ہے۔

پہلی ہدایت :- روزوں کے کچھ دن یعنی ۲۹ یا تیس دن بحساب قمری مہینے فرض کئے گئے۔ اگر کوئی شخص ان دنوں میں بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ رعایت فرما دی کہ وہ شخص ان دنوں میں روزے نہ رکھے بلکہ جب صحت یاب ہوجائے یا سفر سے اپنے مقام پر واپس آجائے تو جو روزے چھوٹ گئے ان کو دوسرے دنوں میں پورا کرے۔

دوسری ہدایت :- اسی مہینے میں جو لوگ تندرست ہوں اور کچھ روزے نہ رکھ سکیں ان کو چاہئے کہ جو روزے چھوٹ گئے ہوں اس کے بدلے میں غریب محتاجوں کو کھانا کھلائے۔

تیسری ہدایت :- کسی غریب اور محتاج کو کھانا کھلانا یا اس کے ساتھ بھلائی کا کام کرنا یہ تو نیکی کا کام ہے اس کو شوق سے کرنا چاہئے یہ بندے کے حق میں بہت اچھا عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر ثواب دگنا اور دس گنا بھی عطا فرما سکتا ہے لیکن روزہ رکھنا ہی مسلمان کے حق میں بہتر ہے اس میں کوئی حیل وحجت کی گنجائش نہیں کیونکہ روزہ رکھنے میں پرہزگاری پیدا ہوتی ہے اور پرہیزگاری مسلمان مومن کی نشانی ہے۔

اب روزہ کی اہمیت اور وضاحت فرمائی جارہی ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ

الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ

الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَمَنْ

Marfat.com

كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا

الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

آیت ۱۸۵۔(روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اول اول) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں (جو حق اور باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے۔ تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہیئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کرلے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا۔ اور (یہ آسانی کا حکم) اس لئے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور اس احسان کے بدلے اللہ تعالیٰ نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو ○ ۱۸۵

اس آیت رقم ۱۸۵ میں رمضان المبارک اور روزے کی اہمیت کی وضاحت فرمائی جارہی ہے۔ روزوں کا مہینہ رمضان المبارک کا مہینہ مقرر کیا گیا اس لئے کہ اس مہینے میں قرآن الکریم اول اول نازل ہوا اور قرآن ہی تمام دنیا والوں کا رہنما یعنی راستہ دکھانے والا ہے یعنی قرآن الحکیم میں صاف صاف ہدایت اور کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اور یہ حق اور باطل کو الگ الگ کرنے والا ہے۔ اور قرآن حکیم کے ذریعہ ساری دنیا کے انسانوں کے لئے زندگی گزارنے کی مکمل ہدایت اور قانون نازل فرمایا گیا تاکہ لوگ اس پر عمل کرکے دنیا کی زندگی کو کامیابی کے ساتھ گزار کر مرنے کے بعد آخرت میں اس کا صلہ اور انعام حاصل کرسکیں اور پھر وہاں کی زندگی آرام اور سکون سے گزرے۔ دراصل یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے جس نے اپنے بندوں کے لئے ایسی نعمت

Marfat.com

عطا فرمائی تو اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے یہ عبادت یعنی روزے فرض کردیئے گئے تاکہ لوگ اس عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرسکیں مسلمانوں کیلئے جس طرح نماز فرض کی گئی اس طرح روزے بھی فرض کردیئے گئے ان کی ادائیگی میں کوئی حیل وحجت نہیں۔ ہاں جو لوگ بیمار ہوں یا سفر میں ہوں ان کے لئے یہ سہولت اور آسانی فرما دی گئی جو روزے رمضان المبارک کے مہینے میں چھوٹ گئے ان کو اس مہینے کے بعد جب تندرست ہوجائیں یا سفر سے واپس اپنے گھر آجائیں تو وہ باقی روزوں کے دن روزے رکھ کر پورا کریں اور اگر کوئی شخص مسلسل بیمار ہے اور وہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اس کو چاہئے کہ وہ غریب اور مسکینوں کو کھانا کھلائے جس کی تعداد وحساب موجود وقت کے علماء سے دریافت کرکے پورا کیا جائے تاکہ کسی غلطی کا امکان پیدا نہ ہوسکے۔ اور جو لوگ اس مہینے میں نیک نیتی سے نیک عمل کریں اور لوگوں کی بھلائی کا کام کرے تو اللہ تعالیٰ بڑا کرم اور رحم فرمانے والا ہے وہ نیک عمل کا بہت اچھا صلہ عطا فرمائے گا تو اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اور اس کے شکرگزار بندے بن جاؤ اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے نجات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور سب کچھ سننے والا ہے وہ ہر جگہ موجود ہے اور اپنے بندوں کی ہر وقت خبرگیری فرما رہا ہے اسی بات کی وضاحت فرمائی جارہی ہے اور اپنے نبیؐ سے فرمایا جارہا ہے۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي
قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا
لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾

آیت ۱۸۶۔ اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہئے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک راستہ پائیں ۱۸۶ ○

Marfat.com

غور و فکر کیجئے اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرما رہا ہے اور اس بات کی صاف صاف وضاحت کی جارہی ہے کہ اگر لوگ آپؐ سے دریافت کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کتنی دور ہے تاکہ ہم اس کو

زور سے پکاریں تاکہ وہ ہماری دعا کو سنے اور ہماری حاجتیں پوری کرے۔فرمایا جارہا ہے ان لوگوں سے فرما دیجئے کہ وہ ذات پاک ہے اور وہ تمہارے قریب ہے وہ ہر جگہ موجود ہے وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور سب کچھ سن رہا ہے بس تم کو چاہئے کہ اس بات پر ایمان لائیں اور اس کے حکم کو مانیں اور پھر مجھے پکاریں یاد کریں اور مجھ ہی سے اپنی حاجات بیان کریں اور مجھ ہی سے دعا کریں تو میں ان کی دعا قبول کرتا ہوں۔ غور کیجئے اکثر لوگ بندے تو اللہ تعالیٰ کے بنے ہوئے ہیں لیکن اپنی حاجتوں کے لئے دعائیں غیر اللہ سے مانگی جارہی ہیں کوئی پتھر کو پوج رہا ہے تو کوئی مرے ہوئے انسانوں کی قبروں پر پھولوں کی چادریں چڑھا کر دعا مانگ رہا ہے۔ ہر کوئی انسانوں کے آگے دن رات خوش آمد میں لگا ہوا ہے۔اپنے خالق اور اپنے پیدا کرنے والے کو صرف یاد کیا جارہا ہے وہ بھی غیر اللہ کے واسطوں سے ۔ اے ایمان والو! یہ کتنا بڑا کفر اور ظلم ہے اس کفر سے ہم سب کو اللہ تعالیٰ بچائے اور سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت فرمائے آمین۔ اب روزوں کی حالت میں کن کن باتوں کی اجازت دی گئی اور کن کن باتوں کو منع کیا گیا تفصیل ملاحظہ کیجئے اور غور کیجئے۔

أُحِلَّ لَكُمْ

لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ

لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ

كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ

فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا

وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ

Marfat.com

الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى
الَّيْلِ ج وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ لا فِي
الْمَسٰجِدِ ط تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ط كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

آیت ۱۸۷۔ روزوں کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس جانا جائز کردیا گیا ہے وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ تم (ان کے پاس جانے سے) اپنے حق میں خیانت کرتے تھے سو اس نے تم پر مہربانی کی اور تمہاری حرکات سے درگزر فرمائی۔ اب (تم کو اختیار ہے کہ) ان سے مباشرت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو چیز لکھ رکھی ہے (یعنی اولاد) اس کو (اللہ تعالیٰ سے) طلب کرو اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے پھر روزہ (رکھ کر) رات تک پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو تو ان سے مباشرت نہ کرو یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جانا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں ○ ۱۸۷

آیت ۱۸۷ میں اس بات کی وضاحت فرمائی جارہی ہے کہ رمضان المبارک کی راتوں میں جب روزے سے فارغ ہوجائے تو مرد اپنی بیوی کے پاس جاسکتا ہے یہ آسانی اس لئے دی گئی کہ لوگ روزوں کی حالت میں اپنی نفسانی خواہشات کی بنا پر اپنے آپ کو قابو میں نہیں رکھ سکتے اور چپکے چپکے اپنی بیویوں کے پاس چلے جاتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ ان سب سے باخبر ہے کچھ لوگ اس معاملہ

Marfat.com

میں خیانت کر بیٹھے اس کمزوری کو اللہ تعالیٰ نے آسان فرما دیا اور حکم دیا گیا کہ روزوں کی راتوں میں اپنی بیوی کے پاس جاسکتے ہو اور ان سے مباشرت کرسکتے ہو۔ لیکن اس میں جو پابندی ہے کہ رات کی سیاہ دھاری ختم ہونے سے پہلے اپنے آپ کو پاک صاف کرلینا چاہئے اور صبح کی سفید دھاری کے نمودار ہوتے ہی روزہ رکھ لینا چاہئے اور پورے دن تک یعنی سورج غروب ہونے تک روزہ رکھا جائے دوسری بات یہ تاکید کی جارہی ہے کہ جب کوئی مومن مسجد میں اعتکاف بیٹھے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی سے مباشرت نہ کرے جب تک وہ اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں بیٹھے عبادت کرے تلاوت قرآن کرے اللہ تعالیٰ سے اپنی بخشش کی دعا کرے یہ بات صاف صاف کھول کھول کر بتائی جارہی ہے اس لئے کہ مسلمان مومن بندے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کریں اور پرہیز گار بندے بن جائیں۔ دوسری بات جو فرمائی گئی اس کو اچھی طرح سمجھ لیں وہ یہ کہ بیوی شوہر کی پوشاک ہے اور شوہر بیوی کی پوشاک یعنی لباس ہے۔ تو دونوں کو چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کا پردہ رکھے۔ بے حیائی کے کام سے بچے اور اللہ تعالیٰ سے نیک اولاد کی طلب کرے یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں اور حدود میں بندے کو رہنا چاہئے۔ یہی بندگی ہے یہی شکر گزاری ہے یعنی جو نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کو ملتی ہیں اس کا شکر ادا کیا جائے اور شکر ادا کرنے کا طریقہ نماز اور روزہ ہے۔ یہی عمل اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی نشانی ہے یہ عمل وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے اور اس سے ڈرتے ہیں ان ہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں بہترین انعام کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور جو لوگ نیکی کا عمل کرے یعنی اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے یہ ان کے حق میں بہت اچھا ہے اور اس کا اجر ضائع نہیں جاتا۔ لیکن مال جائز طریقے سے خرچ کیا جائے ناجائز نہیں یعنی ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر نہ کھائیں اس کی وضاحت فرمائی جارہی ہے۔

وَلَا

تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا اِلَى
الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع

Marfat.com

آیت ۱۸۸۔ اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ اس کو
(رشوۃً) حاکموں کے پاس پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز
طور پر کھا جاؤ اور (اسے) تم جانتے بھی ہو ○ ۱۸۸

آیت ۱۸۸ کی بار بار تلاوت کیجئے یعنی ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ وہ کون سا مال ہے جو ناحق لوگ کھاتے ہیں؟ ناحق مال وہ ہے کہ کچھ لوگ دھوکا دے کر کسی کے مال پر قبضہ کرلیں۔ یا چوری کرکے مال حاصل کرلیں یا جوا کھیل کر دوسرے کا مال حاصل کر لینا، جھوٹا دعویٰ کرکے کسی کی جائیداد اپنے قبضہ میں کرلیں یا زبردستی دوسروں کی ملکیت پر اپنا قبضہ کرلیں یا رشوۃ" مال ایک دوسرے کو دیں۔ اسلام سے پہلے یہ عمل کافر اور مشرک لوگ کیا کرتے تھے دین اسلام نے ان کاموں کو حرام قرار دیا اور لوگوں کو ان کاموں سے منع کیا لیکن آج اسی حرام کام کو کون لوگ اپنائے ہوئے ہیں؟ کہاں کہاں یہ کام ہو رہا ہے رشوت' جوا' شراب نوشی اور حرام کاری میں کیسے کیسے لوگ ملوث ہوگئے ہیں یہ سب باتیں ہم لوگ اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ بھی ہمارے سامنے ہے اے ایمان والو! قرآن پڑھو سمجھو اور اس پر عمل کرو اور اپنے بچوں کو اس کی تعلیم دو اور قرآن کی ہدایت پر عمل کرنے کی تربیت دو تاکہ دنیا میں عزت آبرو کے ساتھ زندگی بسر کرسکیں۔ رشوت' جوا' شراب ریس اور سٹہ بازی یہ سب حرام کام ہیں اس کام سے خود بچئے اور اپنے مسلم بھائیوں کو بچایئے اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے اور نجات ہے۔ یاد رکھئے جس طرح بھی ہو سکتا ہے جب بھی وقت مل جائے جہاں جہاں پر ہوں لوگوں کو اس حرام کام سے منع کرتے رہئے اور خود بھی اس کام سے بچئے۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر زندگی میں بھی عطا فرمائے گا اور مرنے کے بعد آخرت میں اس کا بدلہ بہت اچھا ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہاں تک دین کے تین اہم ارکان کی ہدایت اور احکام دیئے گئے اب دین کے چوتھے فرض یعنی حج کے متعلق ہدایت فرمائی جارہی ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ

مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا

الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا

Marfat.com

الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

آیت ۱۸۹۔ (اے محمدؐ) لوگ تم سے نئے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ گھٹتا بڑھتا کیوں ہے) کہہ دو کہ وہ لوگوں کے (کاموں کی میعادیں) اور حج کا وقت معلوم ہونے کا ذریعہ ہے اور نیکی اس بات میں نہیں کہ (احرام کی حالت میں) گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ۔ بلکہ نیکوکار وہ ہے جو پرہیزگار ہو۔ اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ نجات پاؤ ۱۸۹

آیت نمبر ۱۹۸ کے دو حصے پہلا حصہ چاند کے متعلق دوسرا حصہ نیک عمل کے بارے میں ہے پہلے حصے کے متعلق یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق ہے۔ اور ساری دنیا کی ہر شئے انسان کے لئے پیدا کی گئی اس لئے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے جو کچھ آسمان اور زمین پر ہے یعنی شمس و قمر اور ستارے' بادل' بارش' دریا و سمندر' پہاڑ اور درخت اور دنیا کی ہر شئے سب کچھ انسان کے لئے پیدا کی گئی۔ اس لئے کہ ان چیزوں سے اپنے رَبّ اپنے خالق کی عظمت اور بڑائی کا اندازہ لگا سکے نہ کہ انسان ان چیزوں کی پوجا اور عبادت کرے۔ اسی بناء پر کچھ لوگوں نے نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاند کے متعلق سوال کیا کہ یہ گھٹتا بڑھتا کیوں ہے اس پر یہ آیت نازل فرمائی گئی کہ اے نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے کہہ دیجئے چاند گھٹتا اور بڑھتا اس لئے ہے کہ اس کے ذریعہ دنوں کی گنتی معلوم ہو سکے اور لوگوں کے کاموں کو معیاد کا پتہ چلے یعنی تاریخ مہینہ اور سال کی مدت معلوم ہو سکے اور حج کے دن معلوم کرنے کا ذریعہ ہے اور اس میں بہت کچھ فائدے ہیں غور کیجئے کتنی آسان اور سیدھی بات ہے ان لوگوں کے لئے جو ان پڑھ ہیں۔ اور جو علم رکھتے ہیں ان کے لئے ان گنت فائدے ہی فائدے ہیں۔

دوسری بات غور کرنے کی یہ ہے کہ اگر چاند بھی ایک ہی حالت میں رہتا تو پھر ان لوگوں کو بڑی مشکل پیش آتی نہ تاریخ معلوم ہوتی نہ مہینے کا شمار کیا جاتا۔

اب آیت ۱۸۹ کے دوسرے حصے میں ان لوگوں کے دستور کا ذکر فرمایا جا رہا ہے جو غلط کام کو نیک عمل سمجھتے تھے۔ یعنی احرام کی حالت میں اپنے گھروں میں جانے کی ضرورت پڑتی تو وہ لوگ اپنے گھروں میں پچھلے حصے سے کود کر گھر میں داخل ہوتے تھے اللہ تعالیٰ نے اس فعل کو منع فرمایا یہ کوئی نیک کام نہیں ہے بلکہ لوگ احرام کی حالت میں اپنے گھروں کے دروازوں سے داخل ہوں کیوں کہ یہ ان کے اپنے گھر ہیں۔

Marfat.com

کسی غیر اللہ سے نہ ڈرو۔ اللہ کے بندے تو صرف اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرتے ہیں اسی میں سب کی بھلائی اور نجات ہے۔ اب ان لوگوں کے لئے حکم دیا جارہا ہے جو لڑائی اور فساد برپا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے دوسروں کو روکتے ہیں۔ ان کی کیا سزا ہے؟ غور کیجئے

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا
تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۱۹۰﴾

آیت ۱۹۰۔ جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ○ ۱۹۰

وَاقْتُلُوْهُمْ
حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ
وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ
فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹۱﴾

آیت ۱۹۱۔ اور ان کو جہاں پاؤ قتل کردو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے (یعنی مکے سے) تم بھی وہاں سے ان کو نکال دو۔ اور (دین سے گمراہ کرنے کا) فساد خونریزی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اور جب تک وہ تم سے مسجد محترم (یعنی خانہ کعبہ) کے پاس نہ لڑیں تم بھی وہاں ان سے نہ لڑنا۔ اگر وہ تم سے لڑیں تو تم ان کو قتل کرڈالو۔ کافروں کی یہی سزا ہے ○ ۱۹۱

Marfat.com

ان دو آیتوں کو غور سے پڑھئے اور سمجھئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کے ذریعے مومن بندوں کو حکم نازل فرمارہا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کسی کے ساتھ زیادتی نہ کریں لیکن اگر کوئی دین کے بارے میں تم پر ظلم اور زیادتی کرے تو تم کو اجازت ہے تم بھی ویسی ہی زیادتی کرو جیسا کہ دین کے دشمن تم پر زیادتی کرتے ہوں تم ان سے لڑو لیکن ظلم زیادتی نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کسی بندے پر زیادتی کی اجازت نہیں دیتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنا دوست رکھتا ہے۔

دوسری بات جو فرمائی جارہی ہے وہ یہ کہ شہر مکہ امن کی جگہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا گھر یعنی بیت اللہ شریف ہے یہاں لڑائی فساد کرنا منع ہے۔ لیکن کافروں نے مکہ شریف میں نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں پر جو اللہ پر ایمان لے آئے تھے بہت ظلم زیادتی کی یہ ظلم زیادتی خونریزی سے کہیں بڑھ کر ہے اور اسی کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے ہجرت کرنے کا حکم دیا اور آپؐ نے ہجرت کے بعد بھی دین کی تبلیغ کا کام جاری رکھا۔

اس آیت کا نزول اس وقت ہوا جب نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا اور کافروں اور مشرکوں کو شکست ہوئی حکم ہوا ان لوگوں پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنا انہوں نے تم پر کی اگر وہ لڑائی کرنا چاہتے ہیں اور تم سے لڑیں تو تم ان کو قتل کرڈالو اس لئے کہ کافروں کی یہی سزا ہے۔ لیکن جو لوگ لڑائی نہ کریں اور ہتھیار ڈال دیں ان کو معاف کردیں۔ یہ مکہ شہر کا احترام ہے اسی بناء پر حضورؐ نے مومنوں سے فرمایا جو لوگ ہتھیار ڈال دیں ان کو امان دیا جائے ان پر کسی قسم کی زیادتی نہ ہونے پائے۔ ان کے مال اور ان کی حفاظت کی جائے۔ اور ان کی حفاظت کی گئی۔ دنیا کی تاریخ میں کوئی یہ نمونہ آج تک کسی قوم نے پیش نہیں کیا کہ ملک فتح کرلے اور اس ملک اور شہر کے لوگوں پر ظلم زیادتی کے بجائے امن وامان سے ان کی حفاظت کی گئی ہو۔ سوائے فتح مکہ کے حضورؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کے جن لوگوں نے لڑائی کی ان کو چھوڑا نہیں اور جن لوگوں نے ہتھیار ڈال دیا ان کو چھیڑا نہیں حالانکہ ان میں ایسے بھی لوگ تھے جنہوں نے ہجرت سے پہلے اللہ کے نبیؐ پر اور مومنوں پر طرح طرح کا ظلم اور تکلیفیں پہنچائی تھیں ایسی تکلیفیں کسی نبی کو نہیں دی گئیں لیکن اللہ کے نبیؐ نے شہر مکہ میں دین کی تبلیغ میں ہر تکلیف کو برداشت کیا اور صبر کے ساتھ ۱۳ سال گزار دیئے اور بحکم اللہ تعالیٰ مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی اور ہجرت کے بعد بحکم اللہ تعالیٰ مکہ فتح ہوا کفار کو شکست مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مہربانی سے مومنوں پر اپنی نعمت نازل فرمائی گئی۔

اب صاف صاف الفاظ میں اللہ تعالیٰ حکم نازل فرمارہا ہے غور سے تلاوت کیجئے۔

Marfat.com

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾

آیت ۱۹۲۔ اور اگر وہ باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے ○ ۱۹۲

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

آیت ۱۹۳۔ اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہنا کہ فساد نابود ہوجائے اور (ملک میں) اللہ ہی کا دین ہوجائے اور اگر وہ (فساد سے) باز آجائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں (کرنی چاہئے) ○ ۱۹۳

اصل بات یہ ہے کہ خانہ کعبہ اور شہر مکہ کو اللہ تعالیٰ نے امن کی جگہ مقرر فرما دیا۔ یہاں کسی قسم کی جنگ یا فساد یا دین میں تفریق پیدا کرنے والی بات کو حرام قرار دیا گیا اگر کوئی اس مقام پر ایسی حرکت کرلے تو وہ مسلماں نہیں اور جب وہ مسلم نہیں تو خانہ کعبہ اور مکہ شہر کی حدود میں رہنا یا داخل ہونا بحکم اللہ تعالیٰ منع فرما دیا گیا اور اس مقام پر دین کے خلاف کسی قسم کا فساد کرنے والے کو قتل کی سزا کا حکم دیا گیا۔ بس اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس امر میں کوئی حجت اور بحث کی گنجائش نہیں۔ اس کے حکم کی تعمیل اس پر ایمان لانے والے کے لئے فرض ہے یہی بندگی ہے اور اسی میں سب کی بھلائی ہے اور اسی میں سب کی نجات ہے۔

دوسری بات اگر وہ لوگ اپنی حرکت سے باز آجائیں اور توبہ کرلیں تو ان کے ساتھ زیادتی نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا رحم فرمانے والے ہے اور گناہوں سے توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

تیسری بات مومنوں سے فرمایا جارہا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان سے اس وقت تک لڑتے رہنا کہ فساد

Marfat.com

نابود ہو جائے اور ملک و شہر میں اللہ ہی کا دین قائم ہو جائے ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی چاہئے۔
تاریخ گواہ ہے جب بھی مسلمانوں نے اللہ کے دین کے لئے جنگ کی اور فتح یاب ہوئے انہوں نے کبھی بستی کے رہنے والوں پر یا شہر کے رہنے والوں پر زیادتی نہیں کی اس کے برعکس جب بھی کافروں نے یا غیر مسلم قوم نے مسلمانوں سے جنگ کی اور غلبہ حاصل کیا تو انہوں نے کبھی کوئی رعایت نہیں کی بلکہ ایسی ایسی نازیبا حرکت اور ظلم کیا جس کو تحریر کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے لیکن پھر بھی تاریخ کے صفحوں پر ان کی داستان موجود ہے تو صرف دین اسلام کی تعلیم ہے کہ ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہ کی جائے اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے کافروں اور مشرکوں سے جنگ فرض ہے اور جب وہ لوگ توبہ کرلیں اور دین اسلام میں فساد کرنے سے باز آجائیں تو ان کو معاف کردیا جائے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اب ان مہینوں کا ذکر کیا جارہا ہے جن میں مسلمانوں کے لئے لڑائی جنگ منع کیا گیا بلکہ ان مہینوں کا ادب کیا جائے فرمایا جارہا ہے۔

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ الْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

آیت ۱۹۴۔ ادب کا مہینہ ادب کے مہینے کے مقابل ہے اور ادب کی چیزیں ایک دوسرے کا بدلہ ہیں۔ پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو جیسی زیادتی وہ تم پر کرے ویسی ہی تم ان پر کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے ○ ۱۹۴

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے چار مہینے عزت و احترام کے مقرر فرما دیئے ہیں ذوالعقدہ' ذالحجہ' محرم اور رجب اور چار مہینوں میں جنگ یا لڑائی نہیں کرنی چاہئے لیکن کافر اور مشرک ان ہی مہینوں میں

Marfat.com

مسلمانوں سے لڑائی اور جنگ کرنے کا پروگرام بناتے اور مسلمان بحکم اللہ تعالیٰ ان مہینوں میں جنگ نہیں کرتے جس کی وجہ سے مسلمانوں کا جانی اور مالی نقصان ہوتا پھر بھی وہ اس بات پر صبر کرتے رہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور مسلمانوں پر یہ فرض ہے کہ اس کے حکم کی تعمیل کریں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو دیکھ رہا ہے۔ جب کافروں نے اس بات کا احترام نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی طرف حکم نازل فرمایا کہ اگر کافر اس بات کا احترام نہ کریں اور لڑائی کریں تو تم بھی ان سے لڑو لیکن اس بات کا خیال رہے کہ جتنی زیادتی لوگ کریں تم پر تم بھی اتنی ہی زیادتی کا بدلہ لو اس سے بڑھ کر کسی پر زیاتی نہ کرنا۔ اے ایمان والو! غور کیجئے ادب اور احترام والے مہینوں میں لڑائی کا اندازہ۔ سب سے پہلے صبر کیا جائے اس پر کافر نہ مانیں تو اینٹ کا جواب اینٹ ہی سے دینا تم اپنی طرف سے زیادتی نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد فرماتا ہے جو اس کے حکم کی تعمیل میں کوئی حیل وحجت نہیں کرتے اور معرکہ کار زار میں صبر کرتے ہیں اور صرف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اسکی راہ میں جان ومال کی پروانہیں کرتے۔ فرمایا جارہا ہے۔

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۹۵﴾

آیت ۱۹۵۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں (مال) خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت
میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ○ ۱۹۵

اس آیت کو غور سے پڑھئے اور سمجھنے کی کوشش کیجئے فرمایا جارہا ہے جو کچھ تم لوگ جائز طور پر کماتے ہو اور اپنے جائز اخراجات پر جائز طور پر خرچ کرنے کے بعد جو مال جمع ہو اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ یعنی جب تمہارے پاس مال جمع ہوگا تو یہی مال تمہارا دشمن بن جائے گا اس لئے کہ چور ڈاکو اسی مال کو حاصل کرنے کے لئے تمہیں لوٹ سکتے ہیں تمہیں ہلاک بھی کرسکتے ہیں۔ دوسری بات نیکی کرو یعنی جب مال زیادہ جمع ہوگا تو اس کو سیر و تفریح میں خرچ کرنے کی فکر لگ جائے گی طرح طرح کے شوق پیدا ہوں گے جو تباہی وبربادی کے اسباب بن جائیں گے اسی لئے اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یعنی سب سے پہلے حج یا عمرے کو پورا کرو اس عمل میں سفر بھی ہے مال کا خرچ بھی ہے اور نیک کام بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نیک کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ نیک عمل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کی راہ میں جہاد کرو اور جہاد کرنے والوں کی مدد کرو اس عمل میں تمہاری ہماری سلامتی ہے۔ تیسری بات دین کی تعلیم حاصل کرو اور جو لوگ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں ان کی مدد کرو۔ چوتھی بات جو غریب ماں باپ جن کے گھر جوان بیٹی یا بیٹیاں ہوں اور مال نہ ہونے کی وجہ سے مجبور ہیں ان کی مدد کر کے لڑکیوں کی شادی کروا دیں۔ اپنے غریب رشتہ داروں دوست احباب کی خبر گیری کرنا اور ان کی مالی مدد کر کے ان کی پریشانیوں کو دور کرنا یہ سب نیک عمل ہیں اور اللہ تعالیٰ نیک عمل کرنے والوں کو اپنا دوست رکھتا ہے اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کا دوست بن جائے تو پھر اس کو نہ کسی بات کا ڈر اور نہ فکر ہو سکتی ہے تو بھائیوں اور دوستو! دولت اور خواہشات کے غلام نہ بنو اللہ تعالیٰ کے دوست بن جاؤ دنیا تو دنیا آخرت بھی سدھر جائے گی۔ سبحان اللہ۔ کیسا پاک صاف دین ہے اے اللہ ہم کو دین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما آمین۔

یہاں تک جان و مال اور بیت اللہ شریف اور مکہ شہر کی عظمت اور اہمیت اور عمل صالح کی ہدایت کی گئی اب وہ مال جو جائز اخراجات کے بعد جمع کرو گے اس کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے خرچ کرنے کے عمل کو فرض قرار دیا گیا یعنی زندگی میں ایک بار حج یا عمرہ ادا کرنا۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا
اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى
يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا
اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ
صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ۪ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ
اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ
يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا
رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ

Marfat.com

اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾

آیت ۱۹۶۔ اور اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی) کے لئے حج اور عمرے کو پورا کرو۔ اور اگر (راستے میں) روک لئے جاؤ تو جیسی قربانی میسر ہو (کردو) اور جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے سر نہ منڈاؤ اور اگر کوئی تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کسی طرح کی تکلیف ہو تو اگر وہ سر منڈ الے تو اس کے بدلے روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔ پھر جب (تکلیف دور ہو کر) تم مطمئن ہو جاؤ۔ تو جو (تم میں) حج کے وقت تک عمرے سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ بھی قربانی میسر ہو کرے۔ اور جس کو (قربانی) نہ ملے وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات جب واپس ہو۔ یہ پورے دس ہوئے۔ یہ حکم اس شخص کیلئے ہے جس کے اہل وعیال مکے میں نہ رہتے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے ○ ۱۹۶

حج اور عمرہ دین اسلام کا چوتھا رکن ہے اور فرض ہے جیسا کہ نماز روحانی عبادت اور روزہ جسمانی عبادت زکوۃ مالی عبادت اور حج اور عمرہ روحانی جسمانی اور مالی عبادت کا مجموعہ ہے۔ حکم دیا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ اس آیت کے دو حصے ہیں پہلا حصہ فتح مکہ سے پہلے حضورؐ اپنے رفقاء اور صحابہؓ کے ساتھ حج اور عمرہ کی غرض سے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے آئے لیکن کفار مکہ نے شہر مکہ کے باہر حدیبیہ میں روک لیا اور داخلِ مکہ نہ ہونے دیا یہاں بحکم اللہ تعالیٰ حضورؐ نے صلح نامہ لکھوا لیا اور یہیں سے بغیر حج وعمرہ ادا کئے واپس لوٹ گئے۔ یہ واقعہ اس بات کا امتحان تھا کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے حکم کی تعمیل اور پیروی کرے اور صبر کرے۔ دوسری بات ایسے حالات میں کن کن باتوں کا خیال رکھا جائے اس کی وضاحت فرمائی جارہی ہے اور نصیحت کی جارہی ہے اور طریقہ بتایا جارہا ہے۔

حج اور عمرہ ادا کرنے سے پہلے اگر راستے میں روک لئے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو وہیں کردو۔ لیکن جب

Marfat.com

تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچے یعنی منیٰ میں کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرے اور سر منڈائے اس کے پہلے سر نہ منڈائے۔ حج کے مختصر احکام کی وضاحت یوں ہے۔

حج کا طریقہ یہ ہے کہ احرام باندھے کعبہ شریف کا طواف کرے صفا مروہ کی سعی کرے منیٰ میں قیام پھر عرفہ میں قیام رات مزدلفہ میں قیام صبح منیٰ کے لئے روانگی شیطان کو کنکریاں مارے اور پھر قربانی دے قربانی کے بعد سر منڈوائے اور پھر احرام اتار دے پھر مکہ جائے طوائف کعبہ کرے صفا مروہ کے بیچ دوڑے۔ پھر منیٰ میں واپس آکر تین دن قیام کرے پھر ہر روز شیطان کو کنکریاں مارے تیسرے دن پھر مکہ جائے اور طواف کعبہ کرے اور وہاں سے اپنے اپنے مقام پر چلا جائے حج پورا ہو گیا۔

اور عمرہ میں احرام طواف کعبہ صفا و مروہ کے سات پھیرے اور پھر حجامت بنوائے عمرہ میں قربانی لازم نہیں۔ اب اگر اس دوران تم میں کوئی بیمار ہو یا کسی قسم کی سر میں تکلیف ہو اور سر منڈ الے تو جب وہ تندرست ہو جائے اور تکلیف دور ہو جائے تو تم مطمئن ہو جاؤ تو جو تم میں حج کے وقت تک عمرہ سے فائدہ اٹھانا چاہے تو جیسی قربانی میسر ہو کرے اور جس کو قربانی نہ ملے وہ دوران حج میں تین روزے رکھے اور سات روزے جب واپس گھر آئے رکھے اس طرح دس روزے پورے کئے جائیں یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل و عیال مکہ میں نہ رہتے ہوں جو باہر سے آئے ہوئے ہوں یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اپنے بندوں پر فرما رہا ہے کہ اس کے بندے اس کے حکم کی تعمیل کے لئے دور دراز کا سفر کر کے حج اور عمرہ کے لئے آتے ہیں اور راستے میں کسی قسم کا حادثہ پیش آجائے یا بیماری میں مجبور ہو جائے تو ان کے اس عبادت اور سفر کو ضائع نہ ہونے دے یہ اس مالک دو جہاں رب العالمین کی حکمت اور کبریائی ہے کہ اپنے بندوں کا خیال کس انداز سے فرما رہا ہے کتنی آسانی ہے اس کی عبادت میں جو اس کی خوشنودی کے لئے اپنا تن، من، دھن قربان کرنے کی غرض سے اپنے گھروں سے دور دور سے آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی بُردبار ہے وہ اپنے بندوں کی عبادت اور نیت کو دیکھ رہا ہے اور اپنی مہربانی سے ان پر اپنی رحمت نازل فرما رہا ہے اور یاد رہے کہ جو خلاف حکم عمل کرے گا اللہ تعالیٰ سخت عذات دینے والا ہے اب حج کے آداب اور فرائض کا حکم دیا جا رہا ہے دوران حج میں کن کن باتوں کا خیال رکھا جائے۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ

مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ

Marfat.com

وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ
خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ
التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝۱۹۷

آیت ۱۹۷۔ حج کے مہینے (معین ہیں جو) معلوم ہیں جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرلے اور حج (کے دنوں) میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے نہ کوئی برا کام کرے نہ کسی سے جھگڑے۔ اور جو نیک کام تم کرو گے وہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوجائے گا اور زاد راہ (یعنی رستے کا خرچ) ساتھ لے جاؤ کیونکہ بہتر (فائدہ) زاد راہ کا پرہیزگاری ہے۔ اور اہل عقل مجھ سے ڈرتے رہو ○ ۱۹۷

اس آیت میں دو باتیں سمجھائی گئیں پہلی بات ان مہینوں کے نام جن میں حج کا سفر شروع ہوتا ہے یعنی شوال ذو لعقدہ اور ذالحجہ کا عشرہ جب اس سفر میں گھر سے روانہ ہو تو ان ایام میں اپنی عورتوں سے اختلاط نہ کریں اور کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے اپنے ساتھیوں سے یا کسی دوسرے سے جھگڑا نہ کریں بلکہ کمزور لوگوں کی مدد کریں اگر اس سفر میں آپ کے ساتھی بیمار ہوجائیں تو ان کی تیمارداری کریں اور جتنا ہو سکے بھلائی اور نیکی کا کام کریں اللہ تعالیٰ نیک عمل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ حج کیلئے روانہ ہو تو سفر کا پورا پورا خرچ اپنے ساتھ لے چلو۔ جب تک آپ کے پاس حج کے لئے جائز کمائی کا مال جو اپنے جائز اخراجات پورے کرنے بعد بچتا ہو اور جب آپ کی استطاعت ہو تو حج کے لئے روانہ ہو اس حالت میں حج آپ پر فرض ہے۔ ایسی حالت میں ہرگز سفر نہ کرنا کہ اس سفر کے اخراجات کے لئے پورا پورا مال نہ ہو اور وہاں پہنچ کر لوگوں سے مانگا جائے اور دوسروں کو تکلیف پہنچائی جائے اللہ تعالیٰ ایسی عبادت سے منع فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بڑا بردبار ہے حج زندگی میں ایک بار فرض ہے اور اس فرض کی ادائیگی میں کسی قسم کی تنگی یا مجبوری نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے عملوں کو دیکھ رہا ہے اور ہماری نیتوں کو خوب جانتا ہے۔ اس سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ حکم دیا جاتا ہے اس کو بغیر کسی عذر کے ادا کیجئے یہی بندگی ہے یہی مومن کا فرض ہے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت اور آسانی عطا فرمائے تاکہ ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھ ہی سے مدد مانگیں آمین۔

Marfat.com

اب اس سفر میں جن باتوں کی اجازت ہے اس کی وضاحت فرمائی جارہی ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ

جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ

مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠

وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ

الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾

آیت ۱۹۸۔ اس کا تمہیں کچھ گناہ نہیں کہ حج کے دنوں میں بذریعہ تجارت) اپنے
رَبّ سے روزی طلب کرو اور جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر حرام
(یعنی مزدلفہ) میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور اس طرح ذکر کرو جس طرح اس نے
تم کو سکھایا۔ اور اس سے پیشتر تم لوگ (ان طریقوں سے محض) ناواقف تھے ۱۹۸ ○

اس آیت کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں ہدایت کی جارہی ہے کہ حج کے دنوں میں اگر تجارت کرنا چاہو تو کرسکتے ہو لیکن اس تجارت میں حلال طریقے سے روزی کمائی جائے تاکہ حج کی برکتیں حاصل ہوں اگر ناجائز طریقے سے تجارت کی اور دوسرے لوگوں کو تکلیف پہنچائی تو اس کا دوہرا نقصان ہے ایک یہ کہ محنت سے کمائی ہوئی رقم سے حج کا سفر کیا تکلیف اٹھائی اور جو مال خرچ کیا وہ برباد ہوگیا دوسرا نقصان یہ کہ اللہ تعالیٰ کے مہمان بن کر آئے اور نافرمانی کرکے بندگی کا حق ادا نہیں کیا۔

بھائیو اور دوستو! ان باتوں پر عمل نہ کرو جن سے منع کیا گیا اور حج کے سفر میں فرض کی ادائیگی کو حسن وخوبی سے پورا کرو تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ وہ طریقہ بتایا جارہا ہے جس طریقے سے حضورؐ نے بحکم اللہ ادا فرمایا یعنی جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر حرام یعنی مزدلفہ میں رات کو قیام کرو اور اس قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور ذکر اس طرح کرو جیسا کہ نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور لوگوں کو بتایا۔ کیونکہ اس کے پہلے لوگ اس عبادت سے ناواقف تھے۔ مزید ہدایت جاری ہے۔

Marfat.com

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ
النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

آیت ۱۹۹۔ پھر جہاں سے اور لوگ واپس ہوں وہیں سے تم بھی واپس ہو
اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحمت کرنے
والا ہے ○ ۱۹۹

مزدلفہ میں رات گزار کر صبح فجر کی نماز کے بعد منیٰ کے لئے روانگی ہے جیسا کہ نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرمایا اسی طرح حاجی کو چاہئے کہ عمل کرے جس طرح اور لوگ واپس ہوں اسی طرح ہم کو بھی واپس ہونا چاہئے۔ اور دورانِ سفر اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش مانگتے رہنا چاہئے اور ناکردہ گناہوں سے بچنے کی دعا کرتے رہیں یہ حج کی عبادت کا رکن ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اور رحمت کرنے والا ہے تو ایسے وقت بندوں کو چاہئے کہ ایک ایک منٹ اس کی یاد اور ذکر میں گزاریں اس کی رحمت اور کرم کی بارش میں اپنے آپ کو ڈبو دیں۔ مزید فرمایا جارہا ہے۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ
اٰبَاۗءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ ۝

آیت ۲۰۰۔ اور پھر جب حج کے ارکان پورے کر چکو تو (منیٰ میں) اللہ تعالیٰ کو
یاد کرو۔ جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔
بعض لوگ ایسے ہیں جو (اللہ تعالیٰ سے) التجا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو (جو کچھ

Marfat.com

دینا ہے دنیا ہی میں عنایت کر ایسے لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ○ ۲۰۰

اس آیت کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں اس بات کی وضاحت کی جارہی ہے کہ جب حج کے ارکان پورے کرچکو تو منیٰ میں قیام کرو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ دراصل قبل الاسلام لوگ حج کرنے آتے تو منیٰ میں ٹھہر کر تین چار دن خوب خوشیاں مناتے اور ساتھ ساتھ شعروشاعری کرتے اور اپنے باپ دادا کے قصے بیان کرتے اور اس بات پر خوب خوب اتراتے ایک دوسرے کو نیچا دیکھانے کی کوشش کرتے۔ اس حرکت کو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اور ہدایت کی جارہی ہے کہ یہ دن اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا دن ہے یہ دن اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کا دن ہے اپنے لئے بخشش مانگنے کا دن ہے اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور تعریف کرنے کا دن ہے نہ کہ جھوٹی شان شوکت پر اترانے کا دن !

دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ ایامِ حج میں اپنے بندوں کی دعا قبول فرماتا ہے۔ بعض لوگ ایسے وقت میں اپنی نفسانی خواہشات کی خاطر اس دنیا کی زندگی کے لئے سب کچھ مانگ لیتے ہیں اس لئے کہ ان کو قیامت پر ایمان نہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی دعاؤں کو بھی قبول فرماتا ہے اور جو کچھ دینا ہے اِسی دنیا میں ان کو مل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان لوگوں کا حصہ آخرت میں نہیں۔

اب ان لوگوں کی تعریف فرمائی جارہی ہے جو لوگ دنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

آیت ۲۰۱۔ اور بعض ایسے ہیں کہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رَبّ ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت۔ بخشیو اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو ○ ۲۰۱

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ اس دنیا کو سمجھتے ہیں آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ لوگ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رَبّ ہم کو اس دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی ہم کو نعمت بخش اور تو بڑا بخشش والا ہے اور دوزخ کی آگ سے ہم کو محفوظ رکھیو تو بڑا فضل کا مالک ہے پھر یہ لوگ صرف اپنی ذات کے لئے دعا نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی بھی بھلائی اور عافیت کی دعا مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کے لئے نیک اور اچھا بدلہ عطا فرماتا ہے۔ خاص بات جو ذہن نشین کرنی ہے وہ یہ کہ حج کے دوران جو کچھ بھی عمل کرو گے اس کا اجر فورا" عطا کیا جاتا ہے فورا" کیوں حساب کیا جاتا ہے؟ اس لئے کہ یہ عبادت خاص ہے اور اس عبادت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے زندگی میں ایک بار فرض کیا ہے اور اس عبادت میں مومن بندے اللہ کی خوشنودی کے لئے جان مال اور اپنی راحت و آرام سب کچھ صرف اللہ کے لئے قربان کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے بندوں کی عبادت کا خیال فرماتا ہے۔ اے ایمان والو!
اس ہدایت کو بڑے غور سے تلاوت کیجئے اور یاد رکھئے کہ حج کی عبادت کو کس طرح ادا کیا جائے اور اس سفر کے لئے کِن کِن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کس طرح حج کے لئے سفر کرنا چاہئے اور کس طرح حج کے ارکان ادا کرکے واپس اپنے اپنے مقام پر روانہ ہونا چاہئے انعام واکرام کے ساتھ یا خالی ہاتھ؟ اللہ تعالیٰ جن جن باتوں کو منع فرما رہا ہے اس پر عمل نہ کریں اور جن باتوں کی صاف صاف ہدایت فرما رہا ہے اس پر عمل کرنا ہمارا عین فرض ہے اِن احکام کی پابندی کرنے میں ہماری بھلائی ہے اور اِسی میں ہماری نجات ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ حج کے فریضہ کو حسن وخوبی کے ساتھ ادا کرسکیں اور دنیا کی زندگی اس طرح گزاریں جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی محمد ﷺ کے ذریعہ قرآن مجید میں ہدایت نازل فرماکر ہم سب کو آگاہ کردیا اس ہدایت پر عمل کرکے اس دنیا میں کامیاب زندگی گزار کر آخرت کی نعمتوں کے امیدوار بن جائیں آمین ثم آمین۔ مزید فرمایا جارہا ہے۔

أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا ۖ

وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾

آیت ۲۰۲۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے ان کے کاموں کا حصّہ (یعنی اجر نیک تیار) ہے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا (اور جلد اجر دینے والا) ہے ○ ۲۰۲

Marfat.com

ملاحظہ کیجئے اس آیت کو اللہ تعالیٰ صاف صاف فرما رہا ہے حج کے دوران جو لوگ نیک عمل کریں گے اور اس کے حکم کی تعمیل کریں گے ان کے لئے نیک اجر تیار ہے اور ان اعمال کا صلہ فوراً" دیا جائے گا سبحان اللہ واللہ اکبر اب اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت چاہئے بندوں کے لئے! مزید حج کے آخری ارکان کی وضاحت وہدایت فرمائی جارہی ہے۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ
مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ
عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

آیت ۲۰۳۔ اور (قیام منیٰ کے) دنوں میں جو گنتی کے (دن ہیں۔) اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اگر کوئی جلدی کرے (اور) دو ہی دن میں (چل دے) تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔ اور جو بعد تک ٹھہرا رہے اس پر بھی گناہ نہیں یہ باتیں اس شخص کے لئے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم سب اس کے پاس جمع کئے جاؤ گے ○ ۲۰۳

ایام حج کے آخری تین دن یعنی عید کے بعد ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذالحجہ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے صرف اس کی یاد کرتے رہیں۔ اس کے قبل منیٰ سے جانا نہیں چاہئے ہاں اگر کوئی دو دن ٹھہر کر چلا جائے تو کوئی حرج نہیں اور اگر کوئی تین دن کے بعد بھی رہے تو کچھ گناہ نہیں لیکن اس دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی یاد کرتے رہیں۔ اور یہ نہ بھولیں کہ یہ سعادت حج اور حج کے سفر کی توفیق ہم کو ملی یہ سب رب العالمین کی رحمت کا صدقہ ہے اور اِس عبادت کو قبول فرمانے والا بھی وہی مالک ہے۔

اے ایمان والو! یہ عبادت خاص ہے زندگی میں ایک بار فرض ہے اور اس عبادت کے جو فائدے ہیں ان کی تشریح

Marfat.com

ہو چکی ایام حج میں آپ کو نیک عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر کے یہاں سے واپس جانا چاہئے اور بندگی کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو واپس جائیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں کیونکہ آخر میں اسی کے حضور میں حاضر ہونا ہے اور اپنا اپنا حساب دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو احکام الٰہی کی تعمیل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرمائے اور حج کے بعد اللہ کی بندگی کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

اے ایمان والو! قرآن حکیم کی تلاوت کیجئے اس کو سمجھئے غور و فکر کیجئے اور اس پر عمل کر کے خود کو اور اپنے گھر والوں کو رشتہ داروں اور دوست احباب کو عذاب کی غار میں گرنے سے بچایئے یہی وقت کا تقاضہ ہے یہی وقت کی پکار ہے۔

موضوع بدلتا ہے منافقوں کا حال بیان کیا جارہا ہے

Marfat.com

اور اب آگاہ کیا جارہا ہے کہ منافقوں سے ہوشیار رہو۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾

آیت ۲۰۴۔ اور کوئی تو ایسا ہے جس کی گفتگو دنیا کی زندگی میں تم کو دلکش معلوم ہوتی ہے اور وہ اپنے مافی الضمیر پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے ○ ۲۰۴

اس آیت میں اس شخص کا حال بیان کیا جارہا ہے اور اپنے نبیؐ کو وحی کے ذریعے آگاہ فرمایا جارہا ہے یعنی جو شخص آپ کے آیا ہے آپ پر ایمان لانے کے لئے اللہ تعالیٰ کو گواہ بھی بناتا ہے لیکن اس کے دل میں ایمان نہیں ہے بلکہ وہ منافق ہے اور ظاہر یہ کرتا ہے کہ دین اسلام کا شیدائی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی محبت رکھتا ہے حالانکہ وہ دین اسلام کا دشمن اور پکا منافق ہے (اس کا نام اخنس تھا) اب یہاں غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اللہ کے نبیؐ کو کسی کے دل کی بات کا علم نہیں ہو سکتا جبکہ وحی کے ذریعے آگاہ فرمایا جارہا ہے تو ہماشما کس برتے پر لوگوں کے دلوں کا حال معلوم کر لیتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھی بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔ مزید فرمایا جارہا ہے۔

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾

آیت ۲۰۵۔ اور جب پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تو زمین مین دوڑتا پھرتا ہے

Marfat.com

تاکہ اس میں فتنہ انگیزی کرے۔ اور کھیتی کو برباد اور (انسانوں اور حیوانوں
کی) نسل کو نابود کردے۔ اور اللہ تعالیٰ فتنہ انگیزی کو پسند نہیں کرتا ○ ۲۰۵

منافق کی عادت اور خصلت واضح کی جارہی ہے اور یہ آیت اس شخص کے متعلق نازل ہوئی جو حضورؐ کے پاس آیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھا کر حضورؐ سے اپنی محبت کا یقین دلاتا ہے اور دین اسلام کو قبول کرتا ہے لیکن جب وہ شخص حضورؐ کی خدمت سے اٹھ کر چلا گیا تو لوگ اس کی باتوں سے اس قدر مرعوب ہوگئے کہ ان کو اپنے اونٹوں اور املاک کی حفاظت کا خیال ہی نہیں رہا۔ اُس شخص نے موقع پاکر اونٹوں کی کوچیں کاٹ دیں اور راستے میں اس کو جو کھیتی وغیرہ ملی اس کو برباد کرڈالا اور اس کام کو اس نے اپنے تئیں بہت اچھا عمل سمجھا۔ اسی طرح آج بھی کچھ ایسے لوگ مسلمانوں میں موجود ہیں جو اپنی چرب زبانی اور رکھ رکھاؤ سے مسلمانوں کو اپنے قابو میں کئے ہوئے ہیں اور ان کو سیدھے راستے سے ہٹا کر گمراہی کے راستے پر لے جارہے ہیں دن رات اسی بات کی کوشش کئے جارہے ہیں کہ حق کو ناحق اور باطل کو خوش رنگ بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کرے اور اپنی پوری صلاحیت کو بروئے کار لانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کے ذریعہ صاف صاف ہدایت فرمارہا ہے کہ اے مومنو ایسے لوگوں سے ہر وقت چوکنا اور ہوشیار رہو اور ایسے لوگوں کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آؤ۔ یہ لوگ دین اسلام کے دشمن ہیں ظاہر میں بہت پارسا نظر آتے ہیں ان کی باتوں میں نہ آؤ ان کی حرکتوں پر نظر رکھو ان کے عمل کے نتیجے پر غور کرو ان کی چالاکیوں سے بچو ورنہ یہ لوگ تم کو دین سے گمراہ کردیں گے اور اس کام کے کرنے کو یہ لوگ اپنی کامیابی سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے سخت خلاف ہے اور ان کی سزا بھی بڑی سخت ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ فتنہ انگیزی کو پسند نہیں کرتا مزید فرمایا جارہا ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ
بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾

آیت ۲۰۶۔ اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خوف کر۔ تو غرور اس کو گناہ میں پھنسا دیتا ہے۔ سو ایسے کو جہنم سزاوار ہے۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے ○ ۲۰۶

Marfat.com

اور جب ایسے لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ تم کر رہے ہو یہ غلط ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تو ان باتوں سے وہ لوگ اور ضد میں آکر اپنے عمل کو چھوڑتے نہیں بلکہ اس کام سے وہ اتنے غرور میں آجاتے ہیں کہ بھلی بات ان کو بُری لگتی ہے اور وہ مزید گناہوں میں پھنستے چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے وہ اس سزا سے نہیں بچ سکتے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ یارب ہم کو ایسے لوگوں کی صحبت سے بچا اور منافق لوگوں کو سمجھنے کی صلاحیت عطا فرما اور سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت عطا فرما آمین ثم آمین۔

اب ان لوگوں کی عادت نیت اور خصوصیت بیان فرمائی جارہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں۔

وَمِنَ

النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ

وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾

آیت ۲۰۷۔ اور کوئی شخص ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور اللہ تعالیٰ بندوں پر بہت مہربان ہے ○ ۲۰۷

آیئے اس آیت کو غور سے پڑھتے ہیں اور اس کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کو وحی کے ذریعہ فرما رہا ہے کہ دنیا میں ایسے بھی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اپنی جان اور مال کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

یہ واقعہ اس وقت ہوا جب حضورؐ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ کو روانہ ہوئے حضورؐ کے ساتھ صرف ابوبکر صدیقؓ ہی تھے باقی سارے اصحابؓ مکہ میں رہ گئے اور آہستہ آہستہ مکہ سے مدینہ روانہ ہوتے گئے۔ ان اصحابؓ میں حضورؐ پر جاں و مال نثار کرنے کا جذبہ بھرا ہوا تھا ان ہی میں ایک صحابیؓ جو کہ تن تنہا مکہ سے مدینہ روانہ ہوئے ان کا نام حضرت صہیب رومی تھا آپ تیر اندازی میں کمال رکھتے تھے۔ راستے میں کفار نے آپؓ کو گھیر لیا اور مدینہ جانے سے منع کیا اور قتل کرنے کی دھمکی دی۔ آپؓ نے بھی تیر کمان سے نکالا

Marfat.com

مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوگئے حالانکہ کفار تعداد میں بہت زیادہ تھے لیکن آپؓ نے اس کی پرواہ نہ کی اور کافروں سے کہا اگر تم مجھ سے لڑنا چاہتے ہو تو میں تم سے نہیں ڈرتا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے لئے میں اپنی جان قربان کرنے کے لئے بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا اور اگر تم کو میرے مال کی خواہش ہے تو میں اپنا سب کچھ تمہارے حوالے کرنے کے لئے تیار ہوں کفار نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر ہم ان سے یعنی صہیب رومیؓ سے لڑتے ہیں تو یہ بہت مشہور تیر انداز ہیں یہ ضرور ہم میں سے کئی کو ہلاک کردیں گے تو اس سے بہتر یہی ہے کہ ان سے ان کا مال ہی لے لیا جائے اور ان کو چھوڑ دیں حضرت صہیب رومیؓ نے اپنا سارا سامان اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں قربان کردیا اور کفار کے حوالے کردیا اور ان لوگوں سے چھٹکارا حاصل کرلیا۔ اس بات کو غور سے سمجھئے کہ حضرت صہیب رومیؓ ابھی مدینہ کے راستے میں ہیں ادھر مدینہ شریف میں نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے کہ کوئی شخص ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جان ومال بیچ ڈالتا ہے اور ایسے ہی لوگ صاحب ایمان ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے وحی کے بعد حضورؐ نے فرمایا صہیبؓ نے خوب نفع کا سودا کیا غور کیجئے جاں ومال اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے سے عزت حاصل ہوئی یا مال کو جمع کرنے اور مال کے خاطر لوگوں کو نقصان پہنچا کر ان کا حق مار کر اور دنیا میں تباہی وبربادی کرنے سے عزت ملی؟ بھائیو اور دوستو! ہم لوگ اس بات پر غور کیوں نہیں کرتے کہ یہ جان یہ زندگی کسی کی عطا کی ہوئی ہے؟ یہ مال واسباب کس نے عطا کیا؟ یہ عزت اور شان وشوکت کس کی عطا کردہ ہے؟ ان سب کے جواب میں ہم سب فوراً کہیں گے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہم کو ملا تو پھر اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے کیوں آگے پیچھے ہوتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے سے کیوں گھبراتے ہو۔ غور وفکر کیجئے سوچئے کہ یہ جان ومال سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا دیا ہوا ہے اور اس کا حکم ہے کہ اس کی راہ میں اپنا مال خرچ کرو تو جو لوگ اپنے خالق کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں وہ اس کے نیک بندوں میں شامل ہوگئے اور جو اس کی ہدایت اور حکم پر عمل نہیں کرتے اس کی سزا بھی سخت ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں سخت عذاب ہے۔ بھائیو اور دوستو! اللہ تعالیٰ کی راہ میں دین کی خاطر اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھئے مال کی ضرورت پڑے مال خرچ کیجئے جان کی ضرورت پڑے جہاد کے لئے تیار ہوجائے یہی مسلمان مومن کی پہچان ہے اسی میں سب کی بھلائی ہے اس میں سب کی نجات ہے۔ مزید مومنوں سے فرمایا جارہا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ص

Marfat.com

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾

آیت ۲۰۸۔ مومنو اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ اور شیطان کے
پیچھے نہ چلو وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ ۲۰۸ ○

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾

آیت ۲۰۹۔ پھر اگر تم احکام روشن پہنچ جانے کے بعد لڑکھڑا جاؤ تو جان جاؤ
کہ اللہ تعالیٰ غالب (اور) حکمت والا ہے ○ ۲۰۹

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ
الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ط وَاِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ ع

آیت ۲۱۰۔ کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ (کا عذاب)
بادل کے سائبانوں میں آنازل ہو اور فرشتے بھی (اتر آئیں) اور کام تمام کردیا
جائے اور سب کاموں کا رجوع اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے ○ ۲۱۰

ان تین آیتوں میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں اور مومنوں سے فرما رہا ہے اور ان کو ہدایت کی جارہی ہے کہ
دین اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ یہ نہیں کہ مسلمان تو ہوگئے دین اسلام تو قبول کرلیا لیکن اپنے

Marfat.com

پرانے رسم ورواج اور مشرکانہ عمل کو نہیں چھوڑا جبکہ قرآن میں صاف صاف ہدایت پہنچ چکی ہے اور نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حق اور باطل ظاہر کردیا گیا۔ پھر ایسا عمل کیا جس کو منع کیا گیا تو خبردار ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ بھی سخت عذاب دینے والا اور طاقت والا اور حکمت والا ہے۔

اے ایماں والو! غور و فکر کیجئے جن کاموں کا حکم دیا جارہا ہے اور جن کاموں سے منع کیا جارہا ہے اس پر ہم کتنی پابندی کررہے ہیں یا ان کاموں سے غفلت کئے ہوئے ہیں۔ آج ہم میں سے بعض تعلیم یافتہ نوجوان اور عمر رسیدہ لوگ اپنے فرصت کے اوقات کو ایسے کاموں میں لگائے ہوئے ہیں جس کو مشرک اور کافر لوگ پسند کرتے ہیں مثلاً" کسی محفل یا دعوت میں لوگ جمع ہوتے ہیں سیر و تفریح کی گفتگو ہوتی ہے اور ان میں کچھ لوگ مختلف قسم کے کھیلوں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور اپنا پورا وقت اسی میں خرچ کردیتے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ بھائیو دوستو! کچھ وقت دین کی دعوت کے لئے خرچ کیجئے اس پر جواب ملاحظہ فرمایئے نہ بابا نہ باز آئے ہم ایسی باتوں سے کیوں کہ اس کام میں تو لوگ ایک دوسرے کی برائی کرتے ہیں ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتے ہیں اور ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں اس سے بہتر یہی ہے کہ جب تک بیٹھے ہیں اس وقت تک تاش کی بازی ہو جائے یا کسی فلمی کہانی پر تبصرہ ہو جائے یا مکان یا جائیداد بنانے کی گفتگو پر غور و فکر کیا جائے کیوں کہ ان باتوں میں کسی کی برائی نہیں ہوتی کسی کو برا بھلا نہیں کہا جاتا وقت بڑی آسانی سے کٹ جاتا ہے۔

دوسری بات جب لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ بھائیو اور دوستو! اپنے مال اور جمع شدہ رقم میں سے زکوٰۃ ادا کیجئے تو کہتے ہیں واہ اپنی کمائی کی دولت کو اپنے گھر والوں پر کیوں نہ خرچ کریں دوسروں کو کیوں دیا جائے؟ یہ ایسے لوگ ہیں جن کو اُن کے ماں باپ نے قرآن کی تعلیم ہی نہیں دی۔

تیسری بات کاروبار اور تجارت میں زور کمانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ نہ کریں تو ان میں سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جناب اس زمانے میں اس طرح سے کام نہ کیا تو اخراجات کیسے پورے ہوسکتے ہیں مثلاً" دوکانوں کا بڑھتا ہوا کرایہ، ملازمین کی بڑی بڑی تنخواہیں، گھر یا بنگلے کے اخراجات، بیوی بچوں کی آسائش کی چیزیں، بچوں کی اعلیٰ تعلیم کا خرچ یہ سب کیسے اور کہاں سے آئیں گے؟

ہم کو زمانے کے ساتھ چلنا ہوگا اگر ایسا نہیں کیا تو بھوکے مرجائیں گے ملاحظہ فرمایئے ان بہانوں کو ان خیالات کو کیا یہی دنیا میں زندگی گزارنے کا ڈھنگ ہے کیا یہی دنیا میں ترقی کرنے کا طریقہ ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تمہارے پاس ہماری ہدایت اور حکم پہنچ گیا اور تم نے اسلام قبول کرلیا تو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔ شیطان کے راستے پر نہ چلو وہ تمہارا صریح دشمن ہے وہ بُرے کاموں کو بہت خوشنمائی کے ساتھ پیش کرتا ہے نیک عمل کو غلط انداز میں پیش کرکے تم سے دور کرنا چاہتا ہے۔

Marfat.com

اور غربت اور تنگدستی کے ڈر سے خیرات، زکوٰۃ اور صدقات سے دُور رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔
اے ایمان والو! ! قرآن پڑھو سمجھو اور اس پر عمل کرو اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے اسی میں ہم سب کی نجات ہے۔ اپنے آپ کو اپنے بچوں کو دین اسلام کے دشمنوں کے غلط پروپیگنڈے سے بچاؤ۔ قرآن کی تعلیم کو خود سمجھو اس پر عمل کرو اور دوسروں کو سمجھاؤ اور اس پر عمل کرنے کی دعوت دو اسی میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔ بہانے حیل وحجت اور ضد میں تباہی ہے بربادی ہے اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔

اسی سلسلہ میں نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جارہا ہے۔

سَلْ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ
مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲۱۱

آیت ۲۱۱۔ (اے محمدؐ) بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے ان کو کتنی کھلی نشانیاں دیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نعمت کو اپنے پاس آنے کے بعد بدل دے تو اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہے ○ ۲۱۱

اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرما رہا ہے کہ آپؐ سے جو یہ یہودی مختلف سوالات کر رہے ہیں تو آپ بھی ان سے پوچھئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو کتنی کھلی نشانیاں عطا فرمائی تھیں اور نعمتیں نازل کی گئیں اس میں سب سے بڑی نعمت کتاب اللہ تھی۔ اس آیت میں جس نعمت کا ذکر فرمایا جارہا ہے وہ نعمت ہے کتاب ! اللہ تعالیٰ کی ہدایت جو تمام دنیا کی نعمتوں سے بڑی نعمت ہے کیونکہ اس میں انسان کی بھلائی اور نجات کی ہدایت ہے تو جو شخص اس نعمت کو اپنے نفسانی خواہشات کے لئے اس کی ہدایت کو بدل دے اور اپنے خواہشات اور نفس کا غلام بن کر من مانی کرے تو اس کا نتیجہ کیا ہونا چاہئے؟ وہ نتیجہ ان لوگوں نے دیکھ لیا تھا جبکہ ان کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ فرعون سے نجات دلوائی ان کے لئے آسمان سے من وسلویٰ اتارا گیا ان کا کوئی ملک نہیں تھا ان کو بسنے کے لئے ملک عطا فرمایا گیا پھر ان یہودیوں نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی اور

Marfat.com

پھران پر غضب نازل ہوا۔ اسی طرح آج ہم مسلمانوں میں کیا ہو رہا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت کتاب اللہ یعنی قرآن مجید ہم کو عطا کی گئی اس کی ہدایت اور احکام پر کتنا عمل ہو رہا ہے اور اس نعمت کی کتنی قدر کی جارہی ہے اور اللہ کے دین اسلام کو قائم کرنے اور اس کی تبلیغ کے لئے ہم مسلمانوں کو ملک اور سلطنت بھی عطا کی گئیں تو کیا ہم مسلمان دین اسلام کی صحیح تعلیم و تربیت دینے میں مصروف ہیں ؟ نہیں ۔ بلکہ دن رات دولت اور مال کمانے میں مصروف ہیں ۔

" سبب کچھ اور ہے جس کو تو سمجھتا ہے ۔ زوال بندۂ مومن کا بے زری سے نہیں "

تو جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت یعنی قرآن مجید کی قدر نہیں کریں گے اور اس سے روگردانی کی جائیگی تو اللہ تعالیٰ بھی سخت عذاب دینے پر قادر ہے اور جو فرمانبردار ہونگے ان پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و کرم ہوتا ہے ۔

اب اس آیت پر غور کیجئے ۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ
مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾

آیت ۲۱۲۔ جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے دنیا کی زندگی خوشنما کردی گئی ہے اور وہ مومنوں سے تمسخر کرتے ہیں لیکن جو پرہیزگار ہیں وہ قیامت کے دن ان پر غالب ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے ○ ۲۱۲

اس آیت میں صاف صاف واضح کیا جارہا ہے کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے اور اپنے ہنر اور فن پر اتر آتے ہیں ان کی آزمائش اور امتحان کے لئے ان کی زندگی میں خوش نمائی اور دولت کی بھرمار کردی جاتی ہے اور یہ لوگ دولت کے نشہ میں ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آتے ہیں اور غریب ہیں دراصل اس آیت کا نزول اس وقت ہوا جب دین اسلام میں وہ لوگ شامل ہوگئے جو غریب تھے یعنی حضرتؓ بلال اور حضرت عمارؓ کافر لوگ ان لوگوں کو دیکھ کر ہنسی اڑاتے اور کہتے ذرا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو جو کہتے ہیں کہ دنیا کا نظام ان غریب اور محتاجوں کے ہاتھ ہوگا کیا عجیب بات ہے بھلا پہلے کبھی ایسا ہوا کہ دولت مند اور امیروں کے سوا دنیا میں کسی غریب محتاج نے حکومت کی

Marfat.com

ہو۔ اگر یہی بات یعنی سرداری کرنی ہوتی تو عرب کے امیر اور دولت مند لوگ انؐ کے ساتھ ہوتے ؟

بس اسی غرور کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نادانوں اللہ تعالیٰ تو بڑی طاقت اور حکمت والا ہے وہ جس کو چاہے بادشاہ سے فقیر بنادے اور جس کو چاہے فقیر سے بادشاہ بنا دے اور وہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے اس کی حکمت میں بندوں کی چالاکی اور مکاری کچھ کام نہیں کرسکتی۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے بندہ محتاج ہے اللہ تعالیٰ قوی ہے بندہ کمزور اور لاچار ہے آج دنیا میں جن لوگوں نے دولت کا سہارا لے کر دولت ہی کو سب کچھ سمجھ لیا۔ اس کے ذریعہ زندگی کو خوش رنگ خوشنما بنانے کے لیے کن کن چیزوں کی ایجاد کی ہے۔ ان کا حال یہ ہے کہ نہ اپنا ہوش ہے نہ اپنے ماں باپ کی پہچان' نہ اپنی اولاد کی فکر' نہ کسی رشتہ داروں کا خیال اور نہ اپنی بیوی بچوں کا لحاظ نہ ماں بیٹی کا پیار' نہ باپ بیٹوں کا ادب' بس زندگی میں دولت کے پیچھے دوڑے جارہے ہیں اور حیوانوں کی سی زندگی بسر کررہے ہیں۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا عذاب دنیا میں اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ دوزخ میں ہوگا جو بہت بُری جگہ ہے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے دنیا میں ان کو عزت اور مرتبے ملے اور آخرت میں ان کا انعام جنت ہے جو دنیاوی عیش و آرام سے کہیں بہتر ہوگا اور قیامت میں یہی لوگ ان لوگوں پر غالب ہوں گے جو یہاں ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

یہ بات تو کافر مشرک اور منکرانِ دین بھی جانتے ہیں لیکن آپس کی ضد اور دولت کے گھمنڈ میں سیدھے راستے سے بھٹک گئے اور آپس میں اختلاف کرنے لگے۔ ان ہی لوگوں کے لئے فرمایا جارہا ہے۔

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ
مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ
بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ
وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ

Marfat.com

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾

آیت ۲۱۳۔(پہلے تو سب)لوگوں کا ایک ہی مذہب تھا(لیکن وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے)تو اللہ تعالیٰ نے(ان کی طرف)بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے پیغمبر بھیجے۔ اور ان پر سچائی کے ساتھ کتابیں نازل کیں تاکہ جن امور میں لوگ اختلاف کرتے تھے انکا ان میں فیصلہ کردے۔ اور اس میں اختلاف بھی انہیں لوگوں نے کیا جن کو کتاب دی گئی تھی باوجود کہ ان کے پاس کھلے ہوئے احکام آچکے تھے۔ اور یہ اختلاف انہوں نے صرف آپس کی ضد سے(کیا)تو جس امر حق میں وہ اختلاف کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے مومنوں کو اس کی راہ دکھا دی۔ اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے ○ ۲۱۳

پہلے لوگوں سے مراد آدم علیہ اسلام اور ان کی اولاد سے ہے یعنی اس وقت سب ایک ہی دین پر قائم تھے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے لیکن جوں جوں لوگ پیدا ہوتے گئے اور آبادی بڑھتی گئی اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے طرح طرح کی نعمتیں ملتی گئیں تو وہ لوگ آپس ہی میں ایک دوسرے کے مخالف ہوتے گئے اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی ناشکری اور کفر پر اتر آئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان گمراہوں کو سیدھے راستے پر لانے کے لئے ان ہی لوگوں میں سے نبی اور رسول پیدا کئے تاکہ یہ گمراہ لوگ راہ راست پر آجائیں۔ لیکن ان میں سے اکثر منکر و مشرک ہوتے گئے حالانکہ تصدیق کے لئے ان کے پاس کتابیں اور صحیفے بھی نازل ہوتے رہے۔"منکر و مشرک کیوں ہوتے رہے؟ وجہ یہ تھی کہ جب کوئی نبیؑ یا رسولؑ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہدایت لیکر آتے اس وقت تو لوگ ایمان لے آتے اور کچھ ہدایت پر عمل بھی کرتے لیکن جب نبی گزر جاتے اس کے بعد یہ لوگ آہستہ آہستہ پھر اسی طرح کفر اور شرک پر اتر آتے اور ہدایت اور کتابوں کو بھول جاتے ان میں سے اکثر لوگ کتابوں کو اپنی مرضی کے مطابق بدل دیتے رہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے رہے۔ حالانکہ سب نبیوں کا مقصد ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نیک عمل کرنے کی ہدایت کا درس دینا تھا لیکن اکثر لوگ ذاتی مفاد کی خاطر اس ہدایت اور تعلیم کو بھلا دیتے اور گمراہی کی طرف لپکتے رہے اسی

Marfat.com

طرح آج مسلمانوں کی جماعت میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہو گئے جو مسلمانوں کو دین اسلام کے خلاف تعلیم و تربیت دیئے جارہے ہیں اور مشرکوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ قرآن کی تعلیم اور اس کی ہدایت کو چھوڑ کر شرک اور گمراہی کی راہ پر چلانے کی پبلسٹی اور پروپیگنڈے کئے جارہے ہیں۔ اور اب شرک اور کفر کا عمل ایک بیماری کی شکل اختیار کرتا چلا جارہا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس بیماری سے کیسے بچیں اور بچایا جائے اور اس بیماری کا صحیح علاج کیا ہے؟

اس کا واحد علاج قرآن کی تعلیم اور اپنے آخری نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر عمل کیا جائے اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ اور علاج نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ چودہ سو سال سے آج تک ہماری ہدایت کی کتاب میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور قیامت تک اس کتاب یعنی قران حکیم میں کوئی ملاوٹ اور تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اے ایمان والو! آپس کی ضد اور دشمنی کو چھوڑو اور دین اسلام کی سچی تعلیم، و تربیت حاصل کرکے اپنی ذات اور اپنی اولاد کو اپنے دوست احباب رشتے داروں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اسی میں سب کی بھلائی ہے اسی میں ہم سب کی نجات ہے

اس خوش فہمی میں نہ رہیں کہ ہم تو مسلمان ہیں کچھ کریں یا نہ کریں سیدھے جنّت میں چلے جائیں گے یہ فکر و خیال باطل ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے وہ مالک ہے وہ جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے سزا دے اس کی قدرت میں کسی کا دخل نہیں۔ اسی جنّت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذرا غور سے اس آیت کی تلاوت کیجئے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾

Marfat.com

آیت ۲۱۴ ۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یونہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے ۔ اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی (مشکلیں) تو پیش آئی ہی نہیں ۔ ان کو تو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا ہلا دیئے گئے یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب اللہ کی مدد آئے گی ۔ دیکھو اللہ کی مدد (عن) قریب (آیا چاہتی) ہے ○ ۲۱۴

غور و فکر کیجئے ! اس آیت کریمہ میں صاف صاف فرمایا جا رہا ہے ان لوگوں کے لیے جو ان خیالوں میں مست ہیں کہ ہم تو فلاں فلاں نبی کے امتی اور ماننے والے ہیں صرف اس بناء پر دنیا میں جو چاہیں سو کریں آخرت میں ہماری کوئی پوچھ نہیں ہماری بخشش ہو جائیگی اور ہم سیدھے جنت میں داخل ہو جائینگے تو اس غلط فہمی کی بناء پر دنیا میں جتنا عیش اور نافرمانی کرنا چاہیں کرتے رہیں ، بھلے اپنے پیدا کرنے والے رب کی دی ہوئی زندگی اور اس کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کریں یا نہ کریں اس کی عبادت کریں یا نہ کریں ، نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں ، روزے رکھیں یا نہ رکھیں ، زکات ادا کریں یا نہ کریں ، حج و عمرہ ادا کرنے کی استطاعت ہونے کے باوجود حج کا فرض ادا کریں یا نہ کریں ، دنیا میں کسی جگہ بے بس اور مجبور مسلمانوں کو ظلم اور ستم سے بچانے کے لیئے جہاد فی سبیل اللہ کے لیئے اپنی جان اور مال کی قربانی دینے کے لیئے تیار ہوں یا نہ ہوں ، ماں باپ ، بہن بھائی ، غریب اور ضرورتمند رشتہ داروں اور دوست احباب کی مالی مدد کریں یا نہ کریں ، تجارت ، ملازمت ، اور کسی کاروبار میں دیانت اور سچائی کا خیال رکھیں یا نہ رکھیں مختصر یہ کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا توازن قائم رکھتے ہوئے اپنی زندگی گذاریں یا نہ گذاریں مگر اس بات کا یقین کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ دنیا کی زندگی میں اپنی من مانی زندگی گزاریں اور آخرت میں تو جنت ہی جنت میں جانا ہے ۔ غور کیجیئے کیا یہی حقیقت ہے ؟ نہیں ہرگز نہیں ۔

اے اللہ اور رسول اور قرآن پر ایمان رکھنے والو ! یہ حقیقت نہیں ہے بلکہ یہ ان لوگوں کا پروپگنڈہ ہے جو دنیا میں سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے گمراہ ہو گئے ہیں اور وہ اپنے ذاتی مفاد کے خاطر دنیا میں طرح طرح کھیل تماشے اور نت نئی چیزوں کی ایجاد اور اس کے ذریعے دنیا کے معصوم انسانوں کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ دولت کے خوبصورت سنہری جال میں قید کر کے زندگی بھر غلام بنا کر ان پر اپنی حکومت قائم کی جا رہی ہے اور نئے نئے ذرائع سے دولت حاصل کر کے اپنے بنک اور خزانے بھرے جا رہے ہیں ۔ جس کو فلاح بہبودی اور ترقی سے موسوم کیا جا رہا ہے ۔ غور کیجیئے کے کس خوبصورتی کے ساتھ لوگوں کو دین حق سے دور کیا جا رہا ہے اور دنیا کے لوگوں کو اتنا مصروف اور مجبور کر دیا ہے کہ نہ ان کو اپنا ہوش ہے نہ ماں باپ کا خیال نہ بیوی بچوں کی تربیت کا ہوش بس ہر شخص دن رات کام کام اور کام کی فکر میں سرگرداں ہے ۔ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیئے ۔ کیا اسی کا نام زندگی ہے ، کیا اسی کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں پیدا کیا اور انسان کو اپنے خلیفہ کی حیثیت عطا فرمائی گئی ؟

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم اہل کتاب اور اہل ایمان کو صاف صاف الفاظ میں خبردار کیا جا رہا ہے کہ دیکھو ہم نے تو تم کو ابھی اُس جیسی آزمائش اور امتحان میں تو ڈالا ہی نہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کی آزمائش اور امتحان لیا تھا! جو اللہ اور رسولؐ پر ایمان رکھے ہوئے تھے۔ تو تم لوگ اس خیال میں نہ رہنا کہ دنیا کی زندگی میں بغیر آزمائش اور امتحان کے، آخرت میں بغیر حساب کتاب لئے، جنت میں داخل کر دئے جاؤ گے ! اے ایمان والو! اب اگر ہم موجودہ زندگی کے حالات پر غور و فکر کریں تو یہ صاف صاف معلوم ہو جائے گا کہ جس انداز سے دنیا کا کاروبار ہو رہا ہے بظاہر کتنا حسین و رنگین اور دلفریب ہے اور اس رنگین اور حسین دنیا میں انسان کتنی تیزی کے ساتھ اس میں پھنسا جا رہا ہے۔ نہ اس کو اپنا ہوش ہے نہ اپنے خاندان کا نہ اپنے دین و دھرم کا لحاظ اور نہ آخرت کی فکر ! اب یہ بھی ایک آزمائش کا طریقہ ہے کہ ان حالات میں انسان اپنے پیدا کرنے والے رب کا کتنا شکر گزار اور عبادت کرنے والا اور بُرے کاموں سے بچنے اور ڈرنے والا ہو سکتا ہے یا وہ دنیا کی رنگین زندگی میں کھو جاتا ہے۔ بس یہ بھی موجودہ زمانے کے حالات کے مطابق امتحان کا ایک انداز ہے۔

اے ایمان والو ! اے تعلیم یافتہ نوجوانوں اور تجربہ کار بزرگو !! اپنی صلاحیتوں اور تجربوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے دین اور اپنے رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت کو اپنی اولاد اور دوسروں تک پہنچانے کے اسباب کا انتظام کرنے کی کوشش کیجیئے یہ ہم سب مسلمانوں کا اولین فرض ہے۔ بس اسی میں ہم سب کی بھلائی اور کامیابی ہے اور آخرت میں جنت کے حقیقی حق دار بننے کا ذریعہ ہے۔

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلماں
اللہ کرے ہو تجھ کو عطا جدّت کردار

Marfat.com

یہاں تک نماز ،روزہ ، حج اور عمرہ اور اللہ تعالیٰ سے دعاء مانگنے کی ہدایات اور احکام کے خلاصے کو پیش کیا گیا اب اپنے جائز کمائی کے مال کو کس طرح خرچ کیا جائے اس کی ہدایت فرمائی جارہی ہے ۔

غور اور فکر کیجئے ۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۭ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ
مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ
بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾

آیت ۲۱۵۔ (اے محمدؐ) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) کس طرح کا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ (جو چاہو خرچ کرو لیکن) جو مال خرچ کرنا چاہو (وہ درجہ بدرجہ اہل استحقاق یعنی) ماں باپ کو اور قریب رشتے داروں کو اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کو (سب کو دو) اور جو بھلائی تم کرو گے اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے ○ ۲۱۵

یہاں پھر مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی ہدایت فرمائی جارہی ہے آیت نمبر ۱۹۵ میں بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں یعنی حج و عمرہ میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مال خرچ کیا جائے اب پھر مال کے خرچ کرنے کی ہدایت دی جارہی ہے۔ کیونکہ اکثر لوگوں کو سب سے زیادہ عزیز شئے اپنا مال ہی ہے

Marfat.com

تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ دریافت کررہے ہیں کہ یا رسول اللہ ہم اپنے مال کو کس طرح خرچ کریں؟ اسی سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی فرمایا جارہا ہے اے نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو مال خرچ کرنا چاہتے ہو وہ کرو لیکن اس مال کو درجہ بدرجہ یعنی سب سے پہلے اللہ کی خوشنودی کے لئے خرچ کرو پھر ماں باپ کے لئے اور اس کے بعد قریب کے رشتہ دار یعنی بھائی بہن بیوی بچے اور یتیم بچے جن کے ماں باپ نہ ہوں ان کے لئے اور ضرورت مند اور محتاجوں کے لئے اور مسافروں کے لئے جو اپنے کنبے سے دور "اپنے بال بچوں کی پرورش یا اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کی خاطر سفر کررہے ہوں اور مالی مشکلات میں پھنس گئے ہوں ان تمام کے لئے اپنا مال خرچ کرو۔ غور کیجئے کتنی کھلی اور صاف عمل کی ہدایت کی جارہی ہے اب اگر ان باتوں پر عمل نہ کرتے ہوئے حجت کی جائے اور طرح طرح کے بہانے تلاش کرکے مال کو اپنی ذات پر اور اپنی نفسانی خواہشات پر خرچ کرے یا مال

بنکوں میں جمع کیا جائے ! یہ تو کوئی بھلائی کا عمل نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں اور ہمارے اعمال کو دیکھ رہا ہے ۔ تو جو کوئی اس کی ہدایت پر عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی نیت اور عمل کو ضائع نہیں ہونے دینگے اور اس کا بدلہ دنیا کی زندگی میں بھی ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت میں بھی بہت خوب انعام و اکرام سے نوازہ جائے گا ۔ اب دوسری چیز جو انسان کو سب سے زیادہ عزیز ہے وہ ہے اس کی اپنی زندگی اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے ۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم کیا ہے غور کیجئے ۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ
وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ
عَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾

آیت ۲۱۶۔ (مسلمانو) تم پر (اللہ تعالیٰ کے رستے میں) لڑنا فرض کردیا گیا ہے
وہ تمہیں ناگوار تو ہوگا مگر عجیب نہیں کہ ایک چیز تم کو بُری لگے اور وہ
تمہارے حق میں بھلی ہو۔ اور عجیب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ
تمہارے لئے مضر ہو۔ اور (ان باتوں کو) اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۲۱۶

Marfat.com

اس آیت میں یہ بات صاف صاف اور کھول کر فرمائی جارہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا یعنی جہاد فرض قرار دیا گیا۔

اے ایمان والو! سب سے پہلے اس بات کو سمجھ لیجئے کہ انسان کی یہ زندگی اور مال و دولت سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کی دی ہوئی نعمت ہے۔ اور انسان ان چیزوں کو بہت عزیز سمجھتا ہے۔ لیکن مسلمان کو اس کی تعلیم دی جارہی ہے کہ اللہ کے دین کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان چیزوں کی پرواہ نہ کرو اور جب وقت آن پڑے تو مال و دولت حتیٰ کہ جان بھی قربان کردو کیونکہ یہ سب کچھ اسی کا ہے اور اُسی کے حکم پر ان چیزوں کو قربان کردیا جائے اِسی عمل میں مسلمانوں کی بھلائی ہے اور اِسی عمل سے دنیا میں عزت حاصل ہوگی۔ اور اس کے بغیر قرآن اور نبیؐ کی پیروی نامکمل ہے اب اِس حکمت پر ذرا غور کیجئے جب تک مسلمان اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرتے رہے دنیا میں عزت اور کامیابی حاصل کرتے رہے اور جب اس فرض سے منہ موڑ لیا اس کا نتیجہ بھی ہمارے سامنے ہے یعنی جب سے مسلمانوں میں مال و دولت سے محبت ہوگئی اس عارضی دنیا کے عیش و عشرت کو زندگی کا حاصل سمجھ لیا وہ بزدل ہوگئے۔ جبکہ آج مسلمانوں کی آبادی اتنی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھی دولت اتنی ہے اس سے پہلے مسلمانوں کے پاس کبھی نہ تھی فوج اور حکومت جتنی آج ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھی لیکن یہی مسلمان قوم آج جتنی بزدل اور ذلیل ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔ کیوں؟ اس لئے کہ مسلمانوں کو دین اسلام سے زیادہ اپنی جان اور مال سے محبت ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل سے غافل ہوگئے۔ اسی بات کی وضاحت کی جارہی ہے کہ

عجیب نہیں کہ جو چیز تمہیں اچھی لگتی ہے لیکن وہ چیز تمہارے حق میں بُری اور نقصان دہ ہو اور جو چیز تم کو بُری لگتی ہے وہ تمہارے حق میں بھلی اور فائدہ مند ہو اِن باتوں کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اس کی حکمت میں کسی کا دخل نہیں تو جو حکم دیا جاتا ہے اس حکم کی تعمیل کرو ۔ اِسی میں عزت ہے اِسی میں نجات ہے اور یہی مسلمانوں کی عین عبادت ہے اور یہی مسلمانوں کا فرض ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہاد فی سبیل اللہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا فرض کردیا گیا اور ساتھ ساتھ اس بات کی تاکید کی جارہی ہے کہ کِن کِن مہینے میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا حلال اور کِن کِن مہینوں میں حرام ہے ——

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ط

Marfat.com

قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ط وَصَدٌّ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ق
وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ج وَالْفِتْنَةُ
اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ط وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى
يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ط وَمَنْ
يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ
فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج
وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

آیت ۲۱۷۔ (اے محمدؐ) لوگ تم سے عزت والے مہینوں میں لڑائی کرنے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو ان میں لڑنا بڑا (گناہ) ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنا اور اس سے کفر کرنا اور مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ میں جانے) سے (بند کرنا) اور اہل مسجد کو اس میں سے نکال دینا (جو یہ کفار کرتے ہیں) اللہ تعالیٰ کے نزدیک اِس سے بھی زیادہ (گناہ) ہے فتنہ انگیزی خونریزی سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر مقدور رکھیں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں۔ اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر (کر کافر ہو) جائے گا اور کافر ہی مرے گا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہو جائیں گے اور یہی لوگ دوزخ (میں جانے) والے ہیں جس میں ہمیشہ رہیں گے ○ ۲۱۷

Marfat.com

اس آیت میں تین باتوں کی ہدایت فرمائی جارہی ہے۔

پہلی بات عزت والے مہینوں میں لڑائی نہ کرنے کے کی ہدایت اور اس کا خلاصہ جب نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے وہاں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی مدد مسلمانوں اور صحابہؓ سے فرمائی تو آپؐ نے احتیاط کے خاطر کچھ فوجی دستے تیار کئے اور دین کے دشمنوں سے حفاظت کے لئے حفاظتی انتظام فرمایا اور اسی سلسلہ میں ایک دستہ مسلمانوں کا طائف اور مکہ کے درمیان ایک مقام ہے جس کا نام ذالحلیفہ ہے وہاں چھپ کر کافروں کی نقل وحرکت پر نظر رکھے لیکن اس دستے کے لوگوں سے کافروں کی کسی حرکت پر لڑائی چھڑ گئی اور مسلمانوں کے دستے نے کافروں کو مارا اور ان کا مال غنیمت لے کر مدینہ پہنچے اس حرکت پر حضورؐ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ لیکن ادھر کفارِ مکہ نے نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا طعنہ دیا کہ اب تو محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم نحرام مہینے بھی حلال کردیئے یعنی جن مہینوں میں لڑائی کرنا حرام قرار دیا گیا تھا ان ہی مہینوں میں لڑائی کروا دی۔ اس بات کے جواب میں اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کے ذریعہ فرما رہا ہے کہ کافرو تم اس بات کا طعنہ دیتے ہو کہ اس مہینے میں لڑائی کیوں کی گئی بری بات ہے لیکن اس بات سے زیادہ بری بات تو یہ ہے کہ تم خانہ کعبہ میں جو اللہ تعالیٰ کا گھر اور عبادت کی جگہ ہے وہاں لوگوں کو جانے سے روکتے ہو اور دوسری بات لڑائی سے زیادہ گناہ وہ ہے جو تم دین حق میں فتنہ پیدا کررہے ہو اور مسجد میں رہنے والوں کو زبردستی باہر نکال دیتے ہو اور ان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے روکتے ہو یہ گناہ اس خونریزی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ کافرو تم کو تو ان باتوں کا خیال نہیں آیا بلکہ ایک لڑائی کو اتنا بڑھا چڑھا کر شور مچا رہے ہو اور غلط افواہیں پھیلا رہے ہو۔ چنانچہ آج بھی اس طرح کی حرکتیں یہ کافر اور غیر مسلم مسلمانوں کے خلاف دینِ حق کے خلاف طرح طرح کے غلط پروپیگنڈے کئے جارہے ہیں ہر طرح سے مسلمانوں میں پھوٹ اور آپس میں لڑائی کے اسباب پیدا کئے جارہے ہیں بلکہ کچھ مسلمان تو ان یہودی' عیسائی اور ہندو کے ساتھ مل کر ان ہی کے گن گا رہے ہیں۔ دین کے خاطر لڑائی کرنے والوں کو ظالم اور وحشی کہا جارہا ہے یہ بات کافر ہی نہیں بلکہ بعض مسلمان حکمران بھی کہہ رہے ہیں۔ تیسری بات جو صاف صاف فرمائی جارہی ہے وہ یہ کہ غیر مسلم کبھی مسلمانوں کے دوست اور ہمدرد نہیں ہوسکتے یہ ہمیشہ مسلمانوں کے دشمن تھے دشمن ہیں اور دشمن رہیں گے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے خلاف عمل کریں گے یعنی اللہ تعالیٰ جن کو دشمن قرار دے ان کو اپنا دوست اور مددگار بنائیں گے اور ان کے نقش وقدم پر چلیں گے تو یاد رکھو کہ اس کا انجام بھی وہی ہوگا جو پہلے کافر لوگوں کا ہوا یعنی اس دنیا میں ذلت اور رسوائی مرنے کے بعد قیامت میں ان کا ٹھکانا دوزخ میں ہوگا جو بہت بری جگہ ہے جس میں ہمیشہ جلتے رہیں گے۔

Marfat.com

اے ایمان والو! دین اسلام کے دشمنوں سے بچو اور اپنی اولاد کو اس سے بچاؤ ان کے غلط پروپیگنڈوں سے ہوشیار رہو اور اس کا سدباب کرنے کی کوشش کرتے رہو اور قرآن پڑھو سمجھو اور اس پر عمل کرو اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے ترقی ہے نجات ہے۔ اب ان کے لئے فرمایا جارہا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۙ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢١٨﴾

آیت ۲۱۸۔ جو لوگ ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کے لئے وطن چھوڑ گئے اور (کفار سے) جنگ کرتے رہے۔ وہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا (اور) رحمت کرنے والا ہے ○ ۲۱۸

اس آیت کو غور سے پڑھئے فرمایا جارہا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے گھربار اور وطن چھوڑ گئے جیسا کہ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں نے اپنا وطن مکہ شہر اور گھربار چھوڑ کر مدینہ ہجرت فرمائی۔ اور جب کفار مکہ نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے مدینہ کا رخ کیا تو حضورؐ اور آپؐ کے ساتھیوں نے کفار کے مقابلہ میں جان ومال کی قربانی دی اور دین حق کے لئے اپنا سب کچھ لٹا دیا تو جو اللہ تعالیٰ کے لئے لڑنے کے لئے تیار ہوجائے تو اللہ تعالیٰ بھی بڑی رحمت والا ہے اور آپؐ کے ساتھیوں کو کامیابی حاصل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کو اسلامی ریاست کا مرکز عطا فرمایا۔ یہ مرکز چودہ سو سال سے قائم ہے جو کہ زندہ جاوید مثال موجود ہے مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہے۔

آج جو لوگ وطن اور وطن پرستی کا نعرہ لگارہے ہیں ان کو اس بات سے سبق حاصل کرنا چاہئے جو مسلمان ہیں ان کا کوئی وطن نہیں وطن پرستی غیر مسلم لوگوں کی تربیت اور پروپیگنڈہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بندے بن کر اس کی عبادت کرتے ہیں اور اسی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردیتے ہیں لیکن فتنہ انگیزی خون خرابی سے کہیں بڑھ کر گناہ ہے۔

حقیقت میں مسلمان مومن وطن پرست نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا بندہ اور حق پرست ہوسکتا ہے۔

Marfat.com

اے ایمان والو! قرآن مجید کی تعلیم اور نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت اور ہدایت پر عمل کیجئے اسی میں ہماری زندگی ہے بندگی ہے اور نجات ہے۔ کافروں منکروں اور مشرکوں کے غلط پروپیگنڈوں سے بچئے اور اپنی اولاد کو بچایئے اسی میں عافیت ہے۔

دوسری بات جس کا حکم دیا جاتا ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا یعنی دین کے دشمنوں کا مقابلہ کرنا۔ جہاد صرف لڑائی اور جنگ ہی کا نام نہیں بلکہ جہاد وہ ہے جو کافروں کے غلط پروپیگنڈوں کا جواب دیں اور ان کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آنا قلم سے تلوار سے دولت سے جان ومال سے ہر طرح سے دشمن کا مقابلہ کرنا اور اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو کفار اور مشرکوں کی غلط حرکتوں اور اعمال سے بچانا اور اپنے نفس کو برائی سے بچانا یہ بھی جہاد ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے بے شک اس کی رحمت کے حق دار ہوں گے اور اگر لڑائی اور جنگ وطن کے لئے اپنے اقتدار کے لئے اپنی زمین کے لئے تاج و تخت کے لئے کی گئی تو وہ ہرگز جہاد فی سبیل اللہ نہیں ہے اور نہ قیامت میں اس کا کوئی اجر ملے گا۔ جہاد صرف اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر کفار، مشرکین اور منافقین کے خلاف اور حق کے خاطر ہوگا۔ بس جو مسلمان مومن جان و مال اور گھر بار کی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس ان ہی کے لئے اجر عظیم تیار ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور اپنی نعمت ان پر نازل فرماتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ تو بڑی رحمت والا اور بخشش کرنے والا ہے۔

دعا کیجئے۔ اے ہمارے رَبّ ہم سب مسلمانوں کو تیری رحمت اور بخشش کا امیدوار بنا دے اور اے ہمارے رَبّ ہم کو تیری راہ میں اپنی جان ومال قربان کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اور ہمارے گناہوں کو بخش دے بے شک تو بڑا رحیم وکریم ہے اور گناہوں کو بخشنے والا ہے آمین یہاں تک اللہ تعالیٰ کی عبادت اور جان ومال کی قربانی کی ہدایت اور حکم دیا گیا اب انسانی زندگی کے لئے معاشرے کی تربیت کی ہدایت فرمائی جارہی ہے ان ہدایات پر عمل کئے بغیر دین اسلام کی تکمیل ناممکن ہے۔

اب وہ عمل جو دین اسلام میں سختی کے ساتھ حرام اور ممنوع ہے اس کی وضاحت کی جارہی ہے ــــ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ

فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ

مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ ۭ

Marfat.com

قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ﴿۲۱۹﴾

آیت ۲۱۹۔ اے پیغمبر لوگ تم سے شراب اور جوئے کا حکم دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ ان میں نقصان بڑے ہیں اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کے نقصان فائدوں سے کہیں زیادہ ہیں اور یہ بھی تم سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کون سا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو ۲۱۹

آیت نمبر ۲۱۹ میں تین باتوں کا حکم دیا جارہا ہے ایک شراب کو حرام قرار دیا گیا دوسرے جوئے کو حرام کیا گیا اور تیسرے اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا اور اس مال کی وضاحت فرمائی گئی اس آیت سے پہلے شراب کو دو مرتبہ مختلف حالات میں منع کیا گیا تھا لیکن قطعی حرام نہیں گیا تھا اس لئے کچھ لوگ شراب کو کبھی کبھی استعمال کرلیا کرتے تھے بلکہ نماز میں بھی شراب کے نشہ میں کھڑے ہوجاتے۔ اس حرکت سے بعض صحابہؓ کو بڑی تکلیف ہوتی اور خاص طور پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ تو اس سے بہت بیزار تھے اور خواہش مند تھے کہ شراب کے بارے میں قطعی طور پر ممانعت ہوجائے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی اور شراب کا پینا حرام قرار دیا گیا تو سب سے زیادہ خوشی حضرت عمرؓ کو ہوئی شراب کے پینے کے بعد کے نقصانات جب انسان شراب پی لیتا ہے تو اس کو نہ اپنا ہوش ہوتا ہے اور نہ اپنے بال بچوں کی کوئی فکر رہتی ہے۔ شراب پینے والا معاشرے کا بدترین انسان بن جاتا ہے کوئی اس کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ شراب کے نشے میں حرام اور حلال کی تمیز ختم ہوجاتی ہے۔ شراب کے استعمال سے دولت کی تباہی اور صحت کی بربادی اور طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوجانا لازمی نتیجہ ہے لہٰذا شراب بے نشہ اور نشہ سے بربادی کے اسباب پیدا ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح جن چیزوں سے نشہ اور سرور پیدا ہو وہ تمام چیزیں حرام قرار کردی گئیں۔

دوسری بات جوا جو کہ شراب کی طرح بربادی کا عمل ہے جب کسی کو جوئے کی عادت پڑجاتی ہے تو اس کو شگھر کی فکر اور نہ عزت کا خیال باقی رہتا بس دولت کی بیجا ہوس میں اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیتا ہے

Marfat.com

بجائے دولت مند کے بھکاری اور کنگال بن جاتا ہے اور معاشرے میں ذلیل وخوار ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں مسلمانوں کے لئے بلکہ ساری دنیا کے انسانوں کے لئے اس کو حرام قرار فرما دیا۔ لیکن جو لوگ دین اسلام کے دشمن ہیں اور جن کو آخرت پر ایمان نہیں وہ لوگ شراب اور جوئے کو بُرا نہیں سمجھتے اور اس کے لئے ان کو خواہ چوری کرنی پڑے خواہ رشوت لینی پڑے کوئی فرق نہیں پڑتا اور آج ایسے ہی لوگ معاشرے کو تباہ وبرباد کئے جارہے ہیں بے جا مال کی ہوس نے اکثر لوگوں کو دین کے پیارے اصولوں کو چھوڑ کر بے راہ روی پر چلنے کے لئے مجبور کردیا شراب اور جوا انسانی معاشرے کے لئے زہرِ قاتل کا کام دے رہا ہے کچھ لوگ تو یہ کہتے ہوئے اس عمل کو اپناتے ہیں کہ اس میں مشغول رہنے سے دوسروں کی برائی کرنے سے بچ جاتے ہیں دین کے عمل میں تو لوگوں سے مخالفت مول لینی پڑتی ہے۔ ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا پڑتا ہے اس سے بہتر ہے کہ جو فرصت کا وقت ملے اس کو کسی کھیل کود میں گزار دو یا ناخوش گوار حالت کو بھلانے کے لئے شراب کا سہارا لو۔ یہ ہے آج کے اکثر تعلیم یافتہ نوجوانوں کا حال۔

اے ایمان والو! غور و فکر کیجئے کیا ان حالات سے معاشرے کی اصلاح یا اپنے خاندان کی حفاظت ممکن ہو سکتی ہے؟ نہیں۔

اللہ تعالیٰ جن کاموں کے لئے منع فرما رہا ہے ان کاموں کے لئے مختلف حیلے بہانے تراش کر اپنی زندگی اور دوسروں کی زندگی کو برباد کرنا کہاں کی عقلمندی ہے؟

یہ دین اسلام کی مخالفت ہے اور اس کا پرچار دین کی مخالف لوگ مختلف پیرائے میں کرتے چلے جارہے ہیں یہ ان ہی کی تعلیم وتربیت کا نتیجہ ہے کہ آج لوگوں کو بُری بات بُری نہیں لگتی بھلی بات بھلی نہیں لگتی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام کے منکر ہیں ان کا انجام دنیا کی زندگی میں بربادی اور ذلت کے سوا کچھ بھی نہیں اور آخرت میں ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ اے ہمارے رَبّ ہم کو اِن بُرے اعمال سے بچنے کی توفیق عطا فرما آمین۔

اب تیسری بات کی وضاحت کی جارہی ہے یعنی لوگوں نے حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کون سا مال خرچ کریں ذرا اس پر توجہ اور غور و فکر اور عمل کیجئے وضاحت کی جارہی ہے کہ وہ مال جو تمہارے جائز اخراجات کے بعد بچے اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یعنی اس کے بتائے ہوئے طریق پر خرچ کرو جو اپنی ضرورت سے زیادہ ہو۔ یعنی بھلائی کے کاموں میں بھلائی کے کام کیا ہیں؟ دین کی تعلیم کیلئے، ماں باپ کی خدمت کے لئے، رشتہ داروں کی مدد کے لئے، ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کے لئے، معاشرے کو سدھارنے کے لئے اپنے مال کو خرچ کیا جائے۔

Marfat.com

حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچو جیسا کہ بچنے کا حق ہے اور اللہ کے حضور میں وہ سارے اقوال سچ کر دکھاؤ جن کو تم اپنی زبانوں سے ادا کرتے ہو اور اللہ کی رحمت کے ذریعے ایک دوسرے سے محبت کا رشتہ استوار کرو یقیناً" اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اگر اس کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو توڑا جائے۔

اے ایمان والو! قرآن پڑھو سمجھو اور اس پر عمل کرو اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے سلامتی ہے اس دنیا میں اور آخرت میں بھی۔ جو لوگ اللہ کے احکام کی تعمیل بے چوں وچرا کرتے ہیں وہ کامیاب ہیں دنیا میں ان کی عزت آخرت میں ان کا ٹھکانا جنت میں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اس کے وعدے سے بڑھ کر کس کا وعدہ ہو سکتا ہے تو آیئے دعا کیجئے اپنے رَبّ سے کہ ۔

اے ہمارے رَبّ ہم کو تیری عبادت اور احکام کی تعمیل کرنے کی توفیق عطا فرما ہمارے گناہوں کو معاف فرما ہمارے لئے اپنی رحمت کا دروازہ کھول دے ہمیں تیری راہ پر چلنے کی ہدایت عطا فرما حق کو حق ناحق کو ناحق سمجھنے کی عقل عطا فرما دین کے دشمنوں کی چالوں اور دین کے خلاف جو پروپیگنڈے کئے جا رہے ہیں ان کو سمجھنے کی عقل عطا فرما اور تیری راہ میں جان ومال کو قربان کرنے کی صلاحیت اور ہمت عطا فرما دنیا میں عزت اور آخرت میں اپنے نیک بندوں میں شامل فرما اور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں مومن بن کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما آمین ثم آمین۔

اب مزید معاشرے کی اصلاح کے لئے دوسری اہم باتوں کا حکم دیا جا رہا ہے۔

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط

(یعنی) دنیا اور آخرت (کی باتوں) میں (غور کرو)

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ

عَنِ الْيَتٰمٰى ط قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ط وَاِنْ

تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ

الْمُصْلِحِ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾

Marfat.com

آیت ۲۲۰۔ اور تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو
کہ ان کی (حالت کی) اصلاح بہت اچھا کام ہے اگر تم ان سے مل جل کر رہنا
(یعنی خرچ اکٹھا رکھنا) چاہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا
ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اور اصلاح کرنے والا کون اور اگر اللہ تعالیٰ
چاہتا تو تم کو تکلیف میں ڈال دیتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ غالب (اور) حکمت والا
ہے ○ ۲۲۰

دراصل معاشرے میں یتیموں کا معاملہ بڑا اہم ہے۔ اگر اس معاملہ میں کسی قسم کی کوتاہی برتی گئی تو اس کے نتائج بڑے سنگین ہو جاتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ سمجھ لیا جائے کہ یتیم کس کو کہتے ہیں؟

یتیم وہ کہلاتے ہیں جن کے ماں باپ بچوں کو چھوٹی عمر میں چھوڑ کر مرجاتے ہیں۔ ان کی دو حیثیت ہوتی ہیں۔ ایک حیثیت وہ ہے جن بچوں کے ماں باپ اپنے پیچھے مال اور جائیداد چھوڑ جاتے ہیں اور دوسری حیثیت وہ ہے جن کے ماں باپ اپنے پیچھے کچھ نہیں چھوڑتے ان دونوں حالتوں میں بچے یتیم کہلائیں گے۔ لیکن ان دونوں کی نوعیت الگ الگ ہے اول الذکر کی پرورش کی ذمہ داری تو ہر کوئی لینے کے لئے تیار ہو جائے گا کیونکہ اس کے ساتھ مال و جائیداد ہے۔ لیکن دوسرے یتیم کی پرورش اور ذمہ داری لینا ہر کسی کا کام نہیں تو ایسے بچوں کی پرورش اور زندگی اکثر بے سہارا ہو جاتی ہے۔ اور پھر ایسے بچے بڑے ہو کر جاہل اور بے راہ روی کا شکار ہو کر معاشرے کے لئے ایک بوجھ بن کر زندگی گزارتے ہیں۔ اکثر جرائم کی پیداوار ان ہی بچوں سے ہوا کرتی ہے۔ ان کی اس حالت کو روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں معاشرے کے سدھار کی بنیادی باتوں میں سے یہ ایک اہم بات کا حکم فرمایا کہ ان کی پرورش اور ان کی تربیت کس طرح کی جائے۔ اس میں شک نہیں اکثر مسلمان اپنے اپنے ملک اور شہر میں یتیم بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے یتیم خانے بنائے اور بہت سے مسلمان ان کے لئے چندہ بھی دیتے ہیں۔ لیکن ہم سب مسلمان ایمانداری کے ساتھ یہ بتائیں کہ کیا واقعی ان کی تعلیم و تربیت ایسے ہی ہو رہی ہے جیسے کہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا بندوبست کیا جاتا ہے؟ قبل الاسلام یتیم بچوں کا حال بہت برا تھا ان کا سوسائٹی میں کوئی مقام نہیں تھا بلکہ ان کا جینا اور رہنا سہنا ان لوگوں پر ایک بوجھ تھا۔ ان کے ساتھ بڑی بے رحمی کا سلوک کیا جاتا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ یہی بچے بڑے ہو کر خطرناک قسم کے جرائم پیشہ لوگ بن جاتے یعنی چوری، شراب خوری، زنا اور قتل و غارت گری کی وارداتیں ان یتیم بچوں کی زندگی کا حصہ بن جاتیں اور پھر یہ سوسائٹی کے لئے خطرناک افراد ثابت ہوتے۔ اس حقیقت کو یہ کافر اور مشرک سمجھتے نہیں تھے۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدائی رسالت سے اللہ تعالیٰ کا حکم اور ہدایت ملی کہ سب سے پہلے معاشرے میں یتیم بچوں کی طرف زیادہ توجہ دی جائے اور قرآن حکیم میں بار بار ان کی تربیت اور نگرانی کی ہدایت فرمائی گئی اور نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم نماز' روزہ' زکوٰۃ اور حج کے بعد یتیم بچوں کی اصلاح اور پرورش پر زور دیتے رہے۔ اور ان کی اصلاح کی ہدایت کرتے رہے۔

اے ایمان والو! یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور بار بار ہدایت کی جارہی ہے کہ یتیم بچوں کی پرورش کا اہتمام کریں ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام اس طرح کریں جس طرح ہم اپنے بچوں کا کیا کرتے ہیں یاد رکھئے جب تک ان بچوں کی تعلیم و تربیت اور پرورش میں غفلت کرو گے اس وقت تک آپ کا معاشرہ درست نہیں ہو سکتا اور نہ آپ کی سوسائٹی بہتر بن سکتی ہے اور نہ ملک میں امن و امان قائم ہو سکتا ہے یہ کلیہ ہے۔

جس طرح مسلمانوں پر نماز روزہ زکوٰۃ اور حج فرض ہے اسی طرح یتیموں کی پرورش تعلیم و تربیت فرض ہے ان کی پرورش بھی اسی طرح ہونی چاہئے جس طرح ہم اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں یہ عمل صالح ہے اس سے غفلت نہ کریں یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے جس طرح بھی ہو ہم سب کا فرض ہے اس فرض کو ادا کرنا ہر مسلمان کا ایمان ہے اس حکم اور ہدایت میں کھلی کھلی بات ہے اس میں کوئی پیچیدہ بات نہیں ہے اس حکم کی تعمیل میں ہماری امت کی اصلاح ہے ہمارے معاشرے کی سدھار ہے ہماری سوسائٹی کی بھلائی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ہم کو اس حالت میں نہیں رکھا ورنہ اگر ہم بھی یتیم اور نادار ہوتے تو پھر ہمارا کیا حال ہوتا؟

اے ایمان والو! اس زندگی کو اللہ تعالیٰ کی نعمت اور غنیمت سمجھیں اور اس کا شکر ادا کریں اور اس کے حکم کی تعمیل کریں اسی میں زندگی ہے اور اسی میں بندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک عمل کی قدر فرماتا ہے۔ اور نیکی کرنے والوں کے عمل کا بدلہ اس دنیا میں عطا کرتا ہے اور مرنے کے بعد اس کا اجر بہت خوب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے حکم کی تعمیل اور ہدایت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

اب معاشرے کی سب سے اہم بات جو کہ مرد اور عورت کے رشتوں کا معاملہ ہے اس کی صاف صاف وضاحت کی جارہی ہے۔ اور حکم دیا جارہا ہے تاکہ لوگ راہ راست پر چلیں۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ

Marfat.com

وَلَا تُنْكِحُوا

الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ

مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚۖ

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ

وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾

آیت ۲۲۱۔ اور (مومنو) مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرنا کیوں کہ مشرک عورت خواہ تم کو کیسی ہی بھلی لگے اس سے مومن لونڈی بہتر ہے۔ اور (اسی طرح) مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں مومن عورتوں کو ان کی زوجیت میں نہ دینا۔ کیونکہ مشرک (مرد) سے خواہ وہ تم کو کیسا ہی بھلا لگے مومن غلام بہتر ہے یہ (مشرک لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے۔ اور اپنے حکم لوگوں سے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ نصیحت حاصل کریں ○ ۲۲۱

اس آیت میں مسلمان مومن لوگوں کے معاشرے کی سدھار کے لئے ایک اہم نکتے کی ہدایت اور حکم دیا جارہا ہے اور اس بات کی وضاحت فرمائی جارہی ہے کہ مرد اور عورت کی زندگی میں کبھی کبھی ایسے مرحلے آتے ہیں مومن عورت غیر مسلم مشرک مرد کے ساتھ ازدواجی رشتہ قائم کردیا جاتا ہے اور اسی طرح مومن مرد کا غیر مسلم مشرک عورت کے ساتھ ازدواجی رشتہ قائم کرلیا جاتا ہے یہ رواج پہلے پہلے مسلمانوں میں جاری تھا جس کی کئی وجوہات تھیں مثلاً" مشرک اور کافر سے مسلمانوں کی لڑائی جنگ ہوتی اور اس جنگ میں دونوں طرف کچھ لوگ پکڑے جاتے تھے ان میں مرد اور عورت دونوں ہی شامل ہوتے اس وقت بعض لوگ یعنی مسلمان مشرک عورتوں سے اپنی زوجیت کا رشتہ قائم کرلیتے اور ادھر مشرک لوگ مومن عورتوں کو اپنی بیوی بنا لیتے دوسری بات یہ بھی ہوجاتی کہ کبھی کبھی رضامندی سے یہ عمل کرلیا جاتا اس کے

Marfat.com

بعد جو خرابی پیدا ہوئی وہ یہ کہ نہ مشرک عورت اپنا عمل چھوڑ کر اسلام قبول کرتی اور نہ مشرک مرد مومن عورتوں کو دین اسلام کی اجازت دیتے زندگی تو گزر جاتی لیکن جو اولاد پیدا ہوتی وہ نہ مسلمان بن پاتی اور نہ ان میں حرام حال کی تمیز پیدا ہوتی نتیجہ یہ کہ معاشرہ خراب ہو جاتا اور زندگی کا توازن بگڑ جاتا اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے سختی سے مسلمانوں کو اس بات سے منع کیا اور حکم دیا گیا کہ ہرگز ہرگز یہ کام نہ کرنا اس عمل میں نقصان ہی نقصان ہے لیکن آج بھی بعض مسلمان مرد مشرک عورتوں کو اپنی زوجیت میں اور مشرک مرد مسلم عورتوں کو زوجیت کے رشتے میں شریک کر رہے ہیں اس لئے کہ اس عمل کو سیول میرج کا نام دیا گیا یعنی عورت اور مرد دونوں آزاد ہیں، دین کی پابندی کرے یا نہ کرے۔ پھر ان کی اولاد نہ تو مسلم ہوتی اور نہ اہل کتاب معاشرہ چوں چوں کا مربہ بن گیا اب ان کو حرام کی تمیز رہی نہ حلال کی پہچان اور نہ شرم وحیا کا خیال زندگی جانوروں کی طرح ہو گئی۔ اس سے معاشرہ کبھی سدھر نہیں سکتا سوسائٹی میں خرابی ہی خرابی پیدا ہوتی جائیگی ۔ یورپ کی زندگی پر نظر دوڑایئے وہاں نہ حلال ہے اور نہ حرام ہے اسی کی نقل میں کچھ لوگ اپنی زندگی اور اپنے بچوں کی زندگی کو تباہی کے غار میں دھکیلے جا رہے ہیں۔ بعض مسلمان غیر مسلم عورتوں کو بغیر اسلام قبول کئے اور مسلمان عورت غیر مسلم مرد کو ازدواجیت میں شریک کر لیتے ہیں لیکن اس عمل کے بعد نہ مرد کو اور نہ عورت کو سکون حاصل ہو سکتا ہے نہ ان کی اولاد صحیح تربیت حاصل کر سکتی ہے بلکہ جو ان کی اولاد ہوگی وہ لادینیت کی حامی ہوگی اور ایسے لوگ اسلامی معاشرے کے خلاف ہو جائیں گے۔ اس حکمت کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور وہی حکم اور ہدایت فرما رہا ہے کہ اے مسلمانوں خوبصورت اور مال دار مشرک عورت سے مومن لونڈی یعنی غریب اور نادار عورت بہتر ہے اس سے نکاح کرو اور مال دار اور خوبصورت مشرک مرد سے بہتر مومن غریب اور بے سہارا مرد بہتر ہے اس سے نکاح کرو۔ کیوں؟ اس لئے کہ جب غریب مسلم عورت کسی کھاتے پیتے گھر میں بیاہ کر آئے گی تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے گی اور اپنی اولاد کو دین اسلام کی تعلیم و تربیت دے گی اس طرح مومن مرد جو غریب ہوگا اور اس کے نکاح میں کھاتے پیتے گھرانے کی عورت ہوگی تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے گا اور اپنی اولاد کی نگرانی اس طرح کرے گا کہ وہ معاشرے کے لئے ایک اچھا فرد بن سکے۔ اللہ تعالیٰ اپنا حکم صاف صاف وضاحت کے ساتھ فرما رہا ہے تاکہ نصیحت حاصل کریں جو چیز تم کو ظاہر میں بھلی لگتی ہے لیکن وہ تمہارے لئے نقصان دہ ہو سکتی ہے اور جو چیز تم کو ظاہر میں بری لگتی ہے لیکن وہ تمہارے لئے فائدہ مند ہو سکتی ہے

Marfat.com

یہ بات اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بس اللہ کے حکم کی تعمیل مقدم ہے۔
نکاح کے بعد دوسری اہم بات پاکیزگی کی ہدایت فرمائی جا رہی ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا

النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى

يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ

اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝۲۲۲

آیت ۲۲۲۔ اور تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو
کہ وہ تو نجاست ہے سو ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو۔ اور
جب تک پاک نہ ہو جائیں ان سے مقاربت نہ کرو۔ ہاں جب پاک ہو جائیں
تو جس طریق سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ارشاد فرمایا ان کے پاس جاؤ۔ کچھ
شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو
دوست رکھتا ہے ○ ۲۲۲

اے ایمان والو! اس آیت کو بڑے غور سے پڑھیے سمجھیے اور عمل کیجئے ازدواجی زندگی کے لئے عورت سے نکاح کرنا فرض ہے اور نیک عمل ہے پھر عورت کے ساتھ صحبت کرنا پاکیزگی کی بات ہے لیکن جس طرح ہدایت کی جا رہی ہے اس پر عمل کرنا بندگی ہے یعنی جب عورت کو ماہواری یعنی حیض آجائے تو اس سے صحبت نہ کرنی چاہیے۔ صحبت کیوں نہیں کرنی چاہیے؟ اس لئے کہ ماہواری یعنی حیض ایک نجاست کی چیز ہے اس حالت میں عورت ناپاک رہتی ہے ان دنوں میں عورت سے صحبت کرنا ایک نجس عمل ہے اور نجاست میں جو عمل ہوگا اس کا نتیجہ بھی گندہ اور ناپاک ہوگا اگر اس نجاست میں عورت کو حمل ٹھہر جائے تو جو اولاد پیٹ میں پرورش پاکر پیدا ہوگی وہ کبھی صالح اور نیک اولاد نہیں ہو سکتی اس اولاد پر گندگی اور نجاست کا اثر ہوگا پھر یہ اولاد معاشرے میں کبھی اچھا عمل نہیں کر سکتی سوسائٹی میں ایک بدکردار فرد بن کر زندگی گزارے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور وہی اس بات کو خوب جانتا ہے اسی بناء پر اپنے بندوں کو

Marfat.com

ہدایت فرما رہا ہے کہ جن باتوں کو منع کیا جارہا ہے ان پر عمل نہ کرو پاکیزگی کی بات ہے کہ ایام حیض میں مرد صبر کرے اور عورت جب حیض سے فارغ ہو جائے اور غسل کر کے پاک ہو جائے تو پھر اس کے ساتھ صحبت کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ دنیا میں سب سے بڑی نعمت ایمان ہے اور جو شخص اس نعمت کا شکر ادا کرے گا وہ نیکی حاصل کرے گا اور اللہ تعالیٰ نیک عمل کرنے والوں پاک صاف رہنے والوں اور توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

مزید ہدایت کی جارہی ہے۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ص فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ز
وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ط وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم
مُّلَاقُوهُ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٢٣﴾

آیت ۲۲۳۔ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھیجو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے اور (اے نبی) ایمان والوں کو بشارت سنا دو ○ ۲۲۳

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس بات کی خوش خبری سنائی جارہی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کی ہدایت اور حکم کی تعمیل کرے اس کو جنت میں جگہ ملے گی ازدواجی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جن عورتوں کو اپنے نکاح میں لیا ہے گویا وہ مرد کی کھیتی ہے یہ نکتہ بڑا لطیف اہم اور قابل غور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف عورت کو کھیتی کی مثال اس لئے دی جارہی ہے کہ جس طرح زمین میں جس ترکیب سے اور جس قسم کے بیج ڈالو گے اور اس کی احتیاط اور دیکھ بھال کرو گے تو یقیناً" اس میں جو پودے اور درخت پیدا ہوں گے وہ نہایت اچھے اور فائدے مند ہوں گے۔ اسی طرح عورت بھی ایک کھیتی ہے اگر اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور ہدایت کے مطابق عمل کیا گیا تو اس کھیتی سے جو پودے یعنی اولاد پیدا ہوگی یقیناً" وہ نیک اور صالح اولاد ہوگی سبحان اللہ کتنی خوبصورت مثال فرمائی گئی اب اگر لوگ اس بات کو سمجھ نہ سکیں اور عورت کو اپنی نفسانی خواہشات میں شیطانی عمل

Marfat.com

میں استعمال کریں عورت کو مرد کا کھلونا سمجھ کر جب تک چاہا جیسا چاہا کھیلا اور پھر اس کو جس طرح چاہا استعمال کیا تو اس کے بعد جو اولاد پیدا ہوگی وہ نہایت بدکردار نامعقول اور معاشرے کے لئے عذاب بن جائے گی۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کی ہدایت کو چھوڑ کر کفر اور نافرمانی کریں گے ان کی سزا اس دنیا میں بھی ملے گی اور آخرت میں ان کا ٹھکانا دوزخ میں ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ پھر جو لوگ قصور اور غلطیاں کرنے کے بعد توبہ کرتے اور معافی مانگنے کے بعد پھر اس عمل کو دوبارہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ معاشرے کے سدھار کے لئے مزید ہدایت اور حکم فرما رہا ہے۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً

لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ

النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾

آیت ۲۲۴۔ اور اللہ تعالیٰ (کے نام) کو اس بات کا حیلہ نہ بنانا کہ (اس کی) قسمیں کھا کھا کر سلوک کرنے اور پرہیز گاری کرنے اور لوگوں میں صلح وسازگاری کرانے سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے ○ ۲۲۴

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ہدایت فرما رہا ہے کہ اپنے معاملات میں اللہ تعالیٰ کے نام کو اس بات کا حیلہ نہ بناؤ کہ اس کی قسم کھا کر نیکی کا کام کو چھوڑ دو پرہیز گاری اور آپس میں صلح کے کام سے منہ موڑ لو یہ بات بُری ہے اور گناہ کا کام ہے۔ مزید ہدایت کی جارہی ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ

بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ

قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾

Marfat.com

آیت ۲۲۵۔ اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا۔
لیکن جو قسمیں تم قصد دلی سے کھاؤ گے ان پر مواخذہ کرے گا۔ اور اللہ
تعالیٰ بخشنے والا بردبار ہے ○ ۲۲۵

لغو قسم وہ ہے جس کی نیت کچھ نہ ہو اور بے ارادہ کھائی جائے جس کا کوئی مقصد نہ ہو جیسا کہ بعض لوگ قسم کو تکیہ کلام بنا لیتے ہیں کہ بات بات پر واللہ باللہ کہا کرتے ہیں حالانکہ یہ ایسا کہنا بھی کوئی بھلی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی قسموں پر کوئی مواخذہ نہیں کرے گا لیکن بلاوجہ قسمیں کھانا بھی عیب ہے اس بات سے احتیاط کرنا ہی بہتر ہے۔ ہاں اگر جو قسم قصدِ دل سے کھاؤ گے جس کی نیت اقرار یا انکار کی ہو اس کو پورا کرنا ضروری ہے اور اگر اس کو پورا نہ کیا تو اس کا کفارہ ادا کرنا ہوگا قسموں کا کفارہ بھی اسی طرح ہے جس طرح روزہ نہ رکھنے یا روزہ رکھ کر بیچ میں روزہ توڑ دینے کا کفارہ ادا کرنے کا حکم ہے اسی طرح قسموں کو توڑنے کا کفارہ ہے اگر کوئی ایسا نہیں کرے گا اس کی سزا اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بردبار ہے۔ اب اس بات کی وضاحت فرمائی جارہی ہے جو مسلمانوں کی نجی زندگی میں میاں بیوی کے درمیان کے حالات گزرتے ہیں ان کے متعلق ہدایت فرمائی جارہی ہے۔

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ
مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾

آیت ۲۲۶۔ جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے سے قسم کھالیں ان کو چار
مہینے تک انتظار کرنا چاہیے اگر (اس عرصے میں قسم سے) رجوع کرلیں تو اللہ
تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ○ ۲۲۶

یہ حکم وہدایت نجی زندگی کی اصلاح وسدھار کے لئے نہایت ضروری اور اہم ہے یعنی جو لوگ آپس میں یعنی میاں بیوی کے درمیان کسی وجہ سے جھگڑا یا ناراضگی ہو جاتی ہے اور شوہر غصہ میں اس بات کی قسم کھالے کہ میں اب اس عورت کے پاس ہرگز نہیں جاؤں گا اور پھر غصہ ٹھنڈا ہونے کے بعد پچھتائے تو وہ شخص جب تک اس قسم کا کفارہ ادا نہیں کرتا اپنی عورت کے پاس نہیں جاسکتا اس قسم کا کفارہ یہ ہے کہ وہ

Marfat.com

چار مہینے تک انتظار کرے اور جو کفارہ روزہ رکھ کر توڑنے کا ہے وہی کفارہ ادا کرے اور پھر عورت کے پاس جائے یعنی رجوع کرلے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔ یاد رکھئے قسموں کو کھیل نہ بنائیں مسلمانوں کے لئے یہ بڑی عیب کی بات ہے اور ان باتوں سے معاشرے میں ایک دوسرے کا اعتبار ختم ہو جاتا ہے لوگ آپس میں ایک دوسرے پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ اسلامی معاشرے میں جو عزت عورت کو دی گئی وہ عزت دنیا کے کسی مذہب اور دین میں کسی سوسائٹی میں نہیں دی گئی۔ پھر بھی غیر مسلم لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں عورت کا کوئی مقام نہیں اگر اس بات پر سچے ہیں تو دلیل پیش کریں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ جو کچھ ہدایت اور احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے اس پر عمل کرے اور اس کی ذات سے ڈرتا رہے یہی مومن کی نشانی ہے۔

مزید وضاحت کی جارہی ہے۔

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾

آیت ۲۲۷۔اور اگر طلاق کا ارادہ کرلیں تو بھی اللہ تعالیٰ سنتا اور جانتا ہے ○ ۲۲۷

اب عورت کی حمایت میں انصاف کیا جارہا ہے کہ طلاق دینا اتنا آسان کام نہیں ہے کہ بس منہ سے طلاق کہہ دیا اور عورت کو چھوڑ دیا بلکہ اس کی پوری ذمہ داری مرد پر عائد ہوتی ہے وہ ذمہ داری کیا ہے؟

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ

بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ

يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ

يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ

بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ

Marfat.com

مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۲۸﴾

آیت ۲۲۸۔ اور طلاق والی عورتیں ۳ حیض تک اپنے تئیں روکے رہیں اور اگر اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کو جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں۔ اور ان کے خاوند اگر پھر موافقت چاہیں تو اس مدت میں وہ ان کو اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حق دار ہیں اور عورت کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ غالب اور صاحب حکمت ہے ○ ۲۲۸

اس آیت میں عورتوں اور مردوں کو صاف صاف حکم دیا جارہا ہے کہ اگر مرد یا عورت ایک دوسرے کو طلاق دینے کا ارادہ کرلیں تو عورت کو چاہئے کہ وہ تین حیض تک عورت کی صحت کے مطابق اس وقت تک انتظار کرے۔ تین ماہ کیوں انتظار کرے؟

اس لئے کہ اگر عورت کے پیٹ میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہو یعنی بچہ تو وہ اس عورت کو ظاہر ہو جائے گا اور وہ بچہ اس شوہر کا ہوگا اس کی ذمہ داری اس مرد پر ہوگی جس نے طلاق دی ہو۔

ایسی بیوی جس کے پیٹ میں بچہ ہو اس کو جائز نہیں کہ وہ اس کو چھپائے بلکہ اس کو ظاہر کرے اور اپنا حق اور اپنے ہونے والے بچے کا حق قانوناً طلب کرے۔ اس بات میں کوئی عیب نہیں کوئی گناہ نہیں ہے اور مرد یعنی شوہر کو چاہئے کہ قانون کے مطابق اس عورت اور بچے کا حق ادا کرے۔ اگر اس مدت میں خاوند اپنے کئے پر پشیمان ہو جائے اور نادم ہو جائے اور عورت بھی اس پر راضی ہو جائے تو یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کی زوجیت میں رہ سکتے ہیں بشرطیکہ وہ دونوں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہوں اور مرد اپنی عورت کو اپنی زوجیت میں لے لینے کا زیادہ حق دار ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت سے مرد کو زیادہ طاقت زیادہ ہمت اور زیادہ عقل عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے اس کی حکمت میں بندے کا کوئی دخل نہیں لیکن دنیا میں اللہ کے منکر و کافر دن رات اس بات پر زور دیئے جارہے ہیں کہ عورت مرد سے کچھ کم نہیں عورت کا درجہ مرد کے برابر ہے عورت جو چاہے کرسکتی ہے اور

Marfat.com

اس بات پر مشرک کافر اور منکران دین نے اپنی پوری طاقت اور سرمائے کے زور پر اپنی ہوس کے خاطر عورت کو عریانی اور بے حیائی کا آلہ بنا رکھا ہے کہیں عورت کو ننگا نچایا جارہا ہے کہیں عورت کو حکمران بنایا جارہا ہے اور نعرہ یہ ہے کہ عورت کو آزادی ملنی چاہئے۔

اے ایمان والو! غور کیجئے دنیا میں عورتوں کا کیا حال کیا جارہا ہے یہ ہوس کے پجاری یہ نفس کے غلام اپنی نفسانی خواہشات کے خاطر عورت کو کس مقام پر پہنچا دیا ہے یہ صرف خواہشات کی غلامی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف بغاوت ہے نافرمانی اور اس کی سزا بہت بُری ہے بھائیوں اور دوستو! قرآن حکیم میں صاف صاف وضاحت کردی گئی ہے قرآن حکیم کی تلاوت کیجئے غور کیجئے اور اس پر عمل کیجئے اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے اور نجات ہے اور آخرت میں کامیابی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

طلاق کی اہمیت کیا ہے؟ غور کیجئے۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ص

فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ

لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ

يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا

يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا

افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

آیت ۲۲۹۔ طلاق (صرف) دوبار ہے (یعنی جب دو دفعہ طلاق (دے دی جائے تو پھر (عورتوں کو) یا تو بطریق شائستہ (نکاح میں) رہنے دینا ہے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا۔ اور یہ جائز نہیں کہ جو مہر تم ان کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ

Marfat.com

واپس لے لو۔ ہاں اگر زن وشوہر کو خوف ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو اگر عورت (خاوند کے ہاتھ سے) رہائی پانے کے بدلے میں کچھ دے ڈالے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں ان سے باہر نہ نکلنا اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے باہر نکل جائیں گے وہ گناہ گار ہوں گے ○۲۲۹

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾

آیت ۲۳۰۔ پھر اگر شوہر (دو طلاقوں کے بعد تیسری) طلاق عورت کو دے دے تو اس کے بعد جب تک عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے اس پہلے شوہر پر حلال نہ ہوگی۔ ہاں اگر دوسرا خاوند بھی طلاق دے دے اور عورت اور پہلا خاوند پھر ایک دوسرے کی طرف رجوع کرلیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ دونوں یقین کریں کہ اللہ تعالیٰ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں ان کو وہ ان لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے جو دانش رکھتے ہیں ○ ۲۳۰

ان دو آیتوں کو غور سے پڑھئے اور بار بار پڑھ کر اچھی طرح سمجھ لیں پہلی آیت رقم ۲۲۹ میں فرمایا جارہا ہے کہ اگر مرد نے اپنی بیوی کو جو اللہ تعالیٰ کے نام سے اپنی زوجیت میں لانے کے بعد زندگی کے کسی موڑ پر کسی وجہ سے ناراضگی پیدا ہوجائے اور مرد عورت کو دوبار طلاق طلاق کہہ دے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنی رحمت سے اتنی گنجائش رکھی ہے کہ مرد اپنی عورت کو اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے یا بھلائی

Marfat.com

کے ساتھ چھوڑ سکتا ہے لیکن یہ جائز نہیں کہ مرد مہر کی رقم ادا کرنے کے بعد واپس لے کیونکہ مرد نے اپنی کچھ زندگی بیوی کے ساتھ گزاری اس کو جائز نہیں کہ عورت کو دی ہوئی مہر کی رقم واپس لے ہاں اگر مرد اور عورت کو اس بات کا ڈر ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو بیوی مرد سے خلاصی پانے کے عوض کچھ رقم مرد کو دے سکتی ہے اس بات سے دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔ ہاں اگر مرد عورت کو معاف کردے یعنی اپنی دی ہوئی مہر معاف کردے تو یہ بھلائی کا کام ہے اللہ تعالیٰ اس عمل کا بہتر اجر عطا فرمائے گا۔ اب دوسری بہت اہم اور سخت بات کی وضاحت فرمائی جارہی ہے اس آیت پر غور کیجئے آیت ۲۳۰ میں فرمایا جارہا ہے اور حکم دیا جارہا ہے کہ جب مرد عورت کو تین بار طلاق دے دے طلاق طلاق طلاق تو پھر کسی صورت میں عورت مرد کے لئے حلال نہیں ہوسکتی سوائے اس بات کے کہ جب تک عورت دوسرے مرد سے نکاح نہ کرلے اور پھر دوسرا مرد اس کو اپنی زوجیت میں لے چکے اور پھر وہ شوہر اس عورت کو خوشی کے ساتھ رضامندی کے ساتھ طلاق دے دے اور پھر عورت عدت کے دن پورے کرلے پھر وہ پہلے شوہر کے ساتھ نکاح کرکے اس کی زوجیت میں داخل ہوسکتی ہے۔ اس بات پر اور اس حکمت پر غور کیجئے کہ مرد کے لئے اپنی بیوی کو طلاق دینا اور پھر اپنے کئے پچھتاوا آجائے تو کسی طرح وہ اپنی بیوی کو دوبارہ اپنی زوجیت میں لینے کا حق دار نہیں بن سکتا ہے. یہ کتنی بڑی سزا ہے مرد کے لئے. اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق دینا کوئی پسندیدہ کام نہیں۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ بناؤ اس سے ڈرو اس کے عذاب سے ڈرو اور اس کے احکام کی تعمیل میں کوئی حیل وحجت نہ کرو یاد رکھو جو لوگ اس کے احکام وہدایت کی نافرمانی کریں گے وہ سخت عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے اور جو اس کے حکم اور ہدایت کی تعمیل کریں گے بیشک وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے انعام کے حق دار ہوں گے۔

اے ایمان والو! قرآن پڑھو، سمجھو اور اس پر عمل کرو اسی میں ہم سب کی بھلائی اور نجات ہے۔

اب دوسری اہم بات کی وضاحت فرمائی جارہی ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ

النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا

Marfat.com

لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ
وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ
وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ ع

آیت ۲۳۱۔ اور جب تم عورتوں کو(دو دفعہ)طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہوجائے تو انہیں یا تو حسن سلوک سے نکاح میں رہنے دو یا بطریق شائستہ رخصت کردو۔ اور اس نیت سے ان کو نکاح میں نہ رہنے دینا چاہئے کہ انہیں تکلیف دو اور ان پر زیادتی کرو۔ اور جو ایسا کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو ہنسی(اور کھیل)نہ بناؤ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں بخشی ہیں اور تم پر جو کتاب اور دانائی کی باتیں نازل کی ہیں جن سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے ان کو یاد کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے ○ ۲۳۱

اے ایمان والو! ذرا ان احکام وہدایت پر غور کیجئے کہ عورت کی حفاظت اور اس کی عزت کو کس طرح مضبوط کیا گیا یہ حکم یہ ہدایت ان لوگوں کو بتایئے جو یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں عورت کو طلاق دینا بہت آسان ہے دنیا کی کوئی قوم ہے جس کے پاس ایسا قانون موجود ہے جو عورت کی عزت کی حفاظت اس طرح کرسکے جس طرح مسلمانوں کے دین میں ہے؟ ارے نادانوں تم نے تو عورت کی عزت مٹی میں ملادی آج دنیا میں عورت کا جو حال ہورہا ہے وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے آج دنیا میں عورت کو جس طرح ذلیل کیا جارہا ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا۔ آج کی تہذیب یافتہ قوموں کا حال یہ ہے کہ کلبوں میں سینماؤں میں ٹیلی ویژن پر اخباروں میں رسالوں میں غرض ہر جگہ عورت کو طرح طرح کی عریانی سے پیش کیا جارہا ہے اور ہوس کے پجاری جنسی جذبات کو ابھارنے کے لئے عجیب عجیب طریقوں سے عورت کو استعمال کررہے ہیں۔

Marfat.com

ان بے حیا اور بے شرم لوگوں سے کوئی نہیں کہتا کہ تم نے عورت کا یہ حال کیوں بنا رکھا ہے۔ الٹے مسلمانوں کے اس پاکیزہ قانون کے خلاف دن رات غلط پروپیگنڈے کئے جا رہے ہیں اور اکثر مسلمان بھی ان کی چالوں میں پھنس کر اپنی روش بدل رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو شیطان کے شر سے اور بے حیائی سے بچائے آمین۔

اے ایمان والو! قرآن کی تلاوت کریں اس کو سمجھیں غور کریں اور اس کی ہدایت اور حکم کی تعمیل کریں اسی میں ہم سب کی عزت ہے بھلائی ہے اور نجات ہے اور معاشرے کی اصلاح ہے۔

مزید: عورت کی بھلائی اور احترام کی ہدایت اور حکم نازل ہو رہا ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ

فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ

اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ

يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

آیت ۲۳۲۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو ان کو دوسرے شوہروں کے ساتھ جب وہ آپس میں جائز طور پر راضی ہو جائیں نکاح کرنے سے مت روکو۔ اس (حکم) سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہے۔ یہ تمہارے لئے نہایت خوب اور بہت پاکیزگی کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○ ۲۳۲

Marfat.com

غور کیجئے یہاں یہ حکم دیا جارہا ہے اور صاف صاف ہدایت کی جارہی ہے کہ جب عورتوں کو طلاق دے چکو تو ان کو اس بات کی اجازت ملنی چاہئے کہ وہ اپنی مرضی سے جائز طور پر دوسرے شوہروں کے ساتھ نکاح کرسکیں۔ اور ساتھ ساتھ یہ بات ان عورتوں کے وارث اور نگران لوگوں سے بھی کہی جارہی ہے کہ وہ طلاق شدہ عورتوں کو اچھی طرح جائز طور پر نکاح کرکے رخصت کریں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ حکم اور یہ ہدایت ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں دوسری بات اسلامی معاشرے کی اصلاح کا یہ ایک بہت ہی اہم نکتہ ہے اس عمل سے معاشرے میں خرابی پیدا نہیں ہوسکتی یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے اور مسلمانوں کے لئے نعمت ہے۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو تہذیب یافتہ کہتے ہیں ان سے سوال ہے کہ جو لوگ اس بات کو سمجھ نہ سکیں اور اس پر عمل نہ کرسکیں تو اس میں قصور کس کا ہے؟ آج اس دنیا میں عورتوں کے ساتھ جو کچھ کیا جارہا ہے وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ عورت کی عزت عورت کی حرمت جس انداز سے پامال ہورہی وہ کسی سے چھپی نہیں ہے۔ اس دور میں عورتوں کو چالاکی سے بے ہودہ طور پر استعمال کیا جارہا ہے اخباروں میں رسالوں میں سٹیماؤں میں ٹیلی ویژن پر جس طرح عورتوں کو پیش کیا جارہا ہے اس سے پہلے کبھی ایسا نہ تھا آج کی تہذیب یافتہ قومیں اپنے کاروبار کو پھیلانے میں جس طرح عورتوں کو استعمال کررہی ہیں اس پر قوم اور ہر مذہب کا آدمی دیکھ سکتا ہے عورتوں کی عزت کس طرح پامال ہورہی ہے کس طرح تہذیب یافتہ لوگ عورت کو تماشا بنا رہے ہیں اور ان کے ساتھ کیا کھیل کھیلا جارہا ہے اس پر بھی یہ لوگ اپنے آپ کو تعلیم یافتہ اور نئی تہذیب کے فیشن پرست لوگ کہلاتے ہیں اور اسی بے ہودہ اور شرمناک فیل کو اعلیٰ سوسائٹی کی شان سمجھتے ہیں۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ جو عمل غیر مسلم کررہے ہیں یعنی عورتوں کی بے حرمتی کے اس عمل کو آج کل کے تعلیم یافتہ مسلمان بھی برا نہیں سمجھ رہے ہیں۔

اے ایمان والو! غور کیجئے اور سوچئے کہ اسلام میں جو حفاظت اور عزت عورت کو دی جارہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم دیا جارہا ہے جو ہدایت کی جارہی ہے اس پر غور کیجئے اور اس پر عمل کیجئے غیر مسلموں کی چالوں سے بچئے ان کے غلط پروپیگنڈے کا جواب دیجئے اور قرآن کی تلاوت کیجئے اس کو خود سمجھیں اور دوسروں کو سمجھائیں اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے اور عزت ہے قرآن کی ہدایت پر عمل کرنے سے دنیا اور آخرت میں کامیابی اور نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کی ہدایت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

Marfat.com

اب ان لوگوں کے لئے ہدایت فرمائی جارہی ہے جن کی طلاق کے بعد اولاد ہوگی ان بیویوں اور شوہروں کے لئے اولاد کی پرورش کا حکم دیا جارہا ہے۔
غور کیجئے!

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ

حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ

وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ

بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۘ وَعَلَى الْوَارِثِ

مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا

وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ

تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ

مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۲۳۳

آیت ۲۳۳۔اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ (حکم) اس شخص کے لئے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے۔ اور دودھ پلانے

Marfat.com

والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق باپ کے ذمے ہوگا۔ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیجاتی (تو یاد رکھو کہ) نہ تو ماں کو اس کے بچے کے سبب نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو اس کی والاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے اور اسی طرح (نان نفقہ) بچے کے وارث کے ذمے ہے۔ اور اگر دونوں (یعنی ماں باپ) آپس کی رضا مندی اور صلاح سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ تم دودھ پلانے والیوں کو دستور کے مطابق ان کا حق جو تم نے دینا کیا تھا دے دو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے ○ ۲۳۳

غور کیجئے کتنی صاف صاف بات کی ہدایت فرمائی جارہی ہے ان لوگوں کے لئے جو طلاق دے چکنے کے بعد طلاق شدہ عورت کو بچہ ہونے والا ہے تو جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس کی پرورش کا کتنا عمدہ بندوبست کیا گیا نہ ماں کو بچے کے سبب تکلیف دی جائے نہ باپ کو بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے دونوں کے لئے انسانی حقوق اور معاشرے کی بھلائی کا بندوبست کیا گیا۔ اب اگر کوئی نادان اس پاک صاف عمل کو سمجھ نہ سکے تو اس میں قصور کس کا ہے؟ دین اسلام کا یا اس ناسمجھ انسان کا جو یہ کہتا ہے کہ اسلام میں عورت پر بڑی پابندی ہے آزادی نہیں ہے۔ اے ایمان والو! قرآن کی تلاوت کیجئے خود سمجھئے اور دوسروں کو سمجھائیں خود عمل کریں دوسروں کو عمل کرنے کی ہدایت کرتے رہیں۔ اسی میں ہم سب کی بھلائی اور عزت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور رسول اللہ کی عین اتباع ہے۔

اب ان عورتوں کے لئے حکم اور ہدایت فرمائی جارہی ہے جن عورتوں کے شوہر مرجاتے ہیں اور وہ بیوہ ہو جاتی ہیں ان کی اصلاح اور بھلائی کا حکم دیا جارہا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ

مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

Marfat.com

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِيٓ أَنفُسِهِنَّ
بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٣٤﴾

آیت ۲۳۴۔جو لوگ تم میں سے مرجائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں تو عورتیں چار مہینے دس دن تک اپنے آپ کو روکے رہیں۔ اور جب (یہ) عدت پوری کرچکیں تو اپنے حق میں پسندیدہ کام (یعنی نکاح) کرلیں۔۔ تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے ○ ۲۳۴

اس آیت کو غور سے پڑھئے اور اچھی طرح سمجھ لیں کہ جب کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہوجائے تو اس عورت کو چاہئے چار مہینے دس دن انتظار کرے اپنے آپ کو روکے یعنی اس مدت تک کسی سے نکاح نہ کرے۔ نکاح کیوں نہ کرے؟ اس لئے کہ اس مدت میں عورت کو معلوم ہوجائے کہ اس کے پیٹ میں مرنے والے شوہر کی اولاد ہے یا نہیں یعنی حمل کا پتہ چل جائے اگر حمل ہے تو پھر عورت کو چاہئے جب تک بچہ پیدا نہ ہوجائے اس وقت تک کسی غیر سے نکاح نہ کرے جب بچہ پیدا ہوجائے دن پورے ہوجائیں تو عورت کو اختیار ہے کہ وہ کسی سے نکاح کرلے۔

غور کیجئے کتنی پاک صاف بات کی وضاحت کی جارہی ہے اگر اس حکم کی پابندی نہ کی گئی تو معاشرے میں کتنی خرابیاں پیدا ہوسکتی ہیں طلاق شدہ عورت تین حیض تک انتظار کرلے اور بیوہ چار مہینے دس دن تک انتظار کرے تاکہ عورت کے حمل کا پتہ چل جائے اور جائز اولاد اور باپ کا حق ادا ہوجائے۔ اے ایمان والو! قرآن حکیم کی تلاوت کیجئے اس کو سمجھئے اور اس پر عمل کیجئے اس میں ہم سب کی بھلائی ہے نجات ہے۔

اب ان مردوں کے لئے حکم دیا جارہا ہے جو بیوہ سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں یا طلاق شدہ عورت سے نکاح کرنا چاہتے

وَلَا

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِۦ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ

Marfat.com

اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ
وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا
مَّعْرُوْفًا ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى
يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ
اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾

آیت ۲۳۵۔ اگر تم کنائے کی باتوں میں عورت کو نکاح کا پیغام بھیجو یا (نکاح کی خواہش کو) اپنے دلوں میں مخفی رکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ تم ان سے (نکاح کا) ذکر کرو گے۔ مگر (ایام عدت میں) اس کے سوا کہ دستور کے مطابق کوئی بات کہہ دو پوشیدہ طور پر ان سے قول و قرار نہ کرنا۔ اور جب تک عدت پوری نہ ہو لے نکاح کا پختہ ارادہ نہ کرنا۔ اور جان رکھو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہے تو اس سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا (اور) حلم والا ہے ○ ۲۳۵

اس آیت میں صاف صاف ہدایت کی جارہی ہے۔ اگر کوئی شخص بیوہ عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ بیوہ کے ایام عدت تک یہ بات اپنے دل میں رکھے یا کسی کے ذریعہ اس عورت کو یا اس کے کسی وارث کو پہنچائی جائے تو کچھ گناہ نہیں۔ لیکن ایام عدت میں نکاح نہ کرے اور نہ ہی اس عورت سے چھپ چھپ کر ملے اور نہ ایک دوسرے کو قول و قرار دے یہ باتیں جائز نہیں۔ یہ باتیں کیوں جائز نہیں؟

اس لئے کہ ان باتوں سے بے حیائی جنم لیتی ہے اور شرم و حیا جاتی رہتی ہے جس کے نتیجے میں سوسائٹی اور معاشرے میں بے حیائی اور خرابی پھیلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید جانتا ہے اُس کو ہر ایک انسان کے دل کی بات کی خبر ہے اس سے کسی کی بات چھپی نہیں رہتی۔ انسان انسان کو دھوکا دے سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو نہیں وہ سب کچھ جانتا ہے اس کو ہر بات کا علم ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی ہدایت پر

Marfat.com

عمل کرو جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے خلاف عمل کریں گے ان کو سخت سزا بھگتنے کے لئے تیار رہنا پڑے گا اور جو لوگ خطا اور قصور کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں سے توبہ کرلے اور پھر گناہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان اور حلیم ہے کریم ہے اور معاف فرمانے والا ہے۔ اب دوسری بات کی ہدایت فرمائی جارہی ہے جو عورت اور مرد کی عزت سہولت اور بھلائی کی بات ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ
أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۖ وَمَتِّعُوهُنَّ ۚ عَلَى
الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۚ
حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٣٦﴾

آیت ۲۳۶۔ اور اگر تم عورتوں کے پاس جانے یا ان کا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ ہاں دستور کے مطابق کچھ خرچ ضرور دو (یعنی) مقدور والا اپنے مقدور کے مطابق دے اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق۔ نیک لوگوں پر یہ ایک طرح کا حق ہے ○ ۲۳۶

اے ایمان والو! ان باتوں پر اس قانون پر غور کرتے چلے جایئے اور پھر دوسرے مذاہب کے قانون اور قاعدوں پر نظر ڈالئے کون عورت کی حفاظت کا مکمل انتظام کئے ہوئے اسلام کے قانوں میں یا غیر اسلامی سوسائٹی میں ؟

وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ
قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً
فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ
الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۖ وَأَنْ تَعْفُوا

Marfat.com

اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰے ط وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ط
اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾

آیت ۲۳۷۔اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دو لیکن مہر مقرر کر چکے ہو تو آدھا مہر دینا ہوگا۔ ہاں اگر عورتیں مہر بخش دیں یا مرد جن کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے (اپنا حق) چھوڑ دیں (اور پورا مہر دے دیں تو ان کو اختیار ہے) اور تم مرد لوگ ہی اپنا حق چھوڑ دو تو یہ پرہیزگاری کی بات ہے اور آپس میں بھلائی کرنے کو فراموش نہ کرنا۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے ○ ۲۳۷

غور کیجئے پہلی آیت میں ہدایت کی جارہی ہے اور عورت کے جائز حقوق کی حفاظت کا بندوبست کیا گیا اور عورت کی عزت کو محفوظ رکھا گیا اور دوسری آیت میں مردوں کو ہدایت کی جارہی ہے کہ وہ نیکی اور بھلائی کام کام کریں اور عورت کی عزت وعفت کو کسی طرح کا داغ نہ لگے۔

اب اگر یہ ہدایت یہ قانون کسی نادان اور نہ سمجھ کی عقل میں نہ آئے مسلمانوں کے عائلی قانون کو نہ سمجھ سکے تو اس میں کس کی عقل کا قصور ہے؟ جو لوگ مسلمانوں پر یہ جھوٹا الزام لگانے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے کہ مسلمان عورت کو صرف تین بار طلاق کہہ دینے کے بعد چھوڑ دیتے ہیں ارے نادانوں دنیا کا کوئی دوسرا قانون ہے جو عورت کی عزت عفت شرم وحیا کی اس طرح حفاظت کرے جس طرح اسلام میں مکمل طور پر عورت کی عزت کی حفاظت کی گئی!

اے ایمان والو! ان منکران دین اور دشمنانِ اسلام کے غلط پروپیگنڈے سے بچئے جو دن رات اپنی حرام کی کمائی کو اسلام کے خلاف بے دھڑک خرچ کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو دین اسلام کی تعلیم سے گمراہ کر رہے ہیں۔

اے ایمان والو! قرآن پڑھو اور سمجھو اور اس پر عمل کرو خود سمجھو دوسروں کو سمجھاؤ اسی میں بھلائی ہے نجات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ساری دنیا کے انسانوں کی بھلائی کے لئے قرآن نازل فرمایا اور اپنے نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ وہ تمام ہدایتیں نازل فرمائیں جو انسانیت کی بقا

Marfat.com

کے لئے ضروری ہیں۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ملی اور سیدھا راستہ دکھایا گیا ان کو شکر ادا کرنا چاہئے اور شکر ادا کرنے کا طریقہ نماز ہے اس کیلئے خاص ہدایت فرمائی جارہی ہے۔

حٰفِظُوْا عَلَى

الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾

آیت ۲۳۸۔(مسلمانو) سب نمازیں خصوصاً" بیچ کی نماز یعنی نماز عصر پورے التزام کے ساتھ ادا کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ کے آگے ادب سے کھڑے رہا کرو ○ ۲۳۸

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾

آیت ۲۳۹۔ اگر تم خوف کی حالت میں ہو یا پیادے ہو یا سوار (جس حال میں ہو نماز پڑھ لو) پھر جب امن واطمینان ہوجائے تو جس طریق سے اللہ تعالیٰ نے تم کو سکھایا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے اپنے رَبّ اللہ کو یاد کرو ○ ۲۳۹

ان دو آیات میں نماز کی ادائیگی کا حکم ہے۔ اور ہدایت فرمائی جارہی ہے غور کیجئے آیت رقم ۲۲۱ سے مسلسل عورت کے حقوق اور مرد کے فرائض کی ہدایت اور حکم جاری ہے اور یکایک یہاں دو آیتوں میں نماز کی ہدایت کا حکم صادر فرمایا جارہا ہے یہ اس لئے کہ کہیں لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ بس نکاح طلاق اور حقوق ہی سب کچھ ہے نہیں بلکہ نماز کسی حالت میں بھی چھوڑی نہیں جاسکتی دن ورات میں پانچ وقت کی نماز ادا کرنا اولین فرض ہے اور ان پانچ نمازوں میں بیچ کی نماز یعنی عصر کی نماز کے متعلق خاص ہدایت فرمائی جارہی ہے حتیٰ کہ اگر مسلمان سفر میں ہو کہیں سواری کہیں پیدل یا خوف وہراس کی حالت میں جہاد جنگ کی حالت میں ہو تب بھی نماز کو کسی حالت میں چھوڑنا نہیں چاہئے بلکہ ہمارے لئے حالت سفر میں نماز کو قصر کردی

Marfat.com

گئی یعنی ظہر و عصر کی فرض نماز کے چار رکعت کے بجائے دو رکعت فرض اسی طرح عشاء کی نماز چار رکعت کے بجائے دو رکعت ادا کرلی جائیں اور فجر و مغرب کی فرض نماز دو رکعت اور تین رکعت ادا کی جائے گی۔ غور کیجئے ان حالات میں نماز کی رکعت میں تخفیف کردی گئی لیکن کسی حالت میں بھی نماز کی ادائیگی کو معاف نہیں کیا گیا۔

اے ایمان والو ! اب اگر ہمارے لئے امن و اطمینان کی حالت میں نماز سے غفلت ہوجائے تو کیا جواب ہے ہمارے پاس؟ کیا حیلہ کرسکتے ہیں' ہم؟ یاد رکھئے مسلمانوں کے لئے ہرحال میں نماز کی ادائیگی اور مقررہ وقت پر ادائیگی فرض ہے کسی حالت میں نماز چھوڑی نہیں جاسکتی۔

اے ایمان والو! قرآن پڑھو سمجھو اور اس پر عمل کرو اور نماز کو قائم کرو اور اس کی عنایت کی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے عزت ہے اور نجات ہے۔ دعا کیجئے اے ہمارے رب ہم کو ہماری اولاد کو قرآن کی تلاوت اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہم سب کو نماز پابندی کے ساتھ ادا کرنے کی ہدایت عطا فرما اور ہماری خطاؤں کو معاف فرما بے شک تو بڑا معاف کرنے والا اور بڑا رحم فرمانے والا ہے۔

پھر وہی حقوق نسواں کا سلسلہ جاری ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ
وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ
اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا
فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾

آیت ۲۴۰۔ اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں۔ وہ اپنی عورتوں کے حق میں وصیت کرجائیں کہ ان کو ایک سال تک خرچ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں۔ ہاں اگر وہ خود گھر سے نکل جائیں اور

Marfat.com

اپنے حق میں پسندیدہ کام یعنی نکاح کرلیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور اللہ
تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے ○ ۲۴۰

یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جو مرتے وقت اپنی عورتوں کے متعلق وصیت کر جائیں اور پھر مرنے والے کے وارث کو چاہئے کہ وہ وصیت کے مطابق عمل کرے۔ اور بیوہ کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ چاہے تو اپنے عدت کے دن پورے کرنے کے بعد پسندیدہ و نیک کام یعنی نکاح کرلے غور کیجئے یہ معاشرے کے لئے اور شخصی زندگی کے لئے کتنی پاک صاف اور مفید بات ہے۔ اس عمل سے معاشرہ کبھی خراب نہیں ہو سکتا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے اور قرآنی ہدایت کتنی بڑی نعمت ہے دنیا والوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

مزید ہدایت کی جارہی ہے۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ط حَقًّا

عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾

آیت ۲۴۱۔ اور مطلقہ عورتوں کو بھی دستور کے مطابق نان ونفقہ دینا چاہئے
پرہیزگاروں پر (یہ بھی) حق ہے ○ ۲۴۱

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع

آیت ۲۴۲۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام تمہارے لئے بیان فرماتا ہے
تاکہ تم سمجھو ○ ۲۴۲

یہ احکام اور ہدایات ان لوگوں کے لئے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اس کے رسولوں پر فرشتوں پر اللہ تعالیٰ کی کتاب پر یعنی قرآن پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں یعنی مسلمانوں اور مومن مرد اور عورتوں کے حقوق کا پاک صاف قانون بنا دیا گیا تاکہ عورت اور مرد کی عزت اور وقار قائم رہے۔ دنیا کے کسی مذہب یا قوم میں ایسا قانون نہیں جو عورت کے تحفظ کا اس طرح خیال رکھا گیا! ارے نادانو قرآن پڑھو سمجھو اور اس پر عمل کرو پھر تم کو معلوم ہوگا دین اسلام کے قبول کرنے میں انسان کے لئے کتنے فائدے ہیں کوئی

Marfat.com

حساب نہیں کرسکتا۔ زندگی تو زندگی مرنے کے بعد بھی اس کا اجر وفائدہ ہی فائدہ ہے۔ لیکن آج یہ غیر مسلم یورپ اور ایشیا کے رہنے والوں نے عورت کا جو حال کررکھا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے عورت کو ایک کھلونا سمجھ لیا ہے ایک دل بھلانے والی چیز سمجھ رکھا ہے۔ جب چاہا اس کو نچالیا اور جب چاہا جس طرح اس سے دل بہلا لیا اور جب چاہا اس کو بازار میں فروخت کردیا اور جس نے چاہا اس کو خرید لیا اور جس طرح چاہا اس کو استعمال کرلیا۔ لیکن دین اسلام میں عورت کو جو مقام اور عزت حاصل ہے وہ دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ہے جو حفاظت عورت کی کی گئی وہ کسی سوسائٹی میں نہیں ہے۔ ارے نادانو قرآن پڑھو سمجھو اور عقل سے کام لو۔ کب تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ بغاوت کروگے اور ناشکری کرتے رہو گے؟ یہ اس کی مہربانی وکرم ونوازی ہے کہ ہماری خطاؤں کو معاف کئے جارہا ہے اور مہلت دیئے جارہا ہے کہ ہم راہ راست پر آجائیں۔

اے ایمان والو! قرآن پڑھیئے سمجھئے اور اپنی اولاد کو پڑھایئے سمجھایئے اور ان کی زندگی سنواریئے تاکہ وہ عزت و آبرو سے زندگی گزار سکے اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے عزت ہے اور مرنے کے بعد بھی اس کا صلہ بہتر اور خوب ہے اور نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو قرآن پڑھنے سمجھنے اور عمل کرنے کی ہدایت فرمائے آمین....!

یہاں تک عورت اور مرد کے حقوق کی ہدایت اور حکم نازل فرمایا گیا۔

اب یہاں سے موضوع بدل رہا ہے

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا

مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ص

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ق ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾

آیت ۲۴۳۔ بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو (شمار میں) ہزاروں ہی تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل بھاگے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ مرجاؤ۔ پھر ان کو زندہ بھی کردیا۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر مہربانی رکھتا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ○ ۲۴۳

یہاں ان لوگوں کی مثال دی جارہی ہے جو موت کے ڈر سے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگتے ہیں لیکن انسان اس بات کو بھول جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت کا حکم صادر ہوجاتا ہے تو دنیا کی کوئی جگہ اس کو موت سے نہیں بچا سکتی۔ اسی طرح ایک واقعہ گزرا تھا موسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک وقت ایک شہر میں وبا پھیل گئی تھی یعنی ایک قسم کی بیماری جس کی وجہ سے لوگ موت کے ڈر سے اس شہر کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور ایک جنگل میں جا اترے۔ اللہ تعالیٰ نے موت کے فرشتے کو حکم دیا کہ ان سب کو مار دو اور وہ سب مرگئے جو کہ کئی ہزار آدمی تھے۔ اور سات دن تک مرے رہے سات دن کے بعد حضرت حزقیلؑ پیغمبر وقت کی دعا سے انہیں پھر زندہ کردیا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد اور موت سے ڈر کر اپنے آپ کو چھپائے پھرے۔ اے ایمان والو! یہ زندگی اسی کی ہے جس

Marfat.com

نے ہمیں پیدا کیا اور جو کچھ مال ہم کو ملتا ہے اسی کی مہربانی اور کرم سے ملتا ہے تو جب اس کا حکم ملے اس کی راہ میں جان ومال کو قربان کیا جائے تو پھر بہانا انکار اور ڈر کیسا؟

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی زندگی اور مال کا شکر ادا کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ مزید فرمایا جارہا ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور محمد بن عبداللہ (ﷺ) پر ایمان رکھتے ہیں یعنی مسلمانوں کو حکم دیا جارہا ہے۔

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۴۴﴾

آیت ۲۴۴۔اور (مسلمانوں) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ (سب کچھ) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے ○ ۲۴۴

دراصل یہ زندگی اور مال جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اسی کے حکم اور مہربانی سے ہم زندہ ہیں اور اسی کے حکم سے ہم کو مرنا ہے اور اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے جب حکم دیا جاتا ہے کہ جس نے تم کو پیدا کیا اس کی راہ میں جہاد کرو یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے جان ومال کو قربان کرو اور اسی قربانی کو یعنی جہاد کو فرض کردیا گیا اور وقت پر اس کی تعمیل کرنا ہر مسلمان کا فرض قرار دیا گیا مال کے خرچ ہونے پر یا جان کے ڈر سے بہانے بازی سے کام لیا تو اس کا انجام بُرا ہے اور اللہ تعالیٰ تو دلوں کے بھید جانتا ہے۔

"مزید فرمایا جارہا ہے"

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَاللّٰهُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾

آیت ۲۴۵۔کوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کے بدلے اس کو کئی حصے زیادہ دے گا اور اللہ تعالیٰ ہی روزی کو تنگ کرتا اور (وہی اسے) کشادہ کرتا ہے۔ اور تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے ○ ۲۴۵

Marfat.com

کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کو اس ڈر سے رک جاتے ہیں کہ اس سے ان کو اور ان کے بال بچوں کو تنگی آجائے گی اور مال کی پریشانی ہوگی جو لوگ یہ سوچتے ہیں وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ مال وجان سب کچھ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ جو کوئی اس کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دے رہا ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کئی گناہ زیادہ عطا فرمائے گا۔

اے ایمان والو! ذرا غور کیجئے جو مال اور جان اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا بدلہ کتنا اچھا ہے وہ مال ضائع نہیں ہو رہا ہے بلکہ کئی گناہ زیادہ ہو رہا ہے دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد آخرت میں بھی اس کا صلہ ملے گا۔ لیکن لوگ دنیا کی تنگی سے ڈر کر اس عمل سے منہ پھیر لیتے ہیں حالانکہ ڈر تو صرف اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ہونا چاہئے کیوں کہ وہی روزی کو تنگ کرتا ہے اور وہی روزی کو کشادہ کرتا ہے اَسباب کا ڈر نہیں اللہ تعالیٰ کا ڈر ہونا چاہئے۔ اسی بات کو واضح کرنے کے لئے یہاں بنی اسرائیل کی مثال دی جارہی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ
اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ
عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا
نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا
وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا
اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۲۴۶

Marfat.com

آیت ۲۴۶۔ بھلا تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا جس نے موسیٰؑ کے بعد اپنے پیغمبر سے کہا کہ آپ ہمارے لئے بادشاہ مقرر کردیں تاکہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ پیغمبر نے کہا اگر تم کو جہاد کا حکم دیا جائے تو عجیب نہیں کہ لڑنے سے پہلو تہی کرو وہ کہنے لگے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں کیوں نہ لڑیں گے جب کہ ہم وطن سے(خارج)اور بال بچوں سے جدا کردیے گئے۔ لیکن جب ان کو جہاد کا حکم دیا گیا تو چند اشخاص کے سوا سب پھر گئے اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے خوب واقف ہے ○ ۲۴۶

یہ واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوا جبکہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو تنگی اور محتاجی سے نکال کر خوشحالی عنایت فرمائی۔ جب ان لوگوں کو خوشحالی اور ہر طرح کی نعمتیں حاصل ہوگئیں تو ان لوگوں کی نیت اور عمل میں خرابی شروع ہوگئی اور پھر کفر اور ناشکری پر اتر آئے جس کی وجہ سے ان کے اعمال بھی خراب ہوگئے اور پھر آپس میں ان ہی لوگوں میں ظلم وزیادتی شروع ہوگئی اور آپس میں پھوٹ پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے دوسرے شہر کا ایک بادشاہ جالوت جو کافر تھا ان پر حملہ کردیا اور ان سے ان کا ملک چھین لیا اور لوٹ مار کرکے ان لوگوں کو ملک سے باہر بھگا دیا اور بہت سے لوگوں کو اپنا غلام بنالیا پھر کچھ لوگ ڈر کر بھاگے اور بیت المقدس میں پناہ لی یہاں اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت شمویل موجود تھے ان کی ہدایت میں زندگی بسر کرنی شروع کی جب حالات ٹھیک ہوئے تب حضرت سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے ہم پر کوئی بادشاہ بااقبال مقرر کردیں تاکہ ہم اس کی بادشاہت میں جالوت بادشاہ کا مقابلہ کرسکیں کیونکہ ہم بغیر بادشاہ کے دشمن کا مقابلہ نہیں کرسکتے "غور کیجئے" ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں رہا بلکہ بادشاہ یا سردار پر بھروسہ کر بیٹھے جیسا کہ آج کل اکثر مسلم ملکوں میں سیاسی لیڈروں پر پورا پورا بھروسہ کرتے ہیں اور ان سے دھوکے بھی کھاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پر دل وجان سے بھروسہ نہیں رکھتے اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرتے تو پھر مسلمانوں کی زندگی میں امن وامان ، سکھ چین اور اولاد کی صحیح تعلیم اور تربیت کیسے نصیب ہوگی ؟ اسی طرح اس وقت بنی اسرائیل قوم کی حالت بھی اسی طرح ہوچکی تھی تو ان کو کیا حکم دیا جارہا ہے اور وہ قوم کس طرح راضی ہوئی۔ غور کیجئے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ
مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ

Marfat.com

اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ط

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً

فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ط وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ

يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾

آیت ۲۴۷۔اور پیغمبرؑ نے ان سے (یہ بھی) کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا ہے۔ وہ بولے کہ اسے ہم پر بادشاہی کا حق کیوں کر ہو سکتا ہے۔ بادشاہی کے مستحق تو ہم ہیں اور اس کے پاس تو بہت سی دولت بھی نہیں ہے پیغمبرؑ نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کو تم پر فضیلت دی ہے اور بادشاہی کے لئے منتخب فرمایا ہے اس نے اسے علم بھی بہت سا بخشا ہے اور تن و توش بھی (بڑا عطا کیا ہے) اور اللہ تعالیٰ (کو اختیار ہے) جسے چاہے بادشاہی بخشے وہ بڑا کشائش والا (اور) دانا ہے ○ ۲۴۷

غور کیجئے ان لوگوں کی حالت پر پہلے نبیؑ وقت سے درخواست کی کہ ہم پر کوئی بادشاہ مقرر کریں تاکہ دشمن سے جہاد کریں اور جب نبیؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے طالوت کو بادشاہی کے لئے مقرر فرمایا تو پھر ان لوگوں نے کٹ حجتی شروع کردی اور ہٹ دھرمی سے کام لیا یعنی ان لوگوں کے نزدیک بادشاہی یا سرداری دولت کی زیادتی پر منحصر تھی گویا جس کے پاس بہت دولت ہو وہی بادشاہ ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے لوگ اب بھی یہی کچھ کر رہے ہیں جس کے پاس مال و دولت اور اثر رسوخ زیادہ ہو وہی بادشاہ یا سردار یا لیڈر بن سکتا ہے خواہ وہ لوگوں کو تباہ و برباد کردے خواہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مانے یا نہ مانے اس کی کسی کو پرواہ نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو علم اور جسمانی طاقت خوب عطا فرمائی تھی یہ ہٹ دھرم لوگ یعنی بنی اسرائیل کے لوگ لوگ طالوت کی بادشاہت کی نشانی دیکھنا چاہتے تھے۔ نبیؑ کے کہنے پر اعتبار نہیں کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو بھی نہیں مانا بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا عزت دیتا ہے وہ بڑا کشائش والا دانا اور حکمت والا ہے۔ مزید فرمایا جا رہا ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ

Marfat.com

إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ
سَكِينَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ
وَآلُ هَٰرُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً
لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٤٨﴾

آیت ۲۴۸۔اور پیغمبر نے ان سے کہا کہ ان کی بادشاہت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک صندوق آئے گا جس کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تسلی (بخشنے والی چیز) ہوگی اور کچھ اور چیزیں بھی ہوں گی جو موسیٰؑ اور ہارونؑ چھوڑ گئے تھے۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے بڑی نشانی ہے ○ ۲۴۸

غور کیجئے اس قوم کی حالت پر! کہ وہ جب تک کوئی نشانی یا معجزہ نہیں دیکھ لیں کسی پیغمبر کی بات پر بھروسہ نہیں کرتے۔ جب بنی اسرائیل نے حضرت شمویل سے کہا کہ ہمیں کوئی اور دلیل دکھاؤ طالوت کی بادشاہت کی تاکہ ہمارے دلوں کو تسلی ہو جائے اس پر حضرت شمویل نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ نے طالوت کی بادشاہت کی نشانی اس شکل میں ظاہر فرمائی کہ بنی اسرائیل میں ایک صندوق چلا آتا تھا جس میں کچھ تبرکات تھے جو کہ حضرت موسیٰؑ و حضرت ہارونؑ کی کچھ چیزیں تھیں۔ جب کبھی لڑائی کا موقع ہوا کرتا بنی اسرائیل اس صندوق کو اپنے سردار کے سامنے آگے آگے رکھتے اور دشمن پر حملہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرماتا اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہا لیکن جب ان کی حالت بہتر ہو گئی اور ان کو سکھ اور چین نصیب ہوا تو پھر ان کی نیت خراب ہو گئی اور یہ بدنیت لوگ اللہ تعالیٰ کی ناشکری پر اتر آئے تو ان کی بدنیتی کی وجہ سے ان سے وہ صندوق چھین لیا گیا اور ان کے دشمنوں کے پاس چلا گیا۔ جس کا ان کو افسوس ہوا اور ندامت بھی لیکن مجبور تھے۔

جب حضرت شمویل نے دعا فرمائی تو وہ صندوق قدرت اللہ سے طالوت کے گھر کے سامنے آ موجود ہوا۔ وہ اس طرح ہوا کہ یہ صندوق جن لوگوں کے پاس تھا وہاں ایک وبا پھیل گئی اور لوگ مرنے لگے وہ

Marfat.com

لوگ یہ سمجھے یہ وبا اس صندوق کی وجہ سے ہے اس لئے انہوں نے اس صندوق کو ایک گاڑی پر رکھ کر اس کے آگے بیل لگا کر جنگل میں چھوڑ دیا وہ بیل گاڑی طالوت کے گھر کے سامنے آکر رک گئی جب صبح ہوئی تو لوگوں نے وہ صندوق طالوت کے گھر کے سامنے دیکھا تو ان سب کو تعجب ہوا اور پھر اس بات پر راضی ہوگئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے طالوت کو ہمارے لئے بادشاہ مقرر فرما دیا تب وہ لوگ طالوت کو اپنا بادشاہ اور سردار مان گئے اور اس کے حکم کے طابع رہے۔ دراصل بنی اسرائیل شروع سے ضدی اور ہٹ دھرم لوگ رہے ہیں اور وہ کسی بات پر ایمان نہیں لاتے بلکہ جب بھی ان کو خوش حالی نصیب ہوئی یہ کفر اور ناشکری پر اتر آئے اور پھر بد بختی ان پر سوار ہو جاتی۔ آج بھی یہ لوگ یہی کچھ کئے جا رہے ہیں خود تو دین سے گمراہ ہوگئے دوسروں کو بھی گمراہی کے غار میں دھکیل رہے ہیں دن رات نئی نئی ایجادات کئے جا رہے ہیں سائنس اور ترقی کے لباس میں انسانیت کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ دین کی کسی بات پر ایمان نہیں لاتے بے دینی پر تلے ہوئے ہیں اور دن رات بے حیائی بے شرمی اور بے دینی کا پروپیگنڈہ کئے جا رہے ہیں۔ بہرحال مسلمانوں کو ان کی چالاکیوں سے ہوشیار رہنا چاہئے اور قرآن حکیم کی ہدایت اور مثالوں سے سبق حاصل کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرنی چاہئے اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے نجات ہے۔ مزید فرمایا جا رہا ہے۔

فَلَمَّا فَصَلَ

طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ
بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ
لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً
بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ
هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ

Marfat.com

بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ
مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً
كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾

آیت ۲۴۹۔ غرض جب طالوت فوجیں لے کر روانہ ہوا تو اس نے (ان سے) کہا کہ اللہ تعالیٰ ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے۔ جو شخص اس میں سے پانی پی لے گا (اس کی نسبت تصور کیا جائے گا کہ) وہ میرا نہیں۔ اور جو نہ پیئے گا وہ (سمجھا جائے گا کہ) میرا ہے۔ ہاں اگر کوئی ہاتھ سے چلو بھر پانی لے لے (تو خیر۔ جب وہ لوگ نہر پر پہنچے) تو چند شخصوں کے سوا سب نے پانی پی لیا۔ پھر جب طالوت اور مومن لوگ جو اس کے ساتھ تھے نہر کے پار ہو گئے۔ تو کہنے لگے آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں۔ جو لوگ یقین رکھتے تھے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے روبرو حاضر ہونا ہے وہ کہنے لگے کہ بسا اوقات تھوڑی سی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بڑی جماعت پر فتح حاصل کی ہے اور اللہ تعالیٰ استقلال رکھنے والوں کے ساتھ ہے ○ ۲۴۹

"غور طلب بات یہ ہے"

طالوت جو کہ ان لوگوں کا یعنی بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر ہو گیا تھا وہ چاہتا تھا کہ یہ لوگ دشمن سے جہاد کے لئے اس لئے تیار ہوئے کہ لڑائی کے بعد مال غنیمت ہاتھ آئے۔ اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کیا جائے اسی بناء پر طالوت بادشاہ نے ان کو آزمانے کے لئے کہ حقیقت میں کون ہے جو جہاد کے لئے تیار ہے اور اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرے اسی بناء پر ایک جگہ آن کر رک گئے جہاں نہر تھی اور ان سے کہا کہ میں جانتا ہوں بے شک تم کو شدت کی پیاس لگی ہوئی ہے اور تمہیں پانی کی شدید حاجت ہے لیکن اس نہر سے پانی کی لئے ٹوٹ نہ پڑنا۔ ہاں اگر ایک چلو پانی لے لیا جائے تو کوئی بات نہیں۔ جو کوئی میری اس بات پر قائم رہے وہ میرے ساتھ ہے اور جو اس بات سے انکار کرے وہ میرے ساتھ نہیں رہے گا۔ اس ہدایت کے بعد بھی یہ لوگ پانی کے نہر پر ٹوٹ پڑے اور خوب سیر ہو کر پانی پی لیا اور

Marfat.com

آگے کے لئے بھی اپنے ساتھ رکھ لیا سوائے چند لوگوں کے جن کی تعداد صرف ۳۱۳ تھی باقی سب نے حکم کو نہیں مانا۔ اس لئے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر یقین ہی نہیں تھا یہ لوگ اپنی ہوشیاری اور چالاکی پر بھروسہ کرتے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب سب نے نہر پار کیا تو چند لوگوں کے سوا سب لوگ ہمت ہار بیٹھے اور آگے جانے سے انکار کردیا ان میں ہمت ہی نہیں رہی کہ جالوت دشمن کا مقابلہ کرسکیں لیکن ان میں سے جن لوگوں نے طالوت کی بات پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھا وہی لوگ ثابت قدم رہے اور دشمن سے لڑنے کے لئے تیار ہوگئے اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے جاتے تھے کہ اے ہمارے رب ہم کو اس لڑائی میں یعنی جہاد میں کامیابی عطا فرما صبر اور ہمت عطا فرما بے شک تو صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو فتح عطا فرمائی جو کہ تعداد میں بہت کم تھے جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں ان ہی کو کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

جیسا کہ ان لوگوں نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔ ملاحظہ کیجئے۔

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۵۰

آیت ۲۵۰۔ اور جب وہ لوگ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابل میں آئے تو (اللہ تعالیٰ سے) دعا کی کہ اے ہمارے رب ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمیں (لڑائی میں) ثابت قدم رکھ اور (لشکر) کفار پر فتح یاب کر ○ ۲۵۰

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ قف

وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ

الْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ

Marfat.com

النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ
لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾

آیت ۲۵۱۔ تو طالوت کی فوج نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو ہزیمت دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کرڈالا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بادشاہی اور دانائی بخش دی اور جو کچھ چاہا سکھایا۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے (پر چڑھائی اور حملہ کرنے) سے ہٹاتا نہ رہتا تو ملک تباہ ہوجاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اہل عالم پر بڑا مہربان ہے ○ ۲۵۱

غور و فکر کیجئے کہ مومنوں کے لئے جہاد کیوں فرض کیا گیا اور اس کا کیا فائدہ ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ اس طرح جہاد کا حکم نہیں فرماتا تو لوگ آپس میں لڑ کر تباہ و برباد ہوجاتے یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور کرم ہے کہ وہ ظالم لوگوں کے لئے جو ناانصافی اور ظلم کرتے ہیں اس کو روکنے کے لئے ایمان والوں کو جہاد کا حکم صادر فرمایا تاکہ دنیا میں ناانصافی کو دور کیا جائے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد سے پیچھے نہیں ہٹتے کوئی بہانا نہیں بناتے کوئی عذر نہیں کرتے۔ ان ہی لوگوں کے لئے دنیا میں کامیابی اور عزت ہے اور آخرت میں اس کا اجر جنّت میں دیا جائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اس امر میں کوئی حیل و حجت نہیں کوئی بہانہ نہیں۔

اسی لشکر میں حضرت داؤدؑ بھی تھے آپ نے اس جہاد میں دل و جان سے دشمن کا مقابلہ کیا اور دشمن کے بادشاہ جالوت کو قتل کر ڈالا اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو بادشاہت عطا فرمائی اور بہت سی حکمت کی باتیں بھی سکھائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ جس کو چاہتا ہے بادشاہ بنا دے اور جس کو چاہے ذلیل و خوار کردے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور بھروسہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو کبھی رسوا نہیں کرتا بلکہ عزت اور تکریم عطا فرماتا ہے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مذہب میں لڑائی یعنی جہاد بری بات ہے وہ لوگ نادان اور مکار ہیں وہ دنیا میں ظلم اور چالاکی سے کمزوروں پر حکومت کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام سے لوگوں کو بھٹکانا چاہتے ہیں آج دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے۔ یہودی عیسائی اور تمام غیر مسلم جس

Marfat.com

طرح کے پروپیگنڈے اسلام کے خلاف کررہے ہیں اور جو پھوٹ اور نفرت مسلمانوں میں پھیلائے جارہے ہیں یہ بات کون نہیں جانتا کہ یہ لوگ اپنی چالاکی اور مکاری سے مسلمانوں کو غلام بنائے جارہے ہیں اور مختلف ترکیبوں سے ان پر حکومت کئے جارہے ہیں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبیوں کی یہ شان نہیں کہ جہاد اور لڑائی کریں ان کے لئے قرآن میں اللہ تعالیٰ کا جواب کھلے الفاظ میں بیان کردیا گیا کہ جہاد فی سبیل اللہ تمام نبیوںؑ کے لئے اور مومنوں کے لئے فرض کردیا گیا ہے۔ یہاں تک جہاد فی سبیل اللہ کا حکم اور بیان فرمایا گیا اب نبیوں اور پیغمبروں کی فضیلت کا بیان فرمایا جارہا ہے۔

تِلْكَ اٰيٰتُ

اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

آیت ۲۵۲۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں (اے محمدؐ) تم بلاشبہ پیغمبروں میں سے ہو ○ ۲۵۲

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ

مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ

الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ

بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ

اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ

شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ ع

Marfat.com

آیت ۲۵۳۔یہ پیغمبر(جو ہم وقتاً" فوقتاً" بھیجتے رہے ہیں) ان میں سے ہم نے
بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ بعض ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے
گفتگو فرمائی اور بعض کے(دوسرے امور میں) مرتبے بلند کئے اور عیسیٰ بن
مریم کو ہم نے کھلی ہوئی نشانیاں عطا کیں اور روح القدوس سے ان کو مدد
دی اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان۔ سے پچھلے لوگ اپنے پاس کھلی نشانیاں آنے
کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے اختلاف کیا تو ان میں سے بعض تو
ایمان لے آئے اور بعض کافر ہی رہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ لوگ باہم
جنگ و قتال نہ کرتے لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○۲۵۳

بے شک جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوتا ہے کیونکہ وہ خالق ہے اور خالق ہی جانتا ہے کہ اپنی مخلوق کی بھلائی کس بات میں ہے اور برائی کس بات میں ہے اور پھر عمل کی آزادی اپنے بندوں کو دی گئی اور بندوں کی ہدایت کے لئے نبیوں اور پیغمبروں کو مبعوث فرماتے رہے تاکہ لوگ سیدھا راستہ اختیار کریں اور بُرے راستے سے بچیں۔ اور ان ہی پیغمبروں میں بعض کو بعض پر فوقیت اور فضیلت اور بعض کے دوسرے امور میں مرتبے بلند کئے اور بعض سے گفتگو فرمائی اور معجزہ عطا فرمایا یعنی ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست کا درجہ عطا فرمایا اور موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو فرمائی اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آپؑ کو بن باپ کے پیدا کیا گیا اور مسیح علیہ السلام کا درجہ عطا فرمایا گیا اور آخر میں حضرت محمد صلیٰ اللہ علیہ وسلم کو آخری رسول اور خاتم الانبیاء کا درجہ عطا فرمایا گیا

اور آپ ہی ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرما کر تمام انبیاء علیہم السلام اور ان پر نازل کی گئی کتابوں اور صحیفوں کی تصدیق فرمائی گئی اور یہ بھی حکم دیا گیا کہ اب دنیا میں قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا اور اب دنیا کے تمام انسانوں کے لئے مکمل ہدایات اور احکام قرآن کے ذریعے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما کر دین اسلام کو قبول فرما دیا گیا ۔ اب جو کوئی کسی قوم یا کسی مذہب کا انسان ہو اللہ کی وحدانیت قرآن اور محمد رسول اللہ پر ایمان لائے گا اور اس پر عمل کرے گا بس وہی قبول کیا جائے گا ۔ دوسری اہم بات : دنیا کے تمام مسلمانوں پر یہ حکم عائد ہوتا ہے کہ جن لوگوں تک دین اسلام کا علم نہیں پہنچا ان تک پیغام الٰہی اور سنتِ رسول پہنچانا لازم کر دیا گیا ، نبی صلیٰ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ایمان والو ! اگر تم کو قرآن کی ایک آیت بھی یاد ہو جائے تو اس کو دوسرے تک پہنچا دو خود بھی اس پر عمل کرو اور دوسروں کو عمل کی دعوت دو یعنی مثلاً لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ

Marfat.com

وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق و مغرب (کو قبلہ سمجھکر اُن) کی طرف مُنہ کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ خدا پر اور فرشتوں پر اور (خدا کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں۔ اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مُسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے) میں (خرچ کریں) اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کرلیں تو اُس کو پُورا کریں اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکۂ) کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (خدا سے) ڈرنے والے ہیں ۝

تو بھائیو اور دوستو! قرآن پڑھو سمجھو اور اس پر عمل کرو اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے نجات ہے اور کامیابی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے آمین ثم آمین یہاں تک جہاد فی سبیل اللہ اور نبیوں کے درجے اور فضیلت کا بیان اور ہدایت فرمائی گئی اب ان باتوں کی وضاحت کی جارہی ہے جن پر عمل کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی بندگی کو بھول کر کفر اور غرور میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ

قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ

وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۵۴

آیت ۲۵۴۔ اے ایمان والو جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے پہلے خرچ کرلو جس میں نہ (اعمال کا) سودا ہو اور نہ دوستی اور سفارش ہو سکے اور کفر کرنے والے لوگ ظالم ہیں ○ ۲۵۴

اس آیت میں ان لوگوں کو حکم دیا جارہا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں یعنی مسلمانوں سے فرمایا جارہا ہے اور آگاہ کیا جارہا ہے کہ جو کچھ مال و دولت تم کو ملے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت ہے اور جب یہ حکم ملے کہ اس نعمت کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو تو اس میں بخل نہ کرو اور مرنے سے پہلے اس کو جائز خرچ کرو کیوں؟ اس لئے کہ قیامت کے دن تم کو اس کا حساب دینا ہو گا کہ اس مال کو کہاں اور کیسے خرچ کیا اس حساب کتاب میں نہ کوئی عذر چلے گا نہ کوئی سفارش کام آئے گی اور نہ کسی قسم کا سودا ہو گا صرف تمہارے ہمارے اعمال کام آئیں گے جو دنیا کی زندگی میں کئے گئے۔ غور کیجئے کتنی وضاحت کردی گئی مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے والوں کے لئے اور جو لوگ ان احکام کی طرف سے غافل ہو گئے اور جنہوں نے اس کی پرواہ نہ کی وہ لوگ کافر اور ظلم کرنے والوں میں شمار کئے جائیں گے۔ یہ آیت ان لوگوں کے لئے نازل فرمائی گئی جو زبان سے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور ایمان کا دعویٰ

Marfat.com

کرتے ہیں لیکن احکام الٰہی پر عمل نہیں کرتے یہ کیسا ایمان ہے یہ کیسے مسلمان ہیں؟
اے ایمان والو! وہ مال ہمارے کس کام کا جس کی وجہ سے ہم کفر میں مبتلا ہو جائیں جس کی وجہ سے ہم ظالم لوگوں میں شمار کئے جائیں اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے جو کچھ اس دنیا میں ہم کو نعمت عطا فرما رہا ہے اس کو تیرے نبیؐ کے بتائے ہوئے راستے پر خرچ کریں غیر مسلم کے نقش قدم پر چل کر دنیا میں اپنی اور اپنے بچوں کی زندگی کو تباہ نہ کریں تو بھائیو اور دوستو! قرآن پڑھو سمجھو اور اس پر عمل کرو اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے اور اس میں ہم سب کی نجات ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اے اللہ ہم کو مال کی محبت سے بچا اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت عطا فرما اور قرآن کی ہدایت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما آمین۔ یہاں تک ان نعمتوں کا ذکر کیا گیا جو دنیا میں انسان کو میسر ہیں اور دن رات ہر انسان کو حاصل ہو رہی ہیں لیکن وہ کون ہے جو ان کو پیدا کر رہا ہے اور ہر جاندار کو زندہ رکھے ہوئے ہے اور ان کی زندگی کا بندوبست کئے ہوئے ہے اور وہ کون سی ہستی ہے جو ان سب کو موت بھی دیتی ہے اور پھر ان کو دوبارہ زندہ کرے؟ اور حساب کتاب لے۔ پھر وہ ذات پاک کون ہے اور اس کی عظمت اور شان کیا ہے جس کی عبادت کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے ساری کائنات کو پیدا کرنے والا خالق ہی خود اپنی شان و عظمت کا علم عطا فرما سکتا ہے ملاحظہ فرمائیے اور غور و فکر کیجئے کہ انسان کو کس ذات کی عبادت کا حکم دیا جا رہا ہے وہ کونسی ہستی ہے جس کے آگے سجدہ کیا جائے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ
لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا
الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ
عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

Marfat.com

آیت ۲۵۵۔ اللہ تعالیٰ (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے
لائق نہیں۔ وہ زندہ ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ
نیند اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے کون ہے
کہ اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے جو کچھ لوگوں کے
روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے اور
وہ اِس معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے ہاں جس قدر
وہ چاہتا ہے (اسی قدر معلوم کرا دیتا ہے) اس کی بادشاہی (اور علم) آسمان اور
زمین سب پر حاوی ہے اور اسے انکی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں۔ وہ بڑا
عالی رتبہ (اور) جلیل القدر ہے ○ ۲۵۵

یہ عظمت و شان اس مالک اور بادشاہ کی ہے جس نے سارے جہاں کو پیدا کیا۔ پیدا ہونے والوں کے زندہ رہنے کا بندوبست فرما دیا۔ آسمانوں اور زمین کی ساری مخلوق اسی ایک رب کی نعمتوں کی محتاج ہے وہ جس کو چاہتا ہے اس کو علم عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عزت عطا فرما دیتا ہے جو لوگ ارادہ کوشش اور عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی دیتا ہے آج دنیا میں انسان جدید تحقیقات کی کوشش کر رہا ہے وہ سب کچھ اسی کی مہربانی اور بخشش کا نتیجہ ہے کہ وہ انسان کو جتنا علم دینا چاہتا ہے بس اسی حد تک وہ علم حاصل کر سکتا ہے اس کے آگے انسان بے بس ہے مثال کے طور پر آج ہم نے یہ دیکھ لیا کہ انسان نے ارادہ کیا کوشش اور عمل کرتا رہا رب العالمین نے اس کو چاند تک پہنچا دیا۔ یہ اس کی نعمت کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے اسی طرح کائنات کی ہر چیز پر اس کی حکومت ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنی حکمت سے اس کو علم عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے طاقت اور عزت عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کی حکمت میں کسی کا دخل نہیں اور نہ کوئی اس کے سامنے اس کی مرضی کے بغیر کسی کی سفارش کر سکتا ہے ہاں وہ جس کو اجازت دے وہ اس کے سامنے سفارش کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے وہ بہت بڑا اور عالی رتبے والا ہے وہ بڑی شان و عظمت والا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند' وہ ہر شے کو ہر وقت دیکھ رہا ہے پیدا کر رہا ہے اور پرورش کر رہا ہے اور جب وہ جس کو چاہے گا موت بھی دے گا پھر اپنے حکم سے دوبارہ زندہ کر کے دنیا کی زندگی کا حساب بھی لے گا یہ سب کچھ اس کے لئے آسان ہے کیونکہ وہ خالق ہے مالک ہے اور رب العالمین ہے اور بندہ اپنے رَبْ کا محتاج ہے۔ رَبْ رَبْ ہے بندہ بندہ ہے حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے خالق کی عظمت و شان کو نہیں جانتا اسی بناء پر اللہ تعالیٰ اس آیت یعنی آیت الکرسی کے ذریعہ اپنی عظمت اور بڑائی کا علم بندوں کو عطا فرما رہا ہے۔

Marfat.com

حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا آیتہ الکرسی سید الآیات یعنی تمام آیات کی سردارِ اعظم ہے۔ اس آیت کی تلاوت کرنا اس کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا باعث برکت ہے اور ہر بلا اور مصیبت سے نجات ہے اس آیت کو بار بار تلاوت کرنے سے شیطان اور شیطانی خیالات دور بھاگ جاتے ہیں۔ شیطان اس آیت کو پڑھنے والوں کے پاس نہیں آتا اور بندہ شیطانی خیالات سے محفوظ رہتا ہے اس آیت کو حفظ کیجئے اور ہر نماز کے بعد ایک بار تلاوت ضرور کیجئے۔ باعث رحمت اور باعث برکت ہے۔ حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبیؐ اور قرآن کے ذریعے تمام دنیا والوں کے لئے علم عطا فرما دیا اور دین اسلام کی وضاحت فرما دی اب یہ بندے کی بندگی پر منحصر ہے وہ کس حد تک اس کو قبول کرتا ہے اور اس ہدایت پر عمل کرتا ہے۔ فرمایا جارہا ہے۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ
مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ
فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾

آیت ۲۵۶۔ دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے۔ ہدایت (صاف طور پر ظاہر اور) گمراہی سے الگ ہو چکی ہے تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے ایسی مضبوط رسی پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ تعالیٰ (سب کچھ) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے ○ ۲۵۶

اس آیت میں وضاحت کی جارہی ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ حق اور باطل کو ظاہر کردیا گیا تو اب کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ صاف صاف یہ بات کہی جارہی ہے کہ جو لوگ غیر اللہ اور بتوں سے اعتقاد نہیں رکھتے اور نہ ان کو اپنا مددگار سمجھتے بلکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اسی کی بندگی اور عبادت میں رہے بس وہی لوگ کامیاب ہوئے۔ دین اسلام میں کوئی زبردستی نہیں لیکن یہ بات ضروری ہے کہ جب تم ایک عہد کرتے ہو تو اس کو پورا کرنا لازمی ہو گیا۔ وہ کیا عہد ہے؟

Marfat.com

جب ہم نے عہد کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا تو اب ہم پر اللہ تعالیٰ کے قانون اور ہدایت پر عمل کرنا فرض ہو گیا پھر جو کچھ تم چھپاؤ گے اور جو کچھ تم ظاہر کرو گے اس کو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور سب کچھ سن رہا ہے اس سے کوئی بات چھپ نہیں سکتی واللہ سمیعٌ علیم ۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ
اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ ع

آیت ۲۵۷۔ جو لوگ ایمان لے آئے ہیں ان کا دوست اللہ تعالیٰ ہے کہ ان کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے دوست شیطان ہیں کہ ان کو روشنی سے نکال کر اندھیرے میں لے جاتے ہیں یہی لوگ اہل دوزخ ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ ۲۵۷

اس آیت میں صاف صاف فرمایا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا دوست ہے جو اس پر ایمان لے آتے ہیں غور کیجئے اللہ تعالیٰ جس کا دوست ہو جائے ان لوگوں کا کیا کہنا یعنی جو ایمان لے آئے وہ کفر کے اندھیرے سے نکل کر ایمان کی روشنی میں آگئے اور ان کو وہ سب کچھ حاصل ہو گیا جس پر عمل کرنے سے سیدھی راہ مل گئی اور وہ منزل تک پہنچ کر اپنے مالک اپنے آقا کے انعام کے حقدار بن گئے اب ان کو نہ کسی قسم کا خوف ہو گا اور نہ ڈر وہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ سکھ آرام سے رہیں گے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے کفر کریں گے یعنی اس کی ہدایت اور حکم سے انکار تو ان کا شیطان دوست بن جائے گا اور شیطان جن کا دوست بن گیا تو وہ حق کی باتوں سے ہٹا کر کفر اور ظلم کے اندھیرے میں لے جائے گا اور اندھیرے میں ان لوگوں کو اچھی اور بری چیز کی تمیز باقی نہیں رہے گی پھر وہ کفر کے اندھیرے میں بھٹکتے رہیں گے ہر وقت ان کو ڈر اور خوف رہے گا جس راستے پر وہ ہوں گے ان کو خود نہیں

Marfat.com

معلوم ہو گا کہ وہ کہاں جا کر ختم ہو گا اور اس کا انجام کیا ہو گا۔ دنیا کی زندگی میں رسوائی ذلت اور مرنے کے بعد آخرت میں ان کا ٹھکانا دوزخ میں ہو گا کیوں کہ یہ لوگ ایمان کی روشنی کو چھوڑ کر کفر کے اندھیرے میں چلے گئے۔

دعا کیجئے! اے ہمارے رب ہم کو کفر کے اندھیرے سے بچا اور ایمان کی روشنی عطا فرما تاکہ ہم حق کو حق اور ناحق کو ناحق سمجھنے کے قابل ہو جائیں شیطان کی دشمنی سے بچا اور اپنی دوستی میں شامل فرمالے آمین ثم آمین۔

اب حق اور ناحق کی مثال دی جارہی ہے اور ہدایت کے بارے میں فرمایا جارہا ہے کہ ہدایت کن لوگوں کو ملتی ہے اور بھٹکے ہوئے کون لوگ ہیں؟

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ
رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ
الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ ؕ
قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ
فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَ
اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۚ﴿۲۵۸﴾

آیت ۲۵۸۔ بھلا تم نے اُس شخص کو نہیں دیکھا جو اس (غرور کے) سبب سے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو سلطنت بخشی تھی ابراہیمؑ سے پروردگار کے بارے میں جھگڑنے لگا جب ابراہیمؑ نے کہا میرا رب تو وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ بولا کہ جلا اور مار تو میں بھی سکتا ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے آپ اسے مغرب سے نکال دیجئے (یہ سن کر) کافر حیران رہ گیا اور اللہ تعالیٰ بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ○ ۲۵۸

Marfat.com

اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو دولت عزت اور حکومت عطا فرماتا ہے تو وہ لوگ سب کچھ ملنے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنے کے بجائے ناشکری کرتے ہیں اور دولت عزت اور حکومت پر بھروسہ کرکے غرور اور تکبر کرنے لگ جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دنیا میں رسوا اور ذلیل کردیتا ہے اور آخرت میں ان کا ٹھکانا دوزخ میں ہے۔ اسی بات کی وضاحت کی جارہی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے حضرت ابراہیمؑ علیہ السّلام کا واقعہ بیان فرماتا ہے تاکہ لوگ سمجھ سکیں اس سے ہدایت حاصل کریں۔ شہر بابل کا بادشاہ نمرود جو دولت اور حکومت کے نشہ میں اپنے تئیں معبود بن بیٹھا اور لوگوں کو اپنے آگے سجدہ کرواتا۔ حضرت ابراہیمؑ علیہ السّلام سے بھی کہا گیا کہ نمرود کو سجدہ کرے لیکن ابراہیمؑ علیہ السلام نے سجدہ کرنے سے صاف نکار کر دیا نمرود کو اس بات پر بہت غصہ آیا اور سجدہ نہ کرنے کی وجہ پوچھی۔ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے فرمایا سجدہ تو میں اپنے رب کو کرتا ہوں جو سارے جہاں کو پیدا کرنے والا ہے اور زندگی عطا فرماتا ہے اور اسی کے حکم سے موت یعنی مارتا بھی ہے زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ نمرود کافر اس بات کو تو سمجھ نہ سکا اور کہنے لگا موت اور زندگی تو میں بھی دے سکتا ہوں اس پر دو قیدیوں کو جیل سے لایا ایک جو واجب القتل تھا اس کو زندہ چھوڑ دیا اور جو بے قصور تھا اس کو قتل کروا دیا پھر کہنے لگا دیکھ لو کہ میں جس کو چاہتا ہوں مار سکتا ہوں اور جس کی چاہتا ہوں جان بخش دیتا ہوں حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے جب یہ جہالت کی بات دیکھی نمرود سے کہا بہت خوب اب ذرا دوسری بات بھی کر دیجئے وہ یہ کہ میرا رب سورج مشرق سے نکالتا ہے آپ اس کو مغرب سے نکال دیجئے نمرود کافر یہ بات سن کر بڑا حیران اور پریشان ہوگیا اس بات کا جواب دینا اس کو مشکل ہوگیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ناشکرے اور کفر کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا دنیا میں بھی ذلیل و خوار کردیتا ہے۔ اور اب ان لوگوں کی مثال دی جارہی ہے جو موت اور زندگی پر یقین نہیں رکھتے۔

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ

عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِیَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى

يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ

عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا

Marfat.com

اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ
فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ
اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى
الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾

آیت ۲۵۹۔ یا اسی طرح اس شخص کو (نہیں دیکھا) جسے ایک گاؤں میں جو اپنی چھتوں پر گر پڑا تھا اتفاق گزر ہوا۔ تو اس نے کہا کہ اللہ اس (کے باشندوں) کو مرنے کے بعد کیونکر زندہ کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی روح قبض کرلی (اور) سو برس تک (اس کو مردہ رکھا) اور پھر اس کو جِلا اٹھایا اور پوچھا تم کتنا عرصہ (مرے) رہے ہو اس نے جواب دیا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا (نہیں) بلکہ سو برس (مرے) رہے ہو۔ اور اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو کہ (اتنی مدت میں مطلق سڑی) بسی نہیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھو (جو مرا پڑا ہے) غرض (ان باتوں سے) یہ ہے کہ ہم تم کو لوگوں کے لئے (اپنی قدرت کی) نشانی بنائیں اور (ہاں گدھے کی) ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم ان کو کیونکر جوڑے دیتے اور ان پر (کس طرح) گوشت پوست چڑھا دیتے ہیں جب یہ واقعات اس کے مشاہدے میں آئے تو بول اٹھا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۲۵۹

حضرت علیؓ نے فرمایا یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت عزیر علیہ السلام کا ہے۔ ان کو اس بات کا شک

Marfat.com

ہوا کہ مرنے کے بعد جب کہ انسان اور ہر جاندار کے مردہ جسم زمین میں سڑ گل جاتے ہیں تو پھر کس طرح وہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔

اس خیال کے لوگ آج بھی موجود ہیں جو اپنی عقل اور سوچ سمجھ سے کام نہیں لیتے ارے نادانوں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو پیدا کرسکتا ہے جب کہ وہ کچھ بھی نہ تھی اور ان کو موت دیتا ہے۔ بھلا دوبارہ زندہ کرنا اس کے لئے کونسا مشکل کام ہے؟

وہ خالق ہے وہ سارے جہاں کا رَبّ ہے مالک ہے آقا ہے اس کے لئے سب کچھ آسان اور سہل ہے۔

اب دوسری مثال ان کی بیان کی جارہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت کو جانتے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنایا۔ غور کیجئے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ
الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ
لِّیَطْمَىِٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ
فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ
مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ
اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾ ع

آیت ۲۶۰۔ اور جب ابراہیمؑ نے (اللہ تعالیٰ سے) کہا کہ اے میرے رَبّ مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم نے (اس بات کو) اور نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ لیکن (میں دیکھنا) اس لئے (چاہتا ہوں) کہ میرا دل اطمینان کامل حاصل کرلے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چار جانور (یعنی پرند) پکڑ کر اپنے پاس منگوالو (اور ٹکڑے ٹکڑے کرلو

Marfat.com

پھران کا ایک ایک ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر رکھوا دو پھران کو بلاؤ تو وہ تمہارے پاس دوڑتے چلے آئیں گے اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غالب اور صاحب حکمت والا ہے ○ ۲۶۰

بھائیو اور دوستو! اس آیت کو غور سے پڑھئے اور سوچئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو صدق دل سے ادا کرنے والے نبیؑ اور اللہ تعالیٰ کے دوست کہلانے والے اپنے مالک کے حضور میں التجا کر رہے ہیں کہ اے میرے رُبّ مجھے یہ دکھلا دے کہ تو مرنے کے بعد مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا۔ یہ سوال عاجزانہ طور پر تھا نہ کہ منکرانہ وہ جانتے تھے کہ میرا رب سب کچھ کر سکتا ہے لیکن وہ اپنے قلب کو اور مضبوط بنانا چاہتے تھے اور دوسری بات لوگ اس بات کے قائل ہو جائیں کہ جو پیدا کر سکتا ہے وہ مار بھی سکتا ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ بھی کر سکتا ہے خواہ وہ مر کر زمین میں دفن ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائیں تب بھی پروردگار عالم مری ہوئی مخلوق کو دوبارہ زندہ کر سکتا ہے وہ سارے جہان کا مالک ہے اور صاحب حکمت ہے اس کے لئے سب کچھ آسان ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں سوال کیا تو حکم ہوا کہ اے ابراہیم اپنے پاس چار جانور یا پرند کو اپنے ساتھ رکھو اور ان کو اپنے سے ہلائے رکھو تاکہ ان کی پہچان رہے۔ پھر ان کو ذبح کر کے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دو اور سب ٹکڑوں کو آپس میں ملا دو اور ان ٹکڑوں کو چار مختلف پہاڑوں پر تقسیم کر کے رکھ دو ویسا ہی کیا گیا۔ حکم ہوا کہ کسی ایک جگہ پہاڑ سے دور کھڑے ہو جاؤ اور اپنے جانوروں کو آواز دو اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا اور آواز دی حکم ربی سے وہ چاروں جانور اپنی اپنی اصلی شکل میں زندہ ہوئے اور ابراہیم علیہ السلام کی طرف دوڑتے ہوئے آپہنچے۔

بے شک اس واقعے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے تو بس بندے کو چاہئے کہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے۔ اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلے اس کی ہدایتوں پر عمل کرے صرف اس کی عبادت کرے اور اسی سے مدد مانگے۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا ہے؟

اس کی ہدایت کیا ہے؟

اور یہ تمام مثالیں کیوں دی جا رہی ہیں؟

غور کیجئے اور گہرائی کے ساتھ سوچئے۔ فرمایا جا رہا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

Marfat.com

اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ
سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ
لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾

آیت ۲۶۱۔ جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کردیتا ہے۔ وہ بڑا کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے ○۲۶۱

غور اور فکر کرنے کی بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ انسان کو پیدا کرسکتا ہے تو اس کو موت بھی دے سکتا ہے اسی طرح مال اور دولت بھی اس کی حکمت سے انسان کو ملتی ہے۔ جب انسان کی زندگی اللہ تعالیٰ کی ہے تو مال و دولت بھی اسی کی ہے اسی بناء پر انسان کو ہدایت کی جارہی ہے کہ جو مال و دولت حاصل کرتے ہو اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ فرمایا جارہا ہے جو لوگ اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کا یہ عمل ضائع نہیں ہوتا بلکہ اس مال کے بدلے مزید سو گناہ مال دنیا میں ملتا ہے اور مرنے کے بعد اس عمل کا بہت خوب بدلہ وانعام ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال ضائع نہیں ہوگا بلکہ اس کی مثال اس دانے کی سی ہے جس کو زمین میں بویا پھر اس سے درخت اگا اور ہر درخت میں سات سات بالیں پیدا ہوگئیں اور ہر بالی میں سو سو دانے یعنی ایک دانے سے سات سو دانے یہ ہے اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مہربانی اے ایمان والو! ذرا غور کیجئے دن رات ہم لوگ اللہ تعالیٰ کی کتنی نعمتیں حاصل کررہے ہیں اور اپنی خواہشات کے مطابق ان کو خرچ کررہے ہیں لیکن کبھی اس بات پر بھی غور و فکر کی گئی کہ ان نعمتوں کے بدلے شکر کس حد تک ادا کیا جارہا ہے! اللہ تعالیٰ کے احکام اور ہدایتوں پر کتنا عمل ہو رہا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ صاف اور کھلے لفظوں میں فرما رہا ہے اور حکم دے رہا ہے کہ جو کچھ مال ہم عطا کررہے ہیں اس میں سے ہماری راہ میں بھی خرچ کرو مال کو کس طرح خرچ کیا جائے اس کی ہدایت پر غور کیجئے۔

Marfat.com

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا

مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

آیت ۲۶۲۔ جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں صرف کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا (کسی پر) احسان رکھتے ہیں اور نہ (کسی کو) تکلیف دیتے ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس (تیار) ہے اور (قیامت کے روز) نہ ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ ۲۶۲

غور کیجئے پہلے مال کے بدلے مال کس طرح ملے گا اس کی وضاحت فرمائی گئی پھر مال کو کس طرح کسی طریق پر خرچ کیا جائے اس کی ہدایت فرمائی جارہی ہے۔

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ

وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ

غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾

آیت ۲۶۳۔ جس خیرات دینے کے بعد (لینے والے کو) ایذا دی جائے اس سے تو نرم بات کہہ دینی اور (اس کی بے ادبی سے) درگزر کرنا بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بے پرواہ (اور) بردبار ہے ○ ۲۶۳

ان دو آیتوں میں ایک خاص بات کی ہدایت کی گئی ہے وہ یہ کہ جب کبھی کسی کو صدقہ یا خیرات دیں

Marfat.com

یا کسی کی مدد کی جائے تو اس غرض سے نہ کرنا کہ تم کسی پر احسان کر رہے ہو یا اپنی بڑائی جتانے کے لئے مال خرچ کر رہے ہو نہیں بلکہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ جس کو آپ جو کچھ دے رہے ہو صدقہ خیرات یا مالی امداد تو یہ دینے والے کا نہیں بلکہ لینے والے کا احسان ہے کہ اس نے تمہاری خیرات صدقہ اور امداد کو قبول کیا اور اپنی ذات کو آپ کی ذات سے کمتر سمجھا اور آپ کی امداد کو قبول کیا ورنہ آپ کو خیرات کا ثواب کس طرح ملتا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بھی کسی کو صدقہ یا خیرات یا کسی قسم کی مدد کرو تو اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے بھول جاؤ پھر اللہ تعالیٰ اس کا اجر دنیا میں بھی عطا فرمائے گا اور مرنے کے بعد آخرت میں بھی اس کا بہتر بدلہ تیار ہے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور جو عمل ہم کریں گے اس کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اس کو ہر بات کا علم ہے۔

اسی سلسلہ میں مزید حکم دیا جا رہا ہے اور ہدایت کی جا رہی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا

صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ
مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ
وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ
مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾

Marfat.com

آیت ۲۶۴۔ مومنو! اپنے صدقات (و خیرات) احسان رکھنے اور ایذا دینے سے
اس شخص کی طرح برباد نہ کر دینا جو لوگوں کو دکھاوے کے لئے مال خرچ کرتا
ہے اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔
تو اس (کے مال) کی مثال اس چٹان کی سی ہے جس پر تھوڑی سی مٹی پڑی
ہو اور اس پر زور کا مینہ برس کر اسے صاف کر ڈالے۔ (اسی طرح یہ (ریاکار)
لوگ اپنے اعمال کا کچھ بھی صلہ حاصل نہیں کر سکیں گے اور اللہ تعالیٰ ایسے
ناشکروں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ○ ۲۶۴

مومنوں کو آگاہ و خبردار کیا جا رہا ہے کہ اپنے صدقات و خیرات اور احسان کو برباد نہ کرنا یعنی ان لوگوں کی طرح عمل نہ کرنا جو دوسروں کو دکھانے کے لئے یا اپنی ذات کی تعریف کروانے کے لئے مال خرچ کرتے ہیں۔ حقیقت میں ایسے لوگ اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان نہیں رکھتے حالانکہ مال خرچ کرتے ہیں۔ کس لئے خرچ کرتے ہیں؟ اس لئے کہ مجلسوں اور سوسائٹی میں ان کی واہ واہ اخباروں میں ان کا ذکر ہو ان کی فوٹو چھپے اور ان کی شخصیت کی تعریف ہوتی رہے۔ گویا وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے نہیں بلکہ اپنی ذاتی شہرت اور خواہشات کی خاطر ایسا عمل کرتے ہیں۔ ایسے لوگ نیکوکار نہیں ریاکار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف صاف فرما رہا ہے کہ اے مومنو! ایسے لوگوں کے دکھاوے میں نہ آنا یہ ریاکار لوگ ہیں ان کا عمل ایسا ہے جیسے کسی پتھر کی چٹان پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہو اور اس پر زور کی بارش ہو جائے تو وہ مٹی بہہ کر صاف ہو جائے اس پر کبھی کوئی درخت نہیں اگ سکتا وہ پتھر کا پتھر ہی رہے گا۔

اے ایمان والو! ایسی خیرات صدقات اور امداد کرنے سے بچو جو خودغرضی اور نفسانی خواہشات کی خاطر کئے جائیں اور جس نیت سے جو عمل کرو گے وہی کچھ پاؤ گے دنیا کی خاطر کام کرو گے دنیا میں اس کا بدلہ مل جائے گا آخرت میں اس کا کوئی صلہ نہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے عمل کرے گا اس کا صلہ اس دنیا میں بھی ملے گا اور آخرت میں اجر عظیم حاصل ہو گا یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یہ اس کا اپنا قانون ہے اس میں کسی کا دخل نہیں۔ مزید فرمایا جا رہا ہے اور دوسری مثال ان لوگوں کو دی جا رہی ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لئے عمل کرتے ہیں۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ
اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ

Marfat.com

اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ
يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾

آیت ۲۶۵۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور خلوص نیت سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو(جب) اس پر مینہ پڑے تو دگنا پھل لائے۔ اور اگر مینہ نہ بھی پڑے تو خیر پھوار ہی سہی اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے ○ ۲۶۵

یہ مثال ان لوگوں کی دی جارہی ہے جو نیک نیتی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں خواہ وہ تھوڑا ہی سہی اس کا اجر ضرور ملے یعنی ایسی زمین جو نرم اور اچھی ہو پھر وہ کسی اونچے مقام پر بھی ہو اس میں جو دانہ ڈالو گے اس کے بعد اس پر بارش ہو یا صرف پھوار یعنی اوس ہی پڑ جائے تو اس زمیں پر یقیناً" درخت پیدا ہوں گے اور ان میں دگنے پھل ہوں گے ضائع نہیں ہو گا۔ بس اسی طرح نرم دل خلوص نیت سے لوگوں کی مدد حاجت مندوں کی امداد کی کوشش ہی سہی صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کرو گے تو یقیناً" اس کا صلہ دنیا میں بھی حاصل ہو گا اور آخرت میں بھی خوب تر عظیم صلہ ملے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کیونکہ اس کے سوا دلوں کے بھید کوئی نہیں جانتا جو کچھ ہماری نیت ہو گی اسی کے مطابق حساب کتاب کیا جائے گا وہی سب کے کاموں کو دیکھ رہا ہے سب کی نیتوں کو جانتا ہے۔ اسی سلسلہ میں مزید نصیحت اور خبردار کیا جارہا ہے۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ
اَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا
مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ
ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ ع

Marfat.com

آیت ۲۶۶۔ بھلا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس میں نہریں بہہ رہی ہوں اور اس میں اس کے لئے ہر قسم کے میوے موجود ہوں اور اسے بڑھاپا آپکڑے اور اس کے ننھے ننھے بچے بھی ہوں تو(ناگہاں) اس باغ پر آگ کا بھرا ہوا بگولا چلے اور وہ جل(کر راکھ کا ڈھیر ہو) جائے اس طرح اللہ تعالیٰ تم سے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو(اور سمجھو)○ ۲۶۶

یہ مثال ان لوگوں کی ہے جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کی غرض سے کرتے ہیں اور کچھ لوگ ضرورت مندوں کو کچھ دے کر ان پر اپنا احساں جتا کر شرمندہ اور ذلیل کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کا انجام دنیا کی زندگی میں برا ہو گا اور وہ ذلیل و خوار ہوں گے جیسا کہ فرمایا گیا ایک شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دیا ہو۔ یعنی اس کے پاس ایک ہرا بھرا کھیت یا باغ ہو اور اس باغ میں طرح طرح کے پھل لگے ہوں اور پانی کی نہریں بہہ رہی ہوں اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں اور پھر اس پر بڑھاپا آجائے اور ناگہاں اس کے کھیت یا باغ پر آگ کا بگولا آجائے اور سارا باغ آگ میں جل کر راکھ ہو جائے اور اس کی ساری زمین اور جائیداد جل کر بھسم ہو جائے تو غور کرو اس شخص کا کیا حال ہو گا؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلا ایسا کیوں ہو گا؟ اس لئے کہ جب انسان کو مال و دولت اور خوشحالی ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہیں بنتا بلکہ وہ ان نعمتوں کو اپنی ہوشیاری عقلمندی اور چالاکی کا نتیجہ تصور کرتا ہے۔ اتراتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ کا حکم اور ہدایت پہنچتی ہے کہ جو کچھ تم کو اپنے رَبّ کی طرف سے ملے اس میں سے اس کی راہ میں خرچ کرو تو وہ شخص اکڑ جاتا اور حجت کرنے لگتا ہے اور طرح طرح کی تاویلیں گھڑتا چلا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ مال اور جائیداد تو میں نے اپنی ہوشیاری' چالاکی اور محنت سے کمائی اس مال میں کسی غیر کا حق کیسا؟ یہ مال و دولت اور جائیداد تو صرف میری ہے اور ان سب کا مالک تو میں ہوں پھر دوسروں میں اس کی تقسیم کیسی؟ بس وہ شخص اپنے مالک اور آقا کی مہربانی کو بھول جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے قرآن حکیم کے ذریعے صاف صاف بتایا جارہا ہے۔ اے لوگو! جو کچھ تم کو ملتا ہے وہ سب کچھ تمہارے پیدا کرنے والے رَبّ کی طرف سے ملتا ہے اور اسی مالک اور رَبّ کا حکم ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کرو حالانکہ اس کی راہ میں خرچ کرنے سے مال گھٹے گا نہیں بلکہ دنیا کی زندگی میں اس کا صلہ دس گنا بلکہ سو گنا زیادہ ملے گا اور اگر تم اپنے رَبّ کی نافرمانی کی اور ناشکری پر اتر آئے تو اس کا انجام بھی ایسا ہی ہو گا جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔

اے ایمان والو! ذرا اس بات پر غور تو کرو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سب کچھ انسانوں کو کیوں بتایا

Marfat.com

جارہا ہے؟ اس لئے کہ دنیا میں، زندگی امن و امان کے ساتھ گذرے' غریب' نادار اور کمزور انسانوں پر ظلم نہ ہو لیکن انسان ہر زمانے میں کسی نہ کسی طرح کمزور انسانوں کو اپنا غلام بنائے رکھتا ہے۔ کوئی اپنی طاقت کی بناء پر کوئی اپنی چالاکی سے اور کوئی اپنی حکومت کے ذریعے غرض کسی نہ کسی طریقے سے غریب اور کمزور انسانوں کو اپنا غلام بنائے رکھا ہے۔ اے ایمان والو! یہ ان لوگوں کے خیالات ہیں جو خود سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں اور دوسروں کو بھی غلط راستوں پر چلنے کی تعلیم و تربیت دیئے جارہے ہیں اس لئے کہ ان کو معلوم ہے کہ ہم تو جہنم میں جائیں گے لیکن اپنے ساتھ دوسروں کو بھی لے جائیں گے۔ عزیز بھائیو! ایسے لوگوں کی تعلیم و تربیت سے بچو اور اپنی اولاد کو بھی بچاؤ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بھی بچاؤ۔ ان مصیبتوں اور آفات سے بچانے کے لئے قرآن حکیم کی تعلیم حاصل کرو' قرآن پڑھو' سمجھو اور اس پر عمل کرو اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے' نجات ہے اور بخشش ہے۔ بس اللہ تعالیٰ کے حضور میں آیئے اور دعا کیجئے۔ اے ہمارے رَبّ ہم تیرے بندے ہیں اور اپنے بندوں پر اپنی عنایت فرما' ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما' تو مالک ہے ہم غلام' تو غنی ہے ہم محتاج' تو سخی ہے ہم فقیر' اپنے فقیروں پر اپنی رحمت کی بھیک عطا فرما' اے ہمارے رَبّ تو غفور و رحیم ہے ہمارے گناہوں کو معاف فرما بیشک تو رحمٰن اور رحیم ہے ہم پر رحم فرما' ہماری خطائیں معاف فرما اور ہم کو تیرے حکم کی تعمیل کرنے کی ہدایت اور توفیق عطا فرما۔

آمین..... آمین..... ثم آمین

اب اس بات کی وضاحت فرمائی جارہی ہے کہ کون سا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ

وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ص وَلَا تَيَمَّمُوا

الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ

Marfat.com

تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۲۶۷

آیت ۲۶۷۔ مومنو! جو مال پاکیزہ اور عمدہ تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں ان میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔ اور بری اور ناپاک چیزیں دینے کا قصد نہ کرنا کہ (اگر وہ چیزیں تمہیں دی جائیں تو) بجز اس کے کہ (لیتے وقت) آنکھیں بند کرلو ان کو کبھی نہ لو۔ اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ (اور) قابل ستائش ہے ○ ۲۶۷

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۶۸

آیت ۲۶۸۔ (اور دیکھنا) شیطان کا (کہنا نہ ماننا وہ) تمہیں تنگدستی کا خوف دلاتا اور بے حیائی کے کام کو کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور رحمت کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی کشائش والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے ○ ۲۶۸

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ

يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا

يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۲۶۹

آیت ۲۶۹۔ وہ جس کو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جس کو دانائی ملی ہے بے شک اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہیں ○ ۲۶۹

Marfat.com

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ

مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾

آیت ۲۷۰۔اور تم(اللہ تعالیٰ کی راہ میں)جس طرح کا خرچ کرو یا کوئی نذر مانو
اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ○ ۲۷۰

اِنْ تُبْدُوا

الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا

الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ

سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾

آیت ۲۷۱۔اگر تم خیرات ظاہر دو تو وہ بھی خوب ہے اور اگر پوشیدہ دو اور وہ
بھی اہل حاجت کو تو وہ خوب تر ہے اور(اس طرح کا دینا)تمہارے گناہوں کو
بھی دور کردے گا اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے ○ ۲۷۱

آیت رقم ۲۶۷ سے ۲۷۱ تک اللہ تعالیٰ نے ان تمام باتوں کی وضاحت فرمادی یعنی اے ایمان والو اے مسلمانوں جو کچھ تم کرو اس کو ایمانداری کے ساتھ ادا کرو اور حلال کی روزی اور کمائی کی تلاش اور کوشش کرتے رہو اور جو کچھ پاکیزہ چیزیں زمین سے حاصل کرتے ہو ان میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یعنی اپنے رشتہ دار دوست احباب اور ضرورت مند لوگوں کی مدد کرتے رہو اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کررہے ہوں یا دین کی خاطر گھربار چھوڑے ہوئے ہوں یا دین کے پھیلانے میں عمل کررہے ہوں ان سب کی حسب حیثیت مدد کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ دوسری بات اگر ظاہری طور پر خیرات یا مدد

Marfat.com

کرو تو کوئی بری بات نہیں لیکن پوشیدہ طور پر یہ عمل کرو تو بہت ہی عمدہ بات ہے اور اللہ تعالیٰ کو دونوں باتیں پسند ہیں لیکن پوشیدہ خیرات اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ہے اور اس کے احکام کی تعمیل کر رہے ہو بس اس عمل کے بدلے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بھی لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھے گا اور دنیا اور آخرت میں اس کا اجر عطا فرمائے گا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ تیسری بات جو چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو وہ صاف ستھری پاکیزہ اور عمدہ چیز ہونی چاہئے۔ سڑی گلی اور ناقص چیزیں اللہ تعالیٰ کے نام پر نہ دو اگر ایسی ہی چیزیں کوئی تم کو دے تو تم ہرگز اس کو قبول نہیں کرو گے بجز اس کے اپنا مونہہ برا بنالو۔ چوتھی بات جو بہت ہی اہم ہے وہ یہ کہ جو مال و دولت اور زمین سے نکلنے والی یا پیدا ہونے والی ہے کسی چیز کو تم نے پیدا نہیں کیا بلکہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے اور اسی کے حکم پر انسان کو ملتی ہے اور اسی کی مہربانی سے تم استعمال کرتے ہو تو پھر جب اس کا حکم ہوتا ہے کہ اس کی راہ میں مال خرچ کرو تو اس عمل سے مونہہ پھیر لیتے ہو اس ڈر سے کہ اگر مال خرچ کرو گے تو مفلس ہو جاؤ گے تنگدست ہو جاؤ گے یہ سب کچھ شیطان مردود کی چالیں ہیں وہ انسانوں کے دل و دماغ میں اس طرح کا ڈر پیدا کر دیتا ہے کہ اگر تم نے لوگوں کی مدد کی اور ان پر اپنا مال خرچ کیا تو تم محتاج ہو جاؤ گے، تنگدست اور غریب ہو جاؤ گے، کمزور ہو جاؤ گے، اس لئے جو کچھ تمہارے پاس ہے اس سے اور دگنا مال کماؤ اور تم اور تمہارے بال بچے عیش کی زندگی گزارو بھول جاؤ ساری دنیا کو یہی زندگی ہے اور یہی زندگی کا مقصد ہے۔ یہ سب شیطانی خیالات ہیں اور ان خیالات کے ڈر سے جو اعمال کرو گے وہ نقصان دہ اور عذاب الٰہی میں مبتلا کرنے والے ہوں گے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہیں ان کا ایمان مضبوط ہے اور وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے مومن بندے ہیں نہ وہ دنیا میں پریشان ہوں گے اور نہ آخرت میں ان کو کسی قسم کا غم ہو گا۔

پانچویں بات۔ نذر و نیاز کا ماننا اس کو بڑے کھلے الفاظ میں واضح کیا جا رہا ہے کہ جو نذر مانی جائے وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مانگی جائے کسی غیر اللہ سے کوئی نذر نہ مانی جائے یہ حرام ہے گناہ ہے۔

نذر کی شرط ہے کہ ایسے عمل کی نذر مانی جائے جو بعض صورتوں میں فرض ہیں مثلاً "نماز، روزہ، زکوٰۃ، خیرات، صدقہ اللہ تعالیٰ کے لئے ادا کیا جائے۔ جیسا کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اے میرے رَبّ، اے میرے مالک اگر میرا کام ہو جائے جو کہ جائز ہو تو تیرے حضور میں نفل نماز ادا کروں گا۔ یا تیرے حضور میں نفل روزہ رکھوں گا یا تیرے حضور میں صرف تیری خوشنودی کے لئے صدقہ و خیرات ادا کروں گا بس اصل میں یہی ہے نذر کا ماننا اور اس کو عملی طور پر ادا کرنا اس کے علاوہ کسی غیر اللہ سے یا کسی درگاہ پر یا کسی بزرگ کی قبر پر جا کر نذر ماننا کفر اور گناہ ہے اس کا بدلہ دنیا اور آخرت میں بہت بُرا ہے۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو سختی کے ساتھ منع فرمایا حضورؐ کی ایک حدیث ہے۔
فرمایا لوگو! یاد رکھو میرے مرنے کے بعد میری قبر کی پوجا نہ کرنا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے پیغمبروں اور نبیوں کے ساتھ کیا۔ یاد رکھئے یہ سب کافروں، مشرکوں اور بت پرستوں کے اعمال ہیں۔

اے ایمان والو! قرآن حکیم کی تلاوت کیجئے اور سمجھئے اور اس پر عمل کیجئے اسی میں ہماری بھلائی ہے، نجات ہے اور کامیابی ہے۔ دنیا کی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد آخرت میں بھی اس کا اچھا صلہ ہے قرآن حکیم پر خود عمل کیجئے اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی دعوت دیجئے۔ یہی مسلمان مومن کا ایمان ہے، فرض ہے، پھر جو اُس سے انکار کرے اور لاپرواہ ہو جائے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو اس لئے کہ ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے بلکہ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما رہا ہے۔

لیس

عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ
اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ
يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

آیت ۲۷۲ (اے محمد!) تم ان لوگوں کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہو بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے اور (مومنو!) تم جو مال خرچ کرو گے تو اس کا فائدہ تم ہی کو ہے اور تم تو جو خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کرو گے اور جو مال تم خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا دے دیا جائے گا اور تمہارا کچھ نقصان نہیں کیا جائے گا ○ ۲۷۲

Marfat.com

غور و فکر کیجئے اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما رہا ہے کہ آپ دین کی ہدایت کیجئے اللہ کے دین کی دعوت دیجئے نصیحت کیجئے اللہ تعالیٰ کا کلام یعنی قرآن حکیم جو آپ پر نازل ہو رہا ہے اس کی تعلیم سے لوگوں کو آگاہ کیجئے جنت کی خوشخبری اور دوزخ کا ڈر بتائیے پھر بھی جو لوگ اس کے بعد انکار کریں تو آپؐ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے ان لوگوں کی ذمہ داری آپؐ پر نہیں ہے کیوں کہ ہم جانتے ہیں اور ان کا معاملہ ہمارے اختیار میں ہے ان لوگوں کے دلوں کا حال ہم جانتے ہیں یہ منکر لوگ انکار ہی کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو آپؐ سے ہدایت ملنے کے بعد انکار کریں ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ میں ہے جو بہت بری جگہ ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے آپؐ کی ہدایت پر عمل اور اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں ان کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ان کا کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دن رات دین کی تعلیم و تربیت سیکھنے کے خاطر اپنا گھر بار چھوڑ کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر رہتے ان کے گذر اوقات کا کوئی سلسلہ نہ تھا اور نہ وہ کسی سے اپنا حال بیان کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارے میں اپنے نبیؐ کو وحی کے ذریعے اطلاع فرما رہا ہے کہ آپؐ ان کا خیال کیجئے اور ان کی مدد فرمائیے حالانکہ اس وقت وسائل بہت کم تھے اللہ اکبر کتنا بڑا درجہ ہے ان حضرات کا ان کو اصحاب صفہ کہتے ہیں۔ کیا اس دور میں ایسے لوگ ہیں؟ اور اگر ہیں تو ان کی اعانت کی جارہی ہے؟ ان کی مدد کی جارہی ہے جو دین کا کام کررہے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں؟

آج دنیا میں کتنے ملکوں میں مسلمانوں کی حکومت ہے اور کتنے دولتمند مسلمان ہیں کیا یہ لوگ دین کی تعلیم و تربیت کے لئے اتنا ہی مال خرچ کررہے جتنا وہ اپنے عیش و آرام پر خرچ کرتے ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر دین اسلام کی صحیح تعلیم و تربیت عام مسلمانوں کو کس طرح حاصل ہو سکتی ہے دنیا میں امن و سکون کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟ اے ایمان والو! قرآن پڑھو سمجھو اور اس پر عمل کرو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کرو بس اسی میں ہم سب کی بھلائی اور نجات ہے ۔ اب اسی بات کی وضاحت کی جارہی ہے کہ کن لوگوں پر مال خرچ کیا جائے جو کہ ہر صاحب ثروت اور صاحب حیثیت لوگوں پر فرض ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ

الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

Marfat.com

ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ
التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ ع

آیت ۲۷۳ اور ہاں تم جو مال خرچ کرو گے تو ان حاجتمندوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں رُکے بیٹھے ہیں اور ملک میں کسی طرف جانے کی طاقت نہیں رکھتے (اور مانگنے سے عار رکھتے ہیں) یہاں تک کہ نہ مانگنے کی وجہ سے ناواقف شخص ان کو غنی خیال کرتا ہے اور تم قیافے سے ان کو صاف پہچان لو (کہ حاجتمند ہیں اور شرم کے سبب لوگوں سے منہ پھوڑ کر اور لپٹ کر نہیں مانگ سکتے اور تم جو مال خرچ کرو گے کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے ○ ۲۷۳

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے فرما رہا ہے جو صاحب ثروت لوگ ہیں اور ان لوگوں کی وضاحت کی جارہی جو مانگنے والے اور نہ مانگنے والے حاجت مند لوگ ہیں۔ مانگنے والے وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو اپنی حاجتیں بیان کرتے اور بلا جھجک منہ پھوڑ کر مانگنے میں برا نہیں سمجھتے لیکن کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنی جائز ضروریات کو پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور اللہ کے دین کی خدمت میں دن رات مصروف ہیں عام لوگ ان کو غنی خیال کرتے ہیں اور یہ لوگ شرم کے مارے کسی سے مانگتے نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اس بات کا اشارہ فرما رہا ہے کہ اے مال رکھنے والو تم اگر ذرا غور کرو تو ایسے لوگوں کو پہچان لوگے جو حقیقت میں حاجت مند ہیں اور وہ لوگ اللہ کی عبادت میں دین کی تعلیم و تربیت میں دن رات مشغول ہیں ایسے لوگوں کی مالی مدد کرنا تم پر فرض کیا جاتا ہے حالانکہ یہی مالدار لوگ اپنے جائز اور ناجائز کام کے لئے بلا روک ٹوک مختلف طریقوں سے اپنا مال خرچ کرنے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتے لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں بہت کھوج اور کرید کی جاتی ہے حالانکہ یہ مال و دولت، شان و شوکت، کوٹھی، بنگلے، نوکر، چاکر، بیوی، بچے، یہ سب کچھ اسی کا دیا ہوا ہے جس نے یہ سب کچھ عطا فرمایا اور وہی حکم دیتا ہے میری راہ میں مال خرچ کرو تو سو سو بہانے تراشے جاتے ہیں

Marfat.com

حالانکہ اس بات کی صاف صاف وضاحت کی جارہی ہے کہ جو مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کروگے اس کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے کہ کون کون کس نیت سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔
اس بات کی وضاحت کی جارہی ہے غور کیجئے۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّھَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

آیت ۲۷۴۔ جو لوگ اپنا مال رات دن اور پوشیدہ اور ظاہر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور ان کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ غم ○ ۲۷۴

اس آیت میں صاف صاف یہ بات فرمادی گئی اور خلاصہ کردیا گیا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ظاہری طور پر یا پوشیدہ طریقہ پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں اس کا صلہ اس کا بدلہ اس کا انعام اللہ تعالیٰ کے پاس محفوظ و موجود ہے۔ اس شخص کو دنیا اور آخرت میں نہ کبھی غم ہوگا اور نہ خوف یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اب اس وعدہ کے بعد کسی کو کوئی حیل و حجت نہیں ہونی چاہئے اگر ایمان کامل رکھتے ہو۔

اے ایمان والو! قرآن مجید کی تلاوت کیجئے اس کو سمجھئے اور غور و فکر کیجئے پھر اس پر عمل کیجئے اسی میں ہم سب کی بھلائی اور نجات ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی جو ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ اے ہمارے رَبّ ہم کو دین اسلام کی سمجھ عطا فرما اور جو احکام قران مجید میں اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل فرمایا اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما تاکہ ہماری دینی و معاشی زندگی بہتر سے بہتر ہو جائے آمین ثم آمین۔

یہاں تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور جائز مال خرچ کرنے کی ہدایت فرمائی گئی اب جائز مال کمانے کی ہدایت اور حکم دیا جارہا ہے ان آیتوں کی تلاوت پر بہت غور و فکر کیجئے یہ ہماری معاشی زندگی کی بہت اہم بات ہے۔

Marfat.com

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ

الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ

الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا

الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَا

سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَی اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾

آیت ۲۷۵۔ جو لوگ سُود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔ یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سُود (لینا) حالانکہ سودے کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اور سُود کو حرام۔ تو جس شخص کے پاس اللہ کی نصیحت پہنچی اور وہ (سُود لینے سے) باز آگیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا (قیامت میں) اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد' اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ دوزخ میں (جلتے) رہیں گے ○ ۲۷۵

دنیا میں زندگی گزارنے کے لئے مال کمانے کے صرف دو ذرائع ہیں ایک ذریعہ حلال دوسرا ذریعہ حرام۔

ذریعہ حلال میں تجارت ملازمت یا مزدوری' ذریعہ حرام میں سود، رشوت، چوری، جوا اور حرام چیزوں کی تجارت بس ساری دنیا کے لوگ اسی محور کے گرد گھوم رہے ہیں اللہ تعالیٰ سارے جہان کا خالق ہے اور خالق ہی اپنی مخلوق کی پرورش کا سامان و ذریعہ اور قانون مقرر فرماتا ہے اور ساتھ ساتھ حلال اور حرام کی صاف

Marfat.com

صاف وضاحت فرماتا ہے کہ حلال روزی حاصل کرنے کا کیا صلہ ملے گا اور حرام روزی حاصل کرنے کی کوشش میں زندگی گزاروگے تو اس کا انجام کیا ہوگا؟

سب سے پہلے حلال کمائی اور روزی کی وضاحت پہلی چیز تجارت یہ معاشی زندگی کا سب سے اہم ذریعہ ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے سودے کا لین دین کرتا ہے اگر اس میں سچائی دیانت داری اور محنت سے عمل کروگے تو یہ جائز کمائی ہوگی اور جو نفع جائز طریقے سے لوگے تو یہ کمائی حلال کی ہوگی اس میں انسان کے لئے فائدہ ہی فائدہ ہے۔

حرام کمائی کی وضاحت۔ حرام کمائی وہ ہے جو بغیر محنت جھوٹ اور سُود کے ذریعے مال حاصل کیا جائے سُود وہ ہے جو کسی حاجت مند کو بطور قرض رقم دے کر اس رقم پر منافع لیا جائے اس میں قرض دینے والے کو کسی قسم کی محنت نہیں کرنی پڑتی اور قرضدار کو جھوٹی تسلی دے کر اس سے من مانا منافع حاصل کر کے مجبور انسان کو اپنے چنگل میں اپنے جال میں پھنسا لیا جاتا ہے اور قرض دار عمر بھر سُود ادا کرتے کرتے قرض خواہ کا غلام بن جاتا ہے بس یہیں سے دونوں کی زندگی عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہودی اور عیسائیوں میں سودی کاروبار بہت شدت سے جاری تھا اس کاروبار سے غریب انسانوں کی زندگی تباہ و برباد ہو کر رہ گئی تھی وہ اس طرح کہ ایک بار کسی نے کسی یہودی سے قرض لیا ہو تو وہ پھر زندگی بھر یہودی کا قرض ادا کر نہیں پاتا اور قرض دار قرض خواہ کا غلام بن جاتا۔ قرض اور اس پر نفع یعنی سُود لینے کا طریقہ کار کیسا تھا ملاحظہ فرمایئے۔ جب کوئی مجبور شخص کسی یہودی سے قرض لیتا تو یہودی قرض دیتے وقت حاجتمند کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی رقم پر ۲۵ سے ۵۰ فیصد سود کا اقرار کرواتا اور ادائیگی رقم کی مدت مقرر کرتا جب مدت ختم ہو جاتی اور قرضدار قرض ادا کرنے کے قابل نہ ہوتا تو پھر یہودی اپنی اصل رقم کے ساتھ سُود کو جمع کر لیتا گویا اب اصل رقم ۱۰۰ سے ۱۲۵ یا ۱۵۰ ہو جاتی اور اس پر سود ۷۵ روپیہ فیصد ہو جاتا اور مدت ادائیگی کو گھٹا دیا جاتا یعنی قرض کی رقم بڑھتی گئی اور ادائیگی کی مدت کم ہوتی گئی اس طرح سود در سود رقم بڑھتی گئی غریب شخص مجبور ہو جاتا اور اس مجبوری سے یہ یہودی ناجائز فائدہ اٹھا کر اس قرض دار کو اپنا غلام بنا لیتا ایسے کاروبار کو یہ لوگ تجارت کہا کرتے تھے اور آج بھی ایسا کاروبار جاری ہے بلکہ اس کاروبار کو یہودیوں عیسائیوں اور ہندوستان کے مہاجنوں کے علاوہ مسلمان ملکوں میں بھی اس کاروبار نے زور پکڑ لیا ہے اس کے علاوہ اجتماعی طور پر اور پسماندہ ملکوں کو سود پر قرض دیا جاتا ہے لیکن اب ان کا طریقہ کار بدل گیا ہے یعنی بنکوں کے ذریعہ قرض دیا جاتا ہے لیکن مقصد ان سب کا وہی ہے جو انفرادی طور پر یہودی کا تھا سُود پر قرض دو اور لوگوں کو غلام بنا لو۔

Marfat.com

ایسے ہی کاروبار کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا اور اس کی سزا بھی بڑی سخت یعنی جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور صاف صاف اور کھلے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی آیتیں نازل فرمائی ہیں کہ سود خور قبروں سے اس طرح حواس باختہ اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو اور ان کا ٹھکانا دوزخ میں ہو گا جس میں ہمیشہ ہمیشہ جلتے رہیں گے۔ دنیا میں بھی ان کو کبھی سکھ چین نصیب نہ ہو گا اور آخرت میں بھی ذلیل و خوار ہوں گے۔ اے ایمان والو! سود کی کمائی اور نفع سے بچیئے خواہ وہ کسی شکل میں ہو سُود سُود ہے' حرام حرام ہے یاد رکھیئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے کوئی حجت کوئی چالاکی نہیں چل سکتی وہ دلوں کے بھید جانتا ہے اس کا فرمان فرمان ہے اس کا حکم حکم ہے اور اس کے حکم کی تعمیل کرنا بندگی ہے اور اس کے احکام کے خلاف حجت کرنا کفر ہے نافرمانی ہے اور اس کی سزا دنیا اور آخرت میں مل کر رہے گی کوئی کافر کوئی نافرمان اس کی سزا سے بچ نہیں سکتا بجز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ہاں جو لوگ اس عمل سے باز آگئے اور جو کچھ پہلے نا سمجھی میں ہو چکا سو ہو چکا لیکن جب حکم آچکا پھر اس عمل سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی غفور الرحیم ہے وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے ان لوگوں کا ٹھکانا آخرت میں جنت میں ہو گا ان کو کبھی دکھ ہو گا اور نہ وہ کبھی غم ناک ہوں گے مزید فرمایا جارہا ہے۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا

وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾

آیت ۲۷۶۔ اللہ تعالیٰ سُود کو نابود (یعنی بے برکت) کرتا ہے اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے گنہگار کو دوست نہیں رکھتا ○۲۷۶

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾

Marfat.com

آیت ۲۷۷۔جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے اور نماز پڑھتے اور
زکوٰۃ دیتے رہے ان کو ان کے کاموں کا صلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ملے گا اور
(قیامت کے دن)ان کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ○۲۷۷

ان دو آیتوں کے خلاصہ پر غور و فکر کیجئے آیت ۲۷۶ میں صاف صاف اس بات کی وضاحت فرما دی گئی کہ انسان اپنے آپ کو کتنا ہی ہوشیار اور چالاک سمجھ لے اور بے بنیاد دلیلوں سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرے لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم کو کسی طرح بدل نہیں سکتا یعنی سُود کو بے برکت اور ناجائز کرتا ہے یعنی حرام کر دیا گیا اب حرام کو کسی طرح کسی شکل میں حلال نہیں کیا جا سکتا۔

اور خیرات صدقات حاجتمندوں کی امداد کو اللہ تعالیٰ برکت عطا فرماتا ہے اب جو شخص ان احکام کی نافرمانی کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ ایسے ناشکرے اور گنہگار کو اپنا دوست نہیں بناتا اور آیت ۲۷۷ میں صاف صاف اس بات کی وضاحت فرمائی جا رہی ہے کہ جو لوگ ایمان لائے نماز پڑھتے رہے زکوٰۃ دیتے رہے اور نیک عمل کرتے رہے اس کا صلہ دنیا اور آخرت میں بہت خوب ملے گا اور قیامت کے دن ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کو اپنا دوست رکھتا ہے سبحان اللہ! جو اللہ تعالیٰ کا دوست بن جائے اس کو پھر کس بات کی فکر ہو گی۔

اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کی دوستی کا ذریعہ صرف یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل ہو یعنی اس کی وحدانیت کا اقرار دل و جان سے کیا جائے اور اس کے بعد نماز روزہ زکوٰۃ کی پابندی اور نیک عمل کرتا رہے اور اس بات کا یقین بھی ہو کہ قیامت ہو گی اور اس دن سب کا حساب کتاب ہو گا بس ایسے ہی لوگوں کے لئے جنت میں ان کا مقام ہو گا جہاں ان کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آرام ہی آرام اور سکون ہو گا نہ ان کو کسی قسم کا ڈر ہو گا اور نہ وہ لوگ کبھی غمناک ہوں گے یہ ان لوگوں کا صلہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام اور ہدایت کی پابندی کریں گے۔ ہدایت اور احکام کیا ہیں ان کی وضاحت فرمائی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہدایت فرما رہا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۝۲۷۸

Marfat.com

آیت ۲۷۸۔ مومنو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی
رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو ○ ۲۷۸

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ
اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ أَمْوَالِكُمْ ۚ
لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾

آیت ۲۷۹۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو خبردار ہوجاؤ (کہ تم) اللہ اور اللہ کے
رسول سے جنگ کرنے کے لئے (تیار ہوتے ہو) اور اگر توبہ کرلو گے (اور سود
چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا
نقصان اور نہ تمہارا نقصان ○ ۲۷۹

آیت ۲۷۸ اور ۲۷۹ کا نزول اس وقت ہوا جب لوگ اللہ تعالیٰ پر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دل وجان سے ایمان لا رہے تھے اور ان ہی لوگوں میں کچھ مال دار بھی تھے جو مسلمان بھائیوں کو قرض دے رکھا تھا اور وہ اس پر سُود بھی لے رہے تھے جب پہلی آیت نازل ہوئی تو مومن قرض خواہوں نے فوراً" سُود لینا بند کردیا اور اس کے بعد بہت سے قرض خواہوں نے سُود کے علاوہ اپنی اصل رقم اور سود بھی معاف کردیا اور اللہ تعالیٰ سے اپنے پچھلے اعمال کی معافی مانگتے رہے اور توبہ استغفار کرتے رہے یہ وہ لوگ تھے جن کو اللہ کے حکم اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرنے میں کوئی شئے رکاوٹ نہیں بن سکتی تھی اور پھر کامیابی ان ہی لوگوں کے قدم چومتی رہی۔ آج ہم کہاں ہیں کس عمل کو ہم نے مقصد حیات بنا رکھا ہے؟ جو مال ہم کما رہے ہیں اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کس حد تک خرچ کررہے ہیں اور اپنی ذات پر کہاں کہاں کیسے کیسے خرچ کیا جارہا ہے غور کیجئے فکر کیجئے! اللہ تعالیٰ کسی کا نقصان نہیں چاہتا اور نہ یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی انسان دوسرے انسان کو اپنا غلام بنائے۔ کیوں؟ اس لئے کہ سارے انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اللہ تعالیٰ نے سب کو پیدا کیا تو غلامی اور عبادت تو اپنے خالق کی ہونی چاہئے غیر اللہ کی غلامی کیسی؟ جب اللہ تعالیٰ کا حکم آگیا اور اس پر عمل نہیں کیا تو پھر یہ سمجھ لو کہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے خلاف بغاوت کردی اور بغاوت کا انجام بہت برا ہے جو صاف صاف بیان کردیا گیا یاد رکھئے اللہ تعالیٰ کسی کا نقصان نہیں چاہتا۔ اسی سلسلے میں مزید فرمایا جارہا ہے غور کیجئے۔

Marfat.com

وَاِنْ كَانَ ذُوْ

عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾

آیت ۲۸۰۔ اور اگر قرض لینے والا تنگدست ہو تو اسے کشائش (کی حاصل ہونے) تک مہلت (دو) اور اگر (زرِ قرض) بخش ہی دو تو تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے بشرطیکہ سمجھو ○ ۲۸۰

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ

فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۫ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ ع

آیت ۲۸۱۔ اور اس دن سے ڈرو جب کہ تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں لوٹ کر جاؤ گے اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور کسی کا کچھ نقصان نہ ہوگا ○ ۲۸۱

غور کیجئے اللہ تعالیٰ قرض لینے والے اور قرض دینے والے دونوں کے لئے اپنا فضل نازل فرما رہا ہے یعنی جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مال دولت سے نوازا ان سے فرمایا جارہا ہے کہ جو لوگ تم سے غریب اور حاجتمند ہیں اور تم سے قرض لے رکھا ہے لیکن قرض ادا کرنے کی طاقت اور استطاعت نہیں رکھتے تو ان کو مہلت دو کہ ان کے حالات جب تک درست نہیں ہوتے اور اگر ان پر جو تمہارا فرض ہے اس کو معاف ہی کردو تو یہ دونوں عمل تمہارے لئے بہت اچھے ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس اس عمل کا صلہ بہت خوب ہے یعنی دنیا میں غیب سے تمہاری مدد کی جائے گی اور آخرت میں اس کا انعام تیار ہے۔

Marfat.com

دوسری طرف قرض دار تنگدست کے لئے جو اپنی مجبوری کی بناء پر قرض لے رکھا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی عزت اور آبرو کی حفاظت کرے اور ہر جائز ممکنات کوشش کر کے قرض کو ادا کرے ممکن کوشش کے باوجود قرض نہ ادا ہو سکے اور قرض خواہ تمہارا قرض معاف کردے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور جو قرض خواہ ہے اس کا بھی شکر ادا کرو کہ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔

پھر دوسری آیت میں دونوں سے فرمایا جارہا ہے کہ اس دن سے ڈرو جب کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کئے جاؤ گے۔ اس دن تم کو تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا تمہارے ساتھ انصاف کیا جائے گا۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس کی ہدایت کے مطابق مال خرچ کریں گے وہ یہ نہ سمجھ لیں کہ انہوں نے اپنا نقصان کرلیا نہیں بلکہ اس عمل کا بدلہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس رکھتا ہے اور جب تم مرنے کے بعد اس کے حضور میں دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے تو اس عمل کا انعام تم کو عنایت کیا جائے گا۔ سبحان اللہ دنیا میں بھی عزت اور بھلائی ملی اور آخرت میں بھی انعام وراحت اے ایمان والو! غور و فکر کیجئے اس معاشی زندگی کو کتنا آسان اور سہل کردیا گیا لیکن ہم نے خود اپنی زندگی کو نافرمانی کے سبب تنگ و تاریک بنالیا۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو خوش حالی نصیب ہوتی ہے تو وہ احکام الٰہی کو بھول جاتے ہیں نفس امارہ اُن کو اس بات کا خوف دلاتا ہے کہ اپنی کمائی کا مال دوسرے لوگوں کو دینے سے اپنی ذات پر تنگی آجائے گی اپنے بال بچوں پر مصیبت پڑ جائے گی وغیرہ وغیرہ اس ڈر سے وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف عمل کرنے لگ جاتے ہیں اور مال جمع کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں آہستہ آہستہ مختلف ذرائع سے مال کمانے کی دن رات فکر اور کوشش میں لگے رہتے اور پھر مجبور اور غریب لوگوں کو ان کی مجبوری کے سبب قرض دے کر ان کو اپنے قابو میں کرکے ان کو غلام بنائے رکھتے ہیں نہ ان کو اللہ کے حکم کا ڈر اور نہ ان کو رسولؐ اللہ کی ہدایت کی پرواہ رہتی ہے تو ایسے لوگوں کا انجام دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں عذاب الٰہی میں مبتلا ہونگے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسولؐ اللہ کی ہدایت پر عمل کریں گے ان کو دونوں جہانوں میں نہ کسی قسم کا ڈر ہوگا اور نہ کبھی غمناک ہوں گے۔

عزیز بھائیو اور دوستو! قرآن پڑھو سمجھو اور اس پر عمل کرو اسی میں ہم سب کی کامیابی ہے اور نجات ہے۔

یہاں تک سود، قرض اور سودے کے بیاں کا خلاصہ کیا گیا اب زندگی میں جو کاروبار یا تجارت کی جائے اُس کے

Marfat.com

متعلق ہدایت فرمائی جارہی ہے تاکہ پڑھے لکھے لوگ جاہل اور ان پڑھ لوگوں کے ساتھ کس طرح اپنے معاملات کو جاری رکھیں اور معاشی زندگی کس طرح گزاری جائے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا

تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ
وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ
كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ
الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ
مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا
اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ
وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ
رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا
فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ
اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا

Marfat.com

إِلَىٰٓ أَجَلِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ وَأَقْوَمُ
لِلشَّهَٰدَةِ وَأَدْنَىٰٓ أَلَّا تَرْتَابُوٓا۟ إِلَّآ أَن تَكُونَ
تِجَٰرَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوٓا۟ إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۖ
وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِن تَفْعَلُوا۟
فَإِنَّهُۥ فُسُوقٌۢ بِكُمْ ۗ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ ٱللَّهُ ۗ
وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٨٢﴾

آیت ۲۸۲۔ مومنو! جب تم آپس میں کسی معیاد معین کے لئے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو اور لکھنے والا تم میں کسی کا نقصان نہ کرے بلکہ' انصاف سے لکھے۔ نیز لکھنے والا جیسا اسے اللہ تعالیٰ نے سیکھایا ہے لکھنے سے انکار بھی نہ کرے اور دستاویز لکھ دے۔ اور جو شخص قرض لے وہی (دستاویز کا) مضمون بول کر لکھوائے اور اللہ تعالیٰ سے کہ اس کا مالک ہے خوف کرے اور زرِ قرض میں سے کچھ کم نہ لکھوائے۔ اور اگر قرض لینے والا بے عقل یا ضعیف ہو یا مضمون لکھوانے کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو جو اس کا ولی ہو وہ انصاف کے ساتھ مضمون لکھوائے۔ اور اپنے میں سے دو مردوں کو (ایسے معاملے کے) گواہ کر لیا کرو۔ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم پسند کرو (کافی ہیں) کہ اگر ان میں سے ایک بھول جائے گی تو دوسری اسے یاد دلا دے گی۔ اور جب گواہ (گواہی کے لئے) طلب کئے جائیں تو انکار نہ کریں۔ اور قرض تھوڑا ہو یا بہت اس (کی دستاویز) کے لکھنے لکھانے میں کاہلی نہ کرنا۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک

Marfat.com

نہایت قرین انصاف ہے اور شہادت کے لئے بھی یہ بہت درست طریقہ ہے۔ اس سے تمہیں کسی طرح کا شک وشبہ بھی نہیں پڑے گا۔ ہاں اگر سودا دست بدست ہو جو تم آپس میں لیتے دیتے ہو تو اگر (ایسے معاملے کی) دستاویز نہ لکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور جب خرید وفروخت کیا کرو تو بھی گواہ کرلیا کرو۔ اور کاتب دستاویز اور گواہ (معاملہ کرنے والوں کا) کسی طرح کا نقصان نہ کریں۔ اگر تم (ایسا کرو) تو یہ تمہارے لئے گناہ کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور دیکھو کہ وہ تم کو (کیسی مفید باتیں) سکھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے ○ ۲۸۲

غور کرنے والی دو باتیں ہیں پہلی بات یہ آیت سورہ البقرہ کی سب سے بڑی آیت ہے دوسری بات اس آیت میں انسان کی معاشی زندگی گزارنے کی بہت ہی اہم ہدایت ہے خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے یعنی مسلمانوں کے لئے یہ حکم آیا ہے اس آیت مبارکہ کی بار بار تلاوت کیجئے اور اس پر عمل کیجئے اس آیت میں کاروبار اور لین دین کے معاملے کی صاف صاف اور کھلے الفاظ میں ہدایت کی گئی اگر کوئی مسلمان اس ہدایت کی تعمیل میں کوتاہی اور بلاوجہ کی حجت کرے گا وہ سراسر گناہ میں مبتلا ہوگا جو جان بوجھ کر گناہ کرے گا اس کو اس گناہ کی سزا ملنا ضروری ہے سزا اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد قیامت کے دن بھی ملے گی۔ اے ایمان والو! اب ذرا ہم غور کریں کہ ان ہدایتوں پر ہم کتنا عمل کر رہے ہیں بلکہ ہم میں سے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کر رہے ہیں کہتے ہیں کہ ایک مرد کے مقابلہ میں دو عورتیں کیوں رکھی گئیں عورت کو تو مرد کے برابر درجہ ملنا چاہئے۔ یعنی وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ کسی گواہی کے لئے ایک مرد کے بدلے دو عورتیں کیوں رکھی گئیں؟ ارے نادانو ذرا غور کرو کہ خالق سے زیادہ مخلوق میں سمجھ پیدا ہوگئی؟ خالق اپنی مخلوق کی تمام کمزوریوں کو جانتا ہے اور وہی اپنی مخلوق کی زندگی گزارنے کی حکمت اور فائدے نقصان پر قدرت رکھتا ہے دراصل یہ غیر مسلم لوگوں کے پروپگنڈے مسلمانوں کی زندگی کو تباہ اور برباد کرنے پر دن رات لگے ہوئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ہم میں سے اکثر لوگ مال ودولت کی لالچ میں قرآن وحدیث کی ہدایت کو بھولتے جا رہے ہیں خود بھی گمراہ ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان گمراہ لوگوں کے فریب اور گمراہی سے بچائے آمین۔ اے ایمان والو! قرآن حکیم کی تلاوت کیجئے غور وفکر کیجئے اور اس پر عمل کیجئے جہاں بھی جاؤ کہیں بھی رہو عزت آبرو کے ساتھ زندگی گزرے گی۔ اسی سلسلے میں دوسری اہم بات کی ہدایت فرمائی جا رہی ہے۔

Marfat.com

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ

وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ
بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ
وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ
يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾

آیت ۲۸۳۔ اگر تم سفر پر ہو اور (دستاویز) لکھنے والا مل نہ سکے تو (کوئی چیز) رہن یا قبضہ رکھ کر (قرض لے لو) اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے (یعنی رہن کے بغیر قرض دے دے) تو امانتدار کو چاہئے کہ صاحب امانت کی امانت ادا کردے اور اللہ تعالیٰ سے جو اس کا پروردگار ہے ڈرے۔ اور (دیکھنا) شہادت کو مت چھپانا۔ جو اس کو چھپائے گا وہ دل کا گنہگار ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے ○ ۲۸۳

غور کیجئے کتنی عمدہ بات اور کتنی آسانی اور عزت والی بات کی وضاحت فرمائی جارہی ہے ایمان والوں کو ہدایت کی جارہی ہے کہ اگر تم سفر میں ہو اور مال خرچ ہوگیا ہو اور مال کی ضرورت پڑ جائے تو انجانے شہر میں کسی سے قرض لو اس کے پاس اپنی کوئی چیز قرض دینے والے کے پاس بطور رہن رکھ کر رقم حاصل کرو اور جب تمہارے پاس مال آجائے تو قرض ادا کرکے اپنی رہن رکھی ہوئی چیز واپس لے لو یہ عمل دونوں کے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر رہن رکھنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو قرض دینے والے کو چاہئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا اعتبار کرے اور بغیر کوئی چیز رہن رکھے قرض حسنہ دے۔ پھر دوسری طرف قرض لینے والے کو ہدایت کی جارہی ہے کہ وہ جو قرض بغیر کسی چیز رہن رکھے لے رہا ہے دستاویز لکھ کر قرض لے۔ اگر دستاویز لکھنے والا نہ مل سکے تو قرض لینے والے مسلمان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ جو قرض لے رہا ہے وہ کسی کی امانت اپنے پاس رکھ رہا ہے اور جب اپنے پاس مال آجائے تو بغیر کسی حیلے کے امانت واپس کردی جائے کیونکہ اس کو جو قرض ملا وہ بالحاظ امین سمجھ کر امانت دی گئی اب امین کا فرض ہے کہ وہ امانت کو خوش

Marfat.com

اسلوبی کے ساتھ واپس کردے۔ یاد رکھے یہ معاملہ صرف انسان کی نیت کا معاملہ ہے اور دلوں کا حال صرف اللہ رَبُّ العزت ہی جانتا ہے اگر کسی نے اس ہدایت اور حکم کے خلاف عمل کیا یعنی امانت میں خیانت کر دی تو وہ بہت بڑا گنہگار ہوگا اور اس کی سزا دنیا میں اور آخرت میں بہت سخت ہوگی بندہ یہ نہ سمجھ لے کہ اس نے بہت چالاکی اور ہوشیاری کے ساتھ بھروسہ کرنے والے کا مال ہضم کرلیا نہیں ہرگز نہیں جو نیت تم کرو گے وہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ظاہر اور پوشیدہ سب کاموں سے واقف ہے اس سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی جو وعدہ کرو اس کو پورا کرو۔ اے ایمان والو! یاد رکھو ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دوسرے مسلمان کو اپنا بھائی اپنا دوست اور اپنا عزیز دل و جان سے سمجھے ایک دوسرے پر بھروسہ رکھنا چاہئے ایک دوسرے کی وقت پر مدد کرنی چاہئے جب تک ایک دوسرے کے ساتھ یہ عمل نہیں ہوگا اس وقت تک ہم دنیا کی زندگی میں کبھی کامیاب اور باعزت زندگی نہیں گزار سکتے۔ ہیرا پھیری چالاکی سے دولت مند تو بن سکتے ہو لیکن مسلمان مومن نہیں بن سکتے تو بھائیو قرآن پڑھو سمجھو اور اس پر عمل کرو اسی میں ہم سب کی بھلائی اور عزت ہے یہاں تک ان تمام باتوں کا خلاصہ یعنی روحانی اور معاشی زندگی گزارنے کی ہدایت اور حکم نازل فرما کر خالق نے اپنی مخلوق پر احسان عظیم فرمادیا تاکہ لوگ سیدھے راستے سے نہ بھٹکیں اور سب سے پہلے یہ سوچئے کہ جس دنیا میں ہم سب رہتے ہیں اس کا مالک

کون ہے؟

اس کی عظمت و شان کیا ہے؟

اس کی قدرت و حکمت کیا ہے؟

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا
مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ
فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾

Marfat.com

آیت ۲۸۴۔جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے تم اپنے دلوں کی بات کو ظاہر کرو گے تو یا چھپاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر وہ جسے چاہے مغفرت کرے اور جسے چاہے عذاب دے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ○ ۲۸۴

فرمایا جارہا ہے کہ کائنات کی ہر چیز یعنی آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کو ہر جاندار کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور وہی ان سب کا مالک ہے انسان جو کچھ عمل کرے گا یعنی ظاہری طور پر یا پوشیدہ طور پر یعنی جو کچھ دل میں چھپائے رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کا حساب لے گا پھر وہ جسے چاہے بخش دے جسے چاہے سزا دے اس کو ہر قسم کا اختیار ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو بڑی مشکل ہوگئی کہ ہمارے دلوں میں جو خیالات آتے ہیں ان پر تو ہمارا اختیار نہیں اس سے تو ہم مجبور ہیں اگر ان کا حساب کتاب لیا گیا تو ہم تو بڑے خسارے میں پڑ گئے اس بات سے صحابہؓ فکر مند ہوگئے۔

بھائیو اور دوستو ! اے مسلمان بھائیو ! ذرا غور و فکر کیجئے کہ حضور کے صحابہ کرام کے ایمانی کیفیت اور جذبے کا کیا حال تھا ؟ اور آج ہم مسلمانوں میں اکثریت کے باطن کی بات تو رہی ایک طرف ظاہری عمل میں اتنے بیباک ہوگئے کہ نہ نماز کی پابندی رہی نہ زکوٰۃ کی ادائی کا خیال نہ رمضان مبارک کے روزوں کا احترام نہ کاروبار میں خوف الٰہی اور نہ اپنی زندگی کے کسی شعبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی فکر اور نہ اللہ تعالیٰ کا ڈر مگر مال و دولت کمانے کی فکر میں دن رات سرگرداں اور مصروف اس سے ذرا بھی غفلت نہیں بلکہ کاروبار میں نقصان کا ڈر ، ملازمت میں صاحب کا ڈر ، تجارت میں گھاٹے کا ڈر ، کھیتی باڑی میں آندھی و طوفان کا ڈر ، گھر میں مال جمع رکھا تو چوروں کا ڈر یعنی ہر جگہ اپنے مطلب کی باتوں میں تو ڈر ہی ڈر ہے لیکن جس نے یہ سب کچھ دیا اور زندگی اور موت کا مالک ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے اس کا ذرا بھی ڈر نہیں اس کی نافرمانی کا ذرا بھی خوف نہیں ارے ہم کیسے مسلمان اور کیسے انسان ہیں ؟

اسی بناء پر آج دنیا کے ہر ملک میں یعنی ہندوستان و پاکستان میں ، افغانستان و ایران میں ، عرب اور ترکستان میں ، افریقہ و انڈونیشیا میں ، لندن و کینیڈا میں اور امریکہ اور روس میں سب سے زیادہ ہم مسلمان ہی کسی نہ کسی عذاب میں مبتلا اور پریشان ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں پر رحم فرمائے اور اپنے فضل و کرم کے صدقے میں ہم مسلمانوں کو دین اسلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

Marfat.com

جب حضورؐ کے صحابہؓ نے یہ بات عرض کی تو رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ بنی اسرائیل کی طرح یہ مت کہو کہ ہم نہیں مانتے بلکہ یوں کہو کہ ہم نے حکم سنا اور اس کو قبول کیا اور مدد اللہ تعالیٰ سے مانگو وہ بڑی کشائش والا اور بخشنے والا ہے۔ تب فوراً صحابہؓ کرام نے کہا کہ ہم نے ہدایت سنی اور دل وجان سے اس پر ایمان رکھتے ہیں اور یقین کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند آئی اور پھر اپنی رحمت وکرم سے اپنے بندوں پر یہ دوسری آیت نازل فرمائی ۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ

اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ

رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۲۸۵

آیت ۲۸۵۔ رسول اللہ اس کتاب پر جو ان کے رَبّ کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی۔ سب اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم اس کے پیغمبروں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور وہ (اللہ تعالیٰ سے) عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کیا اے ہمارے رَبّ ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے ○ ۲۸۵

یہ ہے مسلمانوں کا ایمان اس پر دل وجان سے یقین کئے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا پھر ان احکام وہدایت پر عمل کئے بغیر مومن نہیں بنتا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے اور اسی سے ڈرتے اور اپنی تمام حاجات اسی سے مانگتے ہیں وہی لوگ اللہ تعالیٰ کے انعام کے حق دار ہوں گے اللہ تعالیٰ کسی پر سختی نہیں فرماتے

اسی سلسلہ میں فرمایا جارہا ہے۔

Marfat.com

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ

آیت ۲۸۶۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں
دیتا اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا برے کام کرے گا تو اسے
ان کا نقصان پہنچے گا ؕ

اب اللہ تعالیٰ کے آگے دعا کیجئے:

یہ وہ دعا ہے جس کو خود خالق کائنات نے اپنے رسولؐ کے ذریعہ جو ایمان لے آئے ان کے لئے نازل فرمائی تاکہ اس کے بندے اپنے رَبّ سے دعا کریں اور وہ ان کی اس دعا کو قبول فرمائے اور پھر اللہ تعالیٰ کو اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ جب بندہ اپنے آقا اپنے مولا اپنے مالک سے دعا کرتا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک کامل دعا ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا

وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ

مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ

وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

اے ہمارے رَبّ اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے موخذاہ نہ کیجیو۔

اے ہمارے رَبّ ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔

اے ہمارے رَبّ جتنا بوجھ اٹھانے کے ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔

Marfat.com

حرفِ آخر

اردو تشریح کا عمل ۱۹۸۸ء سے شروع کیا اور جنوری ۲۰۰۲ء میں اختتام پر پہنچا الحمد للہ اور تشریح میں جن علمائے کرام کی تفاسیر اور ترجمہ سے استفادہ کیا گیا ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں :

علامہ فتح محمد خانؒ جالندھری، علامہ عبدالماجدؒ دریا آبادی، علامہ اشرف علیؒ تھانوی، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، علامہ سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ، علامہ سیّد قطب شہیدؒ، علامہ شاہ عبدالقادرؒ دہلوی، علامہ ابوالاکلام آزادؒ، علامہ ابوالحسن علی ندویؒ، جناب ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ، جناب ڈاکٹر غلام مرتضیٰ مدظلہ، علامہ احمد دیداتؒ، جناب پروفیسر محمد سلیمؒ اور جناب نثار احمد مدظلہ۔ ساتھ ساتھ جناب قاری محمد ذاکر اور ڈاکٹر محمد یعقوب سالک کے مشورے شامل حال رہے ہیں۔ اور جناب اقبال مسعود ندوی کی رہنمائی میں یہ کام تکمیل پر پہنچا اور اس اردو خلاصے کا انگریزی ترجمہ میرے عزیز برادر حفیظ اللہ بیگ کی کاوش کا نتیجہ ہے آخر میں یہ بھی عرض کرتا چلوں مجھ کو میرے محترم دوست احمد مدنی نے ۱۹۷۲ء میں قرآن مجید کا ایک نسخہ عنایت کیا اور اس کی روزانہ تلاوت کرنے کی تلقین کی جس کا میں نہایت ممنون و مشکور ہوں اور اس ''عظیم تحفہ'' کی طباعت اور اشاعت میرے مخلص دوست ملک نواز احمد اعوان اور غلام حسین جعفری صاحب کے مشوروں سے انجام پائی، میں ان تمام حضرات کا ممنون و مشکور ہوں، اردو اشعار علامہ محمد اقبالؒ کے ہیں اور آخری مرحلے پر جناب اُستاد حافظ، قاری، محمد قاسم صاحب المدنی اپنی گوناگوں مصروفیت کے باوجود اپنی وسیع علمی بصیرت کی روشنی میں اس ناچیز کی رہنمائی فرما کر اپنے تلمیذ کی اس کوشش اور عمل کو مکمل کرنے میں پوری پوری مدد فرمائی۔

اللہ تعالیٰ

استادِ محترم اور ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

نوٹ: اگر سورہ بقرہ کی اردو تشریح میں کوئی غلطی ہوگئی ہو تو میری لاعلمی اور جہالت کا سبب ہوگا اس میں ان حضرات کا کوئی دخل نہیں ہے اور نہ ہی ان کی کوئی ذمہ داری ہوگی۔

وَ آخِرُ الدَّعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَo

احقر دعاؤں کا طلبگار

سیّد بدیع الدین سلیم

Marfat.com

The Great Gift

عطية كبرى

تحفة

مؤلف

سيّد بديع الدّين سليم

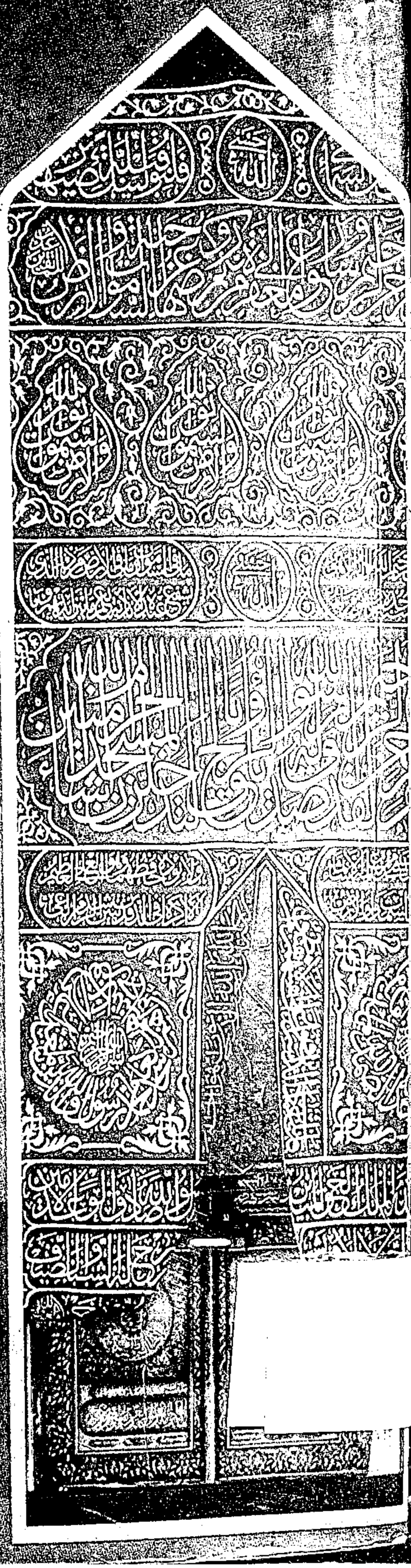

Marfat.com